آپ کا اپنا اخبار • بے باک آواز
روزنامہ ہماری دُنیا نئی دہلی
Daily HAMARI DUNIYA Delhi
R.N.I.No.DELURD/2013/51658 Vol.12 , Issue. 186 Wednesday , 12 March 2025 www.hamariduniyanews.com E-mail:hamariduniyaurdu@gmail.com صفحات:8 قیمت:2:00روپے بدھ/12/مارچ2025/بمطابق/11/رمضان المبارک1446ھ

دنیا کے 20 سب سے آلودہ شہروں میں دہلی سب سے آلودہ راجدھانی

نئی دہلی: دنیا کے 20 سب سے آلودہ شہروں کی فہرست سامنے آ گئی ہے۔ اس فہرست میں اکیلے ہندوستان کے 13 شہر شامل ہیں۔ ان میں بھی سب سے زیادہ آلودہ شہر میگھالیہ کا برنی ہاٹ ہے۔ آئی کیو ایئر کی طرف سے جاری رپورٹ کے مطابق دہلی دنیا کی سب سے آلودہ راجدھانی بنی ہوئی ہے۔ وہیں ملکوں کے لحاظ سے بات کریں تو ہندوستان دنیا کا 5واں سب سے آلودہ ملک ہے۔ یہ اعداد و شمار سال 2024 کو لے کر جاری کیا گیا ہے جبکہ 2023 میں ہندوستان تیسرے مقام پر تھا۔ اس طرح آلودگی کے معاملے میں معمولی سدھار آیا ہے۔ رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ ہندوستان میں پی ایم 2.5 پارٹیکلس کی کثافت میں 7 فیصد تک کی کمی دیکھنے کو ملی ہے۔ وہیں ٹاپ-10 شہروں کی بات کریں تو اکیلے 6 ہندوستان میں ہی ہیں۔ ہندوستان کے جن 13 شہروں کو سب سے آلودہ مانا گیا ہے ان میں پنجاب سے لے کر میگھالیہ تک کے شہر ہیں۔ اس فہرست میں برنی ہاٹ پہلے نمبر پر ہے تو وہیں دہلی دوسرے مقام پر۔ اس کے علاوہ پنجاب کا ملان پور تیسرے مقام پر ہے۔ چوتھے پر فرید آباد ہے۔ پھر غازی آباد کے لونی، نئی دہلی، گروگرام، گنگا نگر، گریٹر نوئیڈا، بھیواڑی، مظفر نگر، ہنومان گڑھ اور نوئیڈا کا نمبر آتا ہے۔ کل ملا کر ہندوستان کے 35 فیصد شہر ایسے ہیں جہاں پی ایم 2.5 کا لیول ڈبلیو ایچ او کی طرف سے تیار فہرست سے 10 گنا زیادہ ہے۔ عالمی صحت تنظیم کی لمٹ 5 مائیکروگرام فی کیوبک میٹر کی ہے۔ رپورٹ کے مطابق ہندوستان میں فضائی آلودگی لگاتار تشویش کا باعث بنی ہوئی ہے اور یہ ایک بڑا صحت خطرہ بھی ہے۔

صحافیوں نے ڈی ایم، اے ایس پی کو میمورنڈم سونپا، صحافی کے قاتل کو سزائے موت دینے اور لواحقین کیلئے مالی امداد کا مطالبہ

بلرام پور، 11 مارچ (قمر خان)۔ سیتا پور کے مہولی کے صحافی راگھویندر باجپئی کے ہفتہ کو گولی مار کر وحشیانہ قتل کے خلاف احتجاج میں صحافیوں نے ضلع مجسٹریٹ بلرام پور اور ایڈیشنل سپرنٹنڈنٹ آف پولیس بلرام پور کو میمورنڈم بھیج کر کارروائی کا مطالبہ کیا۔ سنٹرل پریس کونسل، رورل جرنلسٹس ایسوسی ایشن، زونل جرنلسٹس ایسوسی ایشن، جرنلسٹ پریس ایسوسی ایشن کے ضلع صدر اور دیگر عہدیداروں نے ضلع کے سینئر صحافی ساتھیوں کی قیادت میں صدر جمہوریہ ہند اور گورنر کے نام ایک میمورنڈم ضلع مجسٹریٹ پون اگروال اور ایڈیشنل سپرنٹنڈنٹ آف پولیس نمرتا سریواستو کو پیش کیا۔ اس دوران عہدیداروں نے صحافیوں کو ضروری کارروائی کی یقین دہانی کرائی۔ میمورنڈم میں صحافی کے قاتل کو پھانسی دینے، مقتول صحافی کے اہل خانہ کو 2 کروڑ روپے کا معاوضہ، صحافی کے اہل خانہ کو تحفظ، متوفی صحافی کے خاندان کے ایک فرد کو سرکاری نوکری اور صحافیوں کے تحفظ کے لیے ریاستی حکومت سے جرنلسٹ پروٹیکشن ایکٹ کے نفاذ کا مطالبہ کیا گیا ہے۔ ایک میمورنڈم کے ذریعہ عہدیداروں سے ان ساتھی صحافیوں جو غیر جانبدارانہ صحافت کرنے اور مظلوم عوام کے لیے آواز اٹھانے سے نہیں ڈرتے کے خلاف درج کیے جا رہے فرضی مقدمات کو فوری طور پر ختم کرنے، اور اعلیٰ سطحی تحقیقات کرانے کا مطالبہ بھی کیا گیا۔ اس موقع پر کملیش تیواری، اکھلیشو رتیواری، سلیم صدیقی، امیت کمار، یوگیندر وشوا ناتھ ترپاٹھی، قمر خان، یوگیندر سنگھ چوہان، مسرور علی، رویندر سنگھ پریہار، احمد رضا اور دیگر صحافی ساتھی ضلع ہیڈ کوارٹر پر موجود تھے۔

ہلدوانی تشدد مقدمہ

اتراکھنڈ ہائی کورٹ نے 22 ملزمین کی ڈیفالٹ ضمانت منظور کی

وقت معینہ پر چارج شیٹ داخل نہ کرنے پر ملزمین کی ضمانت پر رہائی ایک خوش آئند فیصلہ: مولانا ارشد مدنی

نئی دہلی: 11 مارچ 2025: ہلدوانی فساد معاملے میں پولس زیادتی کے شکار 22 ملزمین کی ڈیفالٹ ضمانت عرضداشت پر آج اتراکھنڈ ہائی کورٹ کی دو رکنی بینچ نے فیصلہ صادر کرتے ہوئے ملزمین کو ضمانت پر رہا کیئے جانے کا حکم جاری کیا۔ عدالت نے استغاثہ کی جانب سے وقت مقررہ پر ملزمین کے خلاف تفتیش مکمل کر کے چارج شیٹ داخل نہ کرنے کی پاداش میں ملزمین کو تکنیکی بنیادوں پر ڈیفالٹ ضمانت پر رہا کیئے جانے کا حکم جاری کیا۔ گذشتہ دنوں ہائی کورٹ نے ملزمین کی ضمانت عرضداشتوں پر سماعت کرتے ہوئے فیصلہ محفوظ کر لیا تھا جسے آج ظاہر کیا گیا۔ ملزمین کے مقدمات کی پیروی جمعیۃ علماء ہلدوانی، صدر جمعیۃ علماء ہند مولانا ارشد مدنی کی ہدایت پر کر رہی ہے۔ ملزمین فروری 2024 سے جیل کی سلاخوں کے پیچھے مقید ہیں جبکہ ہلدوانی سیشن عدالت نے ان کی ڈیفالٹ ضمانت عرضداشتیں 3/ جولائی 2024/ خارج کی تھی۔ اتراکھنڈ ہائی کورٹ کی دو رکنی بینچ کے جسٹس پنکج پروہت اور جسٹس منوج کمار تیواری نے آج فیصلہ سنایا اور کہا کہ نچلی عدالت کا تفتیشی ایجنسی کو ملزمین کے خلاف تفتیش مکمل کرنے کی اجازت دینے والا حکم غیر قانونی ہے جسے خارج کیا جاتا ہے، عدالت نے اپنے فیصلے میں مزید کہا کہ یو اے پی اے قانون کے مطابق تفتیشی ایجنسی کو وقت مقررہ پر تفتیش مکمل کرنا ہی ہوتی ہے لیکن اس معاملے میں ایسا نہیں ہوا لہذا ملزمین کی ڈیفالٹ ضمانت منظور کی جاتی ہے۔ سینئر ایڈوکیٹ نتیا راما کرشنن نے ملزمین کے دفاع میں بحث کی تھی۔ جمعیۃ علماء قانونی امداد کمیٹی کی پیروی کے نتیجے میں پہلے مرحلے میں 50/ اور دوسرے مرحلے میں 22/ ملزمین کی ضمانت ہائی کورٹ سے منظور ہوئی۔ جمعیۃ علماء ہند کے صدر مولانا ارشد مدنی نے کہا کہ اتراکھنڈ ہائی کورٹ کے فیصلہ کا خیر مقدم کرتے ہوئے کہا کہ ان معنوں میں یہ ایک تاریخی فیصلہ ہے کہ متعینہ مدت کے اندر چارج شیٹ داخل نہیں کرنے کے سبب ملزمین کو ضمانت دی دی گئی، انہوں نے کہا کہ ہم ایک سال بعد ان 22 افراد کے ضمانت پر رہائی کا خیر مقدم کرتے ہیں، ملزمین کے اہل خانہ کے لئے بلاشبہ یہ انتہائی خوشی کا موقع ہے کہ یہ لمحہ طویل انتظار کے بعد آیا ہے، اس کے ساتھ ساتھ مولانا مدنی نے اس امر پر سخت مایوسی کا اظہار کیا کہ اس طرح کے معاملہ میں پولس اور تفتیشی ایجنسیاں جان بوجھ کر مسلمانوں کے خلاف رخنہ ڈالتی ہے، اور چارج شیٹ داخل کرنے میں حیلوں اور بہانوں کا سہارا لیتی ہیں۔ انہوں نے آگے کہا کہ قانون میں یہ التزام موجود ہے کہ 90 دنوں کے اندر چارج شیٹ پیش کر دی جانی چاہئے، لیکن اس طرح کے زیادہ تر معاملوں میں اس قانونی التزام سے روگردانی کرتے ہوئے دھڑلے سے انسانی حقوق کی خلاف ورزیاں کی جاتی ہیں جیسا کہ اس معاملہ میں بھی ہوا، مولانا مدنی نے کہا کہ جان بوجھ کر ایسا کیا جاتا ہے تاکہ ملزمین کو جلد ضمانت نہ مل سکے اور انہیں زیادہ عرصہ تک جیل کی سلاخوں کے پیچھے رکھا جاسکے، انہوں نے کہا کہ ہلدوانی تشدد میں بھی پولس کی بلا جواز فائرنگ سے سات بے گناہ افراد مارے گئے تھے لیکن ان کے بارے میں کہیں کوئی ذکر نہیں ہوتا، گویا پولس اور حکومت دونوں کی نظر میں مسلمانوں کی زندگی کی کوئی قیمت ہی نہیں، حالانکہ یہ انسانی حقوق کی خلاف ورزی سے جڑا ہوا ایک سنگین معاملہ ہے، اور اس پر انسانی حقوق کے لئے کام کرنے والے افراد اور اداروں کی خاموشی بھی ایک بڑا سوال ہے۔ مولانا مدنی نے کہا کہ ہمیں بے پناہ خوشی ہے کہ جمعیۃ علماء قانونی امداد کے نتیجہ میں اتراکھنڈ ہائی کورٹ سے ان نوجوانوں کی ضمانت پر خاص طور پر رمضان میں رہائی ممکن ہوسکی۔ لیکن یہ افسوسناک سوال بہرحال موجود ہے کہ پولس اور دوسری تفتیشی ایجنسیاں اس طرح کے معاملوں میں ایمانداری اور فرض کا مظاہرہ کرنے کی جگہ آخر کب تک جانبداری اور تعصب کا مظاہرہ کرتی رہیں گی؟ دہشت گردی سے جڑے بیشتر معاملوں میں اسی طرح کا رویہ اپنایا جاتا ہے، ہم مسلسل اس سنگین ناانصافی کے خلاف آواز اٹھا رہے ہیں مگر افسوس پولس اور تفتیشی ایجنسیوں کی کوئی جواب دہی طے نہیں کی جاتی چنانچہ وہ بے خوف ہوکر قانون کے نام انسانی زندگیوں سے کھلواڑ کرتی ہیں، انہوں نے آخر میں کہا کہ یہ امید افزا بات ہے اور پہلی بار ایسا ہوا ہے کہ متعینہ مدت کے اندر چارج شیٹ داخل نہیں کرنے پر عدالت نے ملزمین کو ضمانت پر رہائی کے احکامات صادر کئے ہیں، اس طرح کے دیگر معاملوں میں یہ فیصلہ ایک نظیر بنے گا۔ انہوں نے آخر میں کہا کہ عدالت نے جس طرح ہلدوانی کیس میں یو اے پی اے کے تحت گرفتار شدگان کے تعلق سے جمعیۃ علماء ہند کے وکلاء کی جامع بحث کے بعد 28 اگست 2024 کو چھ خاتون سمیت 50 ملزمین کو ضمانت دی تھی عدالت نے آج پھر 22 ملزمین کو ضمانت پر رہائی ہوئی جو کہ ایک خوش آئند بات ہے۔

تیرتھنکر لارڈ پارشوناتھ عقیدے کا مرکز۔ قاضی طارق جلال آباد

علاقے کا مشہور اور معروف جین مندر کا سالانہ مہوتسو 23 مارچ کو منعقد کیا جائے گا جس میں ہزاروں عقیدت مند شرکت کر بھگوان سے اپنی آستھا لگائیں گے

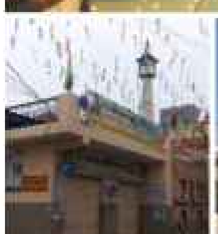

جلال آباد میں پوجیا کرموگی چولک رتنا شری 105 سرشار ساگر جی مہاراج کو ویرات رتھ یاترا فیسٹیول کی موجودگی میں منعقد کیا جائے گا۔ 23 مارچ 2025 کو سالانہ رتھ یاترا مہاسوتسو، اس میلے کی تعداد کافی عقیدت مند دور دراز سے پہنچتے ہیں جلال آباد جین دھرم عقیدت مند لارڈ پارشوناتھ کے چھوٹے پتھر کے مجسمے کے معجزے کے ساتھ شمالی ہندوستان میں ایک مشہور زیارت گاہ بن چکی ہے شمالی ہندوستان کے ہر کونے سے جین عقیدت مند کے 23 مارچ 2025 دن انتہائی علاقے میں رتھ یاترا فیسٹیول میں آتے ہیں۔

عقیدت مندوں کی ایک بڑی تعداد ہر سال ہونے والے سالانہ رتھ یاترا فیسٹیول میں لارڈ پارشوناتھ کے مجسمے کا دورہ کرتی ہے۔ سالانہ رتھ یاترا فیسٹیول کے دوران، فرقہ وارانہ ہم آہنگی تشکیل پاتی ہے۔ اس بار 23 مارچ 2025 کو سالانہ رتھ یاترا فیسٹیول کا انعقاد کیا جا رہا ہے۔ زورو کے ساتھ سالانہ رتھ یاترا فیسٹیول کی تیاری جاری ہے۔ دہلی-قصبہ جلال آباد ایک تاریخی شہر ہے جو سہارن پور شاہراہ پر واقع ہے۔ جلال آباد جین مندر کی وجہ سے شمالی ہندوستان میں کافی مشہور ہے۔ شری 1008 پارشوناتھ جین لارڈ پارشوناتھ کے ضرورت سے زیادہ علاقے میں بہت قدیم ہے۔

شمالی ہندوستان کے انتہائی علاقوں میں جلال آباد واحد خطہ ہے، جہاں لارڈ پارشوناتھ کا ایک چھوٹا سا پتھر کا مجسمہ موجود ہے۔ لارڈ پارشوناتھ کا بت جین عقیدت مندوں کی خواہشات کو معجزاتی مجسمے کی محض نظر کے ساتھ پورا کرتا ہے۔ صرف جینتی پرساد جین کا کنبہ صرف یہاں رہ رہا ہے۔ ہیکل کی تزئین و آرائش کا کام 1979 سے شروع کیا گیا تھا۔ پہلا ویرات سالانہ رتھ یاترا فیسٹیول ریمپو رمنیہاران اور قریبی جین سوسائٹی نے 1962 کے عظیم انداز کو جلال آباد سے منظم کیا۔ 1970 میں، جین سینٹ آچاریہ ودھانند جی مہاراج جین مندر میں پہنچی۔ انہوں نے اس خطے کو قدیم اور انتہائی بیان کیا۔ مہاراج کی الہام کے ساتھ، قدیم مندر اور انتہائی خطے کی تزئین و آرائش قریب ہی جین سوسائٹی میں ہوئی۔ 1978 کے بعد، لوگوں نے ویرات سالانہ رتھ یاترا فیسٹیول میں سیلاب کا آغاز کیا۔ یہ مجسمہ 26 جون 1980 کو قدیم قربان گاہ میں نصب کیا گیا تھا۔ 1983 میں منعقدہ سالانہ رتھ یاترا میں، آچاریہ شانتی ساگر جی مہاراج کی تحریک کے ساتھ ایک نئی چوٹی تعمیر کی گئی تھی۔ انتہائی علاقے میں، ہومیوپیتھک ہسپتال، تیاگی بھون، دھرمشالا، مانا ستمبھا تعمیر کیے گئے تھے۔ راجستھان کا ہنرمند پتھر یہاں پر ہر عمارت پر لگا ہوا ہے لوگ اس کو دیکھنے بھی آتے ہیں اور یہاں پر ائے دن عقیدت مندوں کا ہجوم رہتا ہے اور یہاں پر ساگر مہاراج آئے آمد رہتی ہے یہ سالانہ موت سو ہر سال دھوم دھام سے بنایا جاتا ہے اور ہر سال ہولی کے آٹھ دن بعد یہ مہوتسو ہوتا ہے۔

ہولی کیلئے وقت مقرر، نمازِ جمعہ کے اوقات میں تبدیلی

لکھنؤ: ہولی اور نماز جمعہ ایک ساتھ آنے کے باعث مختلف شہروں میں انتظامیہ اور مذہبی رہنماؤں کی جانب سے احتیاطی تدابیر اختیار کی جا رہی ہیں۔ خاص طور پر سنبھل، مراد آباد، بریلی، لکھنؤ اور دیگر شہروں میں نماز کے اوقات میں تبدیلی کی گئی ہے، تاکہ کسی بھی ناخوشگوار واقعے سے بچا جاسکے اور امن و امان برقرار رکھا جاسکے۔ سنبھل میں انتظامیہ اور امن کمیٹی کے درمیان ہونے والی میٹنگ میں فیصلہ کیا گیا کہ ہولی اور نماز جمعہ کے وقت میں ہم آہنگی پیدا کرنے کے لیے اقدامات کیے گئے۔ انتظامیہ کے مطابق، ہندو برادری 2:30 بجے تک ہولی کا جشن منائے گی، جبکہ مسلمان 2:30 بجے کے بعد نماز جمعہ ادا کریں گے۔ سنبھل کے ڈی ایم اور ایس ایس پی نے کہا کہ شہر میں سکیورٹی کے سخت انتظامات کیے جا رہے ہیں۔ شہر کو 6 زونز اور 29 سیکٹرز میں تقسیم کیا گیا ہے، جہاں پی اے سی (پولیس آرمڈ فورس) کی 7 کمپنیاں تعینات کی جا رہی ہیں۔ پولیس حکام نے عوام سے اپیل کی ہے کہ وہ افواہوں پر دھیان نہ دیں اور امن و امان قائم رکھنے میں انتظامیہ کا ساتھ دیں۔ مراد آباد میں بھی نماز جمعہ کے اوقات میں تبدیلی کا اعلان کیا گیا ہے۔ مراد آباد کی جامع مسجد کے شہر امام سید معصوم علی آزاد نے کہا کہ 14 مارچ کو ہونے والی نماز جمعہ عام وقت یعنی ایک بجے کے بجائے 30:2 بجے ادا کی جائے گی۔ انہوں نے مسلمانوں سے اپیل کی کہ وہ اپنی قریبی مساجد میں نماز جمعہ ادا کریں تاکہ راستے میں کسی قسم کی پریشانی کا سامنا نہ کرنا پڑے۔ انہوں نے کہا کہ ہولی کا دن ہے اور سڑکوں پر لوگوں کا رش ہوگا، ایسے میں بہتر ہوگا کہ مسلمان اپنی نزدیکی مساجد میں نماز جمعہ ادا کریں اور غیر ضروری طور پر باہر نکلنے سے گریز کریں۔ بریلی میں ہونے والی امن کمیٹی کی میٹنگ میں فیصلہ کیا گیا کہ شہر کی تمام بڑی مساجد کے امام اپنے اپنے علاقوں کے حالات کے مطابق نماز جمعہ کے اوقات میں تبدیلی کریں گے۔

ڈاکٹر محمد ندیم محمد شمیم قومی سطح کے چھترپتی شیواجی مہاراج 'مہاراشٹر آئیڈیل ٹیچر ایوارڈ 2025' سے سرفراز

اکولہ/مہاراشٹر: 09 مارچ 2025 کو ڈاکٹر محمد ندیم محمد شمیم، معلم کے ایم اصغر حسین جونیئر ایڈیڈ کالج، اکولہ، سابق کارملائٹ، 11 مضامین میں انٹرمیڈیٹ گریجویٹ اور سابق پروفیسر شعبۂ تعلیم پدم شری ڈاکٹر ڈی وائی پاٹل یونیورسٹی، نیرول، نئی ممبئی کو چھترپتی شیواجی مہاراج 2020 کی گولڈ بک سے نوازا گیا۔ نئی ممبئی میں چھترپتی شیواجی مہاراج مہاراشٹر آئیڈیل ٹیچر ایوارڈ ڈاکٹر محمد ندیم محمد شمیم کو اعزازی بیج، سرٹیفکیٹ، پرکشش تحفہ اور ایک کتاب سے نوازا گیا۔

اس موقع پر مہمان خصوصی محترمہ مینا آپٹے پدم شری، حکومت ہند، اور معروف سینئر مراٹھی اداکارہ) اور مسز سائشی کراڈی سماج بال، کاموٹھے، نوی ممبئی میں منعقدہ اس تقریب میں سواتی، سائشی سیوہ ناٹک (مراٹھی اداکارہ)، مسز رتنا کھنڈیلوال (اسسٹنٹ پولیس کمشنر نوی ممبئی)، مسز راجیشت مہادیو گپتا (ممبئی کے چیف تفتیشی افسر) وغیرہ سمیت معززین موجود تھے۔ اس ایوارڈ کے لیے مہاراشٹر بھر سے کل 930 درخواستیں موصول ہوئی تھیں، جن میں سے مختلف شعبوں میں کام کرنے والے 50 معززین کو ایوارڈ کے لیے منتخب کیا گیا۔

پروگرام 09 مارچ 2025 بروز اتوار صبح 00:11 بجے شروع ہوا، پروگرام کا تعارف آرگنائزنگ آرگنائزیشن کی ڈائریکٹر مسز میگھا مہاجن نے کرایا۔ پروگرام کی نظامت محترمہ اندھا جادھو نے کی۔ گلوبل گولڈ ٹیلنٹ بک آف ریکارڈز کمیٹی نے اس ناقابل فراموش ایونٹ کے ہموار اور کامیاب انعقاد کو یقینی بنایا۔

سنجے سنگھ نے پارلیمنٹ میں سرکاری اسکولوں کے حوالے سے مودی حکومت کے جھوٹے دعووں کی کھولی پول

نئی دہلی، 11 مارچ: منگل کے روز سینئر عام آدمی پارٹی کے رہنما اور راجیہ سبھا کے رکن پارلیمنٹ سنجے سنگھ نے پارلیمنٹ میں سرکاری اسکولوں کے حوالے سے مودی حکومت کی طرف سے ہونے والے جھوٹے دعووں کو بے نقاب کیا۔ انہوں نے کہا کہ 2022-23 اور 2023-24 میں، ملک بھر میں تقریباً 77.5454 لاکھ بچوں نے سرکاری اسکول چھوڑ دیا ہے۔ اس میں بیشتر بچوں نے بی جے پی کے حکمرانی کی ریاستوں میں اتر پردیش گجرات اور آسام سمیت سرکاری اسکولوں کو چھوڑ دیا ہے۔ انہوں نے کاغذی لیک کے واقعات پر بی جے پی حکومتوں پر بھی حملہ کیا۔ انہوں نے کہا کہ پچھلے پانچ سالوں میں، بی جے پی ریاستوں میں 70 سے زیادہ کاغذی لیک واقع ہوئے ہیں اور 1.70 کروڑ بے روزگار نوجوان متاثر ہوئے ہیں۔

تعلیم کا مقصد صرف بچوں کو کتاب کا علم دینا نہیں ہے، بلکہ ملک کی حقیقی تاریخ اور ثقافتی ورثے سے بھی واقف ہونا چاہئے۔ عام آدمی پارٹی کے راجیہ سبھا کے رکن پارلیمنٹ سنجے سنگھ نے منگل کو پارلیمنٹ میں سرکاری تعلیم کی اصل حیثیت بیان کی۔ انہوں نے ہندوستانی آئین کے تخلیق کار ڈاکٹر بھیم راؤ امبیڈکر کے مشہور بیان کا حوالہ دیتے ہوئے، انہوں نے کہا کہ تعلیم شیرنی کا دودھ ہے جو اتنا گرج اٹھے گا جتنا وہ پیتا ہے۔ انہوں نے اس بات پر زور دیا کہ ہندوستان تب ہی تیار ہوگا جب ہندوستان میں تعلیم ہوگی اور ملک ترقی کی طرف گامزن ہوسکے گا۔ انہوں نے حکومت کے جھوٹے دعووں اور بڑی اسکیموں کی اصل حیثیت دی اعداد وشمار کو بے نقاب کرتے ہوئے، تقریباً 54.77.000 بچوں نے 2022-23 اور 2023-24 کے دوران سرکاری اسکولوں کو چھوڑ دیا۔ بی جے پی میں کمی کی صورتحال، خاص طور پر، خاص طور پر، کافی پریشان کن ہے۔ انہوں نے بتایا کہ آسام میں 3.58.075، گجرات میں 1.38.813، منی پور میں 17.000، میگھالیہ اور شمالی میں 65.27.53.41.626 بچوں نے ریاست میں اسکول چھوڑ دیا۔ جبکہ 7.000 طلباء، عام آدمی پارٹی حکومت کے دوران 2022-23 اور 2023-24 میں اسکول چھوڑ گئے۔ انہوں نے کہا کہ ان اعداد وشمار سے حکومت کے دعوے ظاہر ہوتے ہیں اور یہ ثابت کرتے ہیں کہ سرکاری نظام تعلیم کو بہتر بنانے کی ضرورت ہے۔ اس کے علاوہ، سنجے سنگھ نے پچھلے 5 سالوں میں کاغذی لیک کے واقعات پر بھی سنجیدہ سوالات اٹھائے۔ انہوں نے کہا کہ پچھلے 5 سالوں میں، 70 سے زیادہ کاغذی لیک کے واقعات سامنے آئے ہیں، جن میں NEET، کانسٹیبل اور کلرک جیسے امتحانات بھی شامل ہیں۔ ان کاغذی لیک واقعات سے تقریباً 1 کروڑ 70 لاکھ بے روزگار طلباء اور نوجوان متاثر ہیں۔

اتر پردیش کی مثال دیتے ہوئے، انہوں نے کہا کہ یوپی میں 69.000 کانسٹیبل پوسٹوں کے لئے امتحان دینے کا معاہدہ سب سے زیادہ کمپنی کو دیا گیا تھا۔ جس کی تفتیش پریشان ہوئی، جو بی جے پی کے بڑے رہنماؤں سے متعلق تھے۔ اتنے بڑے گھوٹالے میں، کمپنی بلیک لسٹ ہونے کے بعد بھی بہار میں امتحان دینے کا معاہدہ کیا گیا تھا۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ بی جے پی اپنے کاروباری دوستوں کو عوامی رقم سے کس طرح فائدہ پہنچاتی ہے۔ سنجے سنگھ نے وزیر اعظم ہائر ایجوکیشن پروموشن اسکیم (پی ایم ایس ایچ آر ای ای)، سمگرا اشکشا ابھیان اور وزیر اعظم نیوٹریشن اسکیم کے تحت بجٹ میں کٹنگوں پر بھی سوال اٹھایا۔ انہوں نے بتایا کہ پی ایم ایس ایچ آئی اسکیم کے لئے 2023-24 میں 1215 کروڑ روپے مختص کیا گیا تھا اور 2024-25 کے لئے 6050 کروڑ روپے تھے، جس پر نظر ثانی کی گئی تھی۔ بجٹ کو کم کر کے 4500 کروڑ روپے کر دیا گیا تھا۔ اسی طرح، سمگرا شکشا ابھیان اور وزیر اعظم نیوٹریشن اسکیم میں بھی بجٹ کاٹا گیا ہے۔ سنجے سنگھ نے بی جے پی حکومت پر ہندوستانی تاریخ کو تبدیل کرنے کا الزام عائد کیا۔ انہوں نے مطالبہ کیا کہ ہندوستانی آزادی کی جدوجہد کو بھگت سنگھ، سکھ دیو، راجگورو، اشفاق اللہ خان، سبھاش چندر بوس، راجندر لاہری اور رام پرساد جیسے شہدا کو لٹکانے کے ذمہ دار برطانویوں کی بھی بربریت کی تعلیم دی جانی چاہئے۔ انہوں نے آر ایس ایس اور بی جے پی کی تاریخ پر طنز کیا اور کہا کہ جب آپ انگریزی ظلم کی تعلیم دیتے ہیں، تب آپ کو یہ بھی سکھانا ہوگا کہ وہ کون سا ادارہ تھا جو انگریزی میں محفوظ تھا اور لوٹ گیا تھا اور آپ کو یہ سکھانا ہوگا کہ کون سا ادارہ ہے جس کا قائد تھا۔ برطانوی گورنر کو خط لکھیں، جس میں کہا گیا ہے کہ 1942 کی آزادی کی تحریک کو دبایا جانا چاہئے اور کون سا ادارہ تھا جس نے انقلابیوں کی مخالفت کر کے مسلم لیگ کے ساتھ 3 ریاستوں میں حکومت تشکیل دینے کا جرم کیا تھا۔ سنجے سنگھ نے واضح کیا کہ تعلیم کا صحیح مقصد نہ صرف کتاب کے علم سے، بلکہ ملک کی حقیقی تاریخ اور ثقافتی ورثے سے بھی بچوں کو متعارف کرانا چاہئے۔ انہوں نے زور دے کر کہا کہ سرکاری نظام تعلیم کو بہتر بنانے کی ضرورت ہے، تاکہ آنے والی نسلیں صحیح اور بھرپور تعلیم حاصل کر سکیں۔

بی جے پی کا 2500 روپے دینے کا وعدہ تو جملہ نکلا، کیا ہولی پر مفت سلنڈر ملے گا؟: آتشی

نئی دہلی، 11 مارچ: عام آدمی پارٹی نے بی جے پی پر دباؤ ڈالا ہے کہ وہ ہولی-دیوالی پر مفت سلنڈروں کو مفت دینے کے انتخابی وعدے کو پورا کریں۔ منگل کے روز، سابق وزیر اعلی اور حزب اختلاف کی رہنما آتشی، دہلی کے مختلف علاقوں، میں رہنے والی خواتین، 2500 روپے ملیں گے، لیکن یہ جملہ نکلا، کیا آپ کو ایک مفت سلنڈر ملے گا؟ بی جے پی اور وزیر اعظم نریندر مودی کے اپنے انتخابی وعدے کو یاد دلاتے ہیں۔ آتشی نے کہا کہ خواتین کو 2500 روپے دینے کا وعدہ ایک جملا ثابت ہوا ہے، کیا خواتین کو ہولی پر مفت سلنڈر ملے گا؟ ہولی صرف تین دن بعد ہے۔ خواتین بے تابی سے انتظار کر رہی ہیں جب ان کے گھر میں مفت سلنڈر آئیں گے؟ اگر یہ وعدہ 2500 روپے کی طرح جملہ ثابت ہوتا ہے، تو ملک کے لوگ یقین کریں گے کہ مودی جی کی انتخابی گارنٹی صرف جملا ہے۔ رہنما حزب اختلاف کی آتشی نے منگل کے روز پارٹی ہیڈ کوارٹر میں ایک پریس کانفرنس کی کہ بی جے پی نے دہلی اسمبلی انتخابات سے قبل دہلی کی خواتین سے بہت سارے وعدے کیے تھے۔ دہلی کی خواتین نے بی جے پی اور وزیر اعظم نریندر مودی کی ضمانت پر بھروسہ کیا اور انتخابات میں ووٹ ڈال کر بی جے پی حکومت تشکیل دی۔ بی جے پی اور وزیر اعظم مودی کا سب سے بڑا وعدہ یہ تھا کہ 8 مارچ تک، 2500 روپے کی پہلی قسط دہلی کی ہر عورت کے اکاؤنٹ میں آجائے گی۔

آتشی نے کہا کہ 8 مارچ آیا اور چلا گیا، 2500 روپے کی پہلی قسط چھوڑ دیں، اس کے لئے رجسٹریشن ابھی شروع نہیں ہوا ہے۔ اب یہ ثابت ہو چکا ہے کہ دہلی کی خواتین کو 2500 روپے دینے کی مودی جی کی ضمانت سامنے آئی ہے۔ لہذا، شاید اب بھی ملک میں مودی جی کی انتخابی ضمانت پر بھروسہ نہیں کریں گے۔ آتشی نے کہا کہ انتخابات کے دوران، بی جے پی نے یہ بھی وعدہ کیا تھا کہ انتخابات کے دوران دہلی کی خواتین کو 2500 روپے دینے کے علاوہ ہولی-دیولی پر سلنڈر مفت دینے کا بھی وعدہ کیا گیا تھا۔ تین دن بعد، 14 مارچ کو ہولی کا ایک تہوار ہے۔ دہلی کی خواتین انتظار کر رہی ہیں جب مفت سلنڈر ان کے گھر آئے گا؟ دہلی کے مختلف حصوں سے تعلق رکھنے والی خواتین عام آدمی پارٹی کے ممبران اسمبلی کے دفتر آرہی ہیں اور پوچھ رہی ہیں کہ ہولی میں تین دن باقی ہیں، ہمارا مفت سلنڈر کب آئے گا؟ دہلی کی خواتین بی جے پی سے پوچھنا چاہتی ہیں کہ کیا دہلی کی تمام خواتین 14 مارچ کو ہولی کے دن مفت سلنڈر ملنے والا ہے؟ آتشی نے کہا کہ دہلی کی خواتین وزیر اعظم نریندر مودی اور دہلی حکومت سے جاننا چاہتی ہیں کہ کیا 2500 روپے کا وعدہ جملا نکلا، اسی طرح، مفت سلنڈر کا وعدہ بھی سامنے آنے والا ہے؟ کیا دہلی کی خواتین کو ہولی کے دن مفت سلنڈر ملے گا یا خواتین کو دوبارہ دھوکہ دیا جائے گا؟ انہوں نے کہا کہ اے اے پی "ہیڈ کوارٹر میں دہلی کے مختلف کونوں سے تعلق رکھنے والی خواتین بی جے پی، سی ایم ریکھا گپتا اور ملک کی وزیر اعظم نریندر مودی سے پوچھنے جمع ہوگئیں کہ ہم سب کو ہولی پر مفت سلنڈر ملے گا یا نہیں؟ آتشی نے کہا کہ آج دہلی سمیت پورے ملک سے لوگ بڑی امید کے ساتھ بی جے پی کی طرف دیکھ رہے ہیں۔ ملک کے لوگ جاننا چاہتے ہیں کہ آیا مودی جی کی گارنٹی، واقعی گارنٹی یا مودی جی کی گارنٹی جھوٹ اور دھوکہ دہی ہے؟ مودی جی کی خواتین کو 2500 روپے دینے کی پہلی گارنٹی غلط اور دھوکہ دہی ثابت ہوئی ہے۔ اب ملک بھر کے لوگ دہلی کی بی جے پی حکومت کی طرف دیکھ رہے ہیں کہ کیا مودی جی کا ہولی-دیوالی پر دہلی کی ہر عورت کو مفت سلنڈر دینے کا وعدہ ایک جملا اور دھوکہ دہی ثابت ہوگا۔ مفت سلنڈر دینے کا بھی وعدہ کیا تھا اگر دہلی کی خواتین کو مفت سلنڈر نہیں ملتا ہے، تو ملک کے لوگ سمجھ جائیں گے کہ مودی جی کی انتخابی ضمانت مکمل طور پر غلط ہے۔ دہلی کے مختلف علاقوں سے عام آدمی پارٹی کے صدر دفاتر میں جمع ہونے والی خواتین بھی سلنڈر کے ساتھ ایک پوسٹر لیکر پہنچ گئیں۔ پوسٹر پر، '2500 روپے جملا نکلا، کیا آپ کو مفت سلنڈر ملے گا؟' خواتین نے سابق سی ایم آتشی کے ساتھ یہ پوسٹر دکھایا اور بی جے پی اور وزیر اعظم نریندر مودی سے پوچھا کہ ہولی میں صرف تین دن بعد ہے۔ اگر تمام خواتین مفت سلنڈر لینے کا انتظار کر رہی ہیں تو، کیا بی جے پی مفت سلنڈر دینے کا اپنا دوسرا وعدہ پورا کرے گی یا یہ جملا ثابت ہوگا۔

جھگی میں آگ لگنے سے مرنے والوں کے لواحقین کو 10-10 لاکھ روپے کی مالی امداد

نئی دہلی، 11 مارچ (یو این آئی) دہلی کی وزیر اعلی ریکھا گپتا نے اے جی سی آر کالونی کے قریب جھگی میں آگ لگنے سے ہلاک ہونے والے لوگوں کے تئیں اظہار غم کرتے ہوئے منگل کو کہا کہ مرنے والوں کے خاندانوں کو 10-10 لاکھ روپے کی مالی مدد دی جائے گی۔ محترمہ گپتا نے آج خود موقع پر پہنچ کر سوگوار خاندانوں سے ملاقات کی، انہیں تسلی دی اور حکومت کی طرف سے ہر ممکن مدد کا یقین دلایا۔ انہوں نے کہا کہ دہلی حکومت متاثرہ خاندان کے ساتھ ہے۔ حکومت متاثرہ خاندان کو ہونے والے نقصان کی تلافی نہیں کرسکتی لیکن جان گنوانے والوں کے لواحقین کو 10-10 لاکھ روپے کی مالی مدد دی جائے گی۔ متاثرہ خاندانوں سے ملاقات کرتے ہوئے، انہوں نے کہا، "میں ان تمام متاثرہ خاندانوں کے لیے گہری تعزیت۔ ایک غریب خاندان بڑی مشکل سے تنکا تنکا جوڑ کر اپنا آشیانہ تیار کرتا ہے اور ایسے حادثات اس کے حوصلے کو ہلا کر رکھ دیتے ہیں۔ قابل ذکر ہے کہ دہلی میں اے جی سی آر کالونی کے نزدیک ایک جھونپڑی میں پیر کی دیر رات آگ لگنے سے تین افراد ہلاک ہوگئے تھے۔

ہندوستان اور قطر کے درمیان مالی اور اقتصادی تعاون کی منظوری

نئی دہلی، 11 مارچ (یو این آئی) دوطرفہ تعاون کو مضبوط بنانے کی سمت میں ایک اہم قدم کے طور پر قطر اور ہندوستان کے درمیان مالی اور اقتصادی تعاون کو بڑھانے کے معاہدے کو سابقہ اثر کے ساتھ منظوری دے دی گئی ہے۔ آج یہاں جاری ایک بیان میں وزارت خزانہ نے کہا کہ ہندوستان اور قطر کے درمیان مالی اور اقتصادی تعاون کو بڑھانے کے ایک معاہدے پر 18 فروری کو قطر کے امیر کے دورہ ہندوستان کے دوران دستخط ہوئے تھے۔ اس سے متعلق مفاہمت نامے پر وزارت خزانہ کے اقتصادی امور کے جوائنٹ سکریٹری بلدیو پروشارتھا اور قطر میں ہندوستان کے سفیر محمد حسن جابر الجبیر نے یہاں 5 مارچ 2025 کو دستخط کیے تھے۔ اس معاہدے کا مقصد اقتصادی پالیسیوں، مالیاتی آلات کے استعمال، پبلک پرائیویٹ پارٹنرشپ فریم ورک اور سرمایہ کاری کے شعبوں میں باہمی تعاون کو فروغ دینا اور ترقی دینا ہے۔ یہ تعاون قطر کے ساتھ باہمی فائدہ مند اور کثیر جہتی دوطرفہ تعلقات کو وسعت دینے کے عزم کو ادارہ بنائے گا۔ توقع ہے کہ اس معاہدے سے دونوں ممالک میں نئے اور ابھرتے ہوئے شعبوں اور سرمایہ کاری کے مواقع تلاش کیے جائیں گے۔ یہ معاہدہ دونوں ممالک کے مشترکہ مقاصد کے حصول کے لیے ایک اہم سنگ میل ہے۔ دونوں ممالک کی وزارت خزانہ اپنے درمیان مشترکہ تعاون کے ماڈلز اور شعبوں کو فروغ دیں گی، جیسے کہ ماہرین کی ورکشاپس، سیمینارز اور کانفرنسوں کا انعقاد، مشترکہ کام کے شعبوں میں دستاویزی اور تکنیکی معلومات کا تبادلہ اور دونوں ممالک کی کاروباری برادریوں کے درمیان بات چیت کو برقرار رکھنے جیسے مسائل شامل ہیں۔ یہ معاہدہ دونوں فریقوں کے ساتھ مل کر کام کرنے اور سرمایہ کاری، ترقی کے نئے مواقع کھولنے کے عزم کی عکاسی کرتا ہے۔

وزارت خارجہ نے پھنسے ہوئے ہندوستانی شہریوں کا معاملہ میانمار کے سامنے اٹھایا

نئی دہلی، 11 مارچ (یو این آئی) وزارت خارجہ نے میاوادی میں پھنسے کشمیری نوجوان فیضان رسول اور دیگر ہندوستانی شہریوں کا معاملہ میانمار کے متعلقہ حکام کے سامنے اٹھایا ہے۔ جموں وکشمیر اسٹوڈنٹس ایسوسی ایشن (جے کے ایس اے) نے، جس نے اس معاملے کو اٹھایا، پیر کو کہا کہ وزارت خارجہ نے انہیں مطلع کیا ہے کہ ان کی درخواست میانمار کے متعلقہ حکام کو بھیج دی گئی ہے اور یقین دہانی کرائی گئی ہے کہ تمام پھنسے ہوئے ہندوستانی شہریوں کو بحفاظت واپس لانے کی تمام کوششیں کی جا رہی ہیں۔ سری نگر کے صفاکدل کا رہائشی 28 سالہ نوجوان فیضان رسول انسانی اسمگلنگ کا نشانہ بن گیا تھا اور اس وقت میانمار میں یرغمال بنا ہوا ہے۔ اغوا کاروں نے ان کی رہائی کے لیے 5.4 لاکھ روپے تاوان کا مطالبہ کیا ہے اور رقم ادا نہ کرنے کی صورت میں سنگین نتائج کا سامنا کرنے کی دھمکی دی ہے۔ جے کے ایس اے کے قومی کنوینر ناصر کھوہمی نے کہا کہ وزارت خارجہ نے اس بات کی تصدیق کی ہے کہ ہندوستانی مشن نے میانمار میں متعلقہ حکام کے ساتھ فیضان رسول سمیت میاوادی میں پھنسے ہندوستانی شہریوں کا معاملہ سختی سے اٹھایا ہے۔ وزارت خارجہ نے ایک باضابطہ جواب میں کہا کہ "میاوادی میں پھنسے ہوئے کشمیری نوجوان فیضان رسول سمیت تمام ہندوستانی شہریوں کی بازیابی اور وطن واپسی کی درخواستیں میانمار کے متعلقہ حکام کو بھیج دی گئی ہیں اور ہم اس پر تیزی سے کام کر رہے ہیں۔" وزارت نے اس ضرورت پر بھی زور دیا کہ لوگ بیرون ملک ملازمتیں حاصل کرنے کے جال کا شکار نہ ہوں اور اس طرح کی پیشکشوں کے بارے میں محتاط رہیں اور لوگوں کو مشورہ دیا کہ سفر کرنے سے پہلے مناسب ذرائع سے روزگار کے مواقع کے بارے میں مکمل معلومات اکٹھی کریں۔ قبل ازیں جے کے ایس اے نے وزیر خارجہ ڈاکٹر ایس۔ جے شنکر کو خط لکھ کر فیضان رسول کی رہائی کے لیے فوری سفارتی مداخلت کی درخواست کی تھی۔ اسے ملازمت کے جھوٹے وعدوں کے ساتھ میانمار لایا گیا اور اب اس کی رہائی کے لیے 5.4 لاکھ روپے تاوان کا مطالبہ کیا جا رہا ہے۔ وزارت خارجہ کے فوری ردعمل کا خیر مقدم کرتے ہوئے مسٹر کھوہمی نے فیضان کے کیس کی فوری ضرورت پر زور دیا، کیونکہ اس کی جان کو خطرہ ہے۔ انہوں نے کہا کہ "ہم وزارت کی فوری کارروائی کو سراہتے ہیں، لیکن ہم نے ان پر زور دیا ہے کہ وہ اس خاص کیس کی زیادہ عجلت کے ساتھ پیروی کریں۔" فیضان رسول کی جان کو خطرہ ہے۔ ان کا خاندان مشکل میں ہے اور روہ اسمگلروں کی طرف سے مانگے گئے۔

حکومت کا کسی پر ہندی یا سنسکرت مسلط کرنے کا کوئی ارادہ نہیں ہے: پردھان

نئی دہلی، 11 مارچ (یو این آئی) حکومت نے آج واضح کیا کہ نئی تعلیمی پالیسی میں وہ ہندی یا سنسکرت کو تیسری زبان کے طور پر مسلط کرنے کا ارادہ نہیں رکھتی ہے اور حکومت چاہتی ہے کہ ملک کے نوجوان دنیا میں کثیر لسانی معاشرے کے مواقع سے فائدہ اٹھانے کے لیے اپنی زبان کے علم اور ہنر میں اضافہ کریں۔ وزیر تعلیم دھرمیندر پردھان نے منگل کو راجیہ سبھا میں وزارت تعلیم کے کام کاج پر تقریباً چھ گھنٹے طویل بحث کا تفصیل سے جواب دیتے ہوئے تمل ناڈو میں تین زبانوں کے فارمولے کی مبینہ مخالفت، این سی ای آر ٹی کی کتابوں میں فرقہ پرستی کی مبینہ بو اور ریاست میں تمام اپوزیشن کے ساتھ تعلیم کے فنڈ کے ساتھ امتیازی سلوک کے الزامات سمیت مختلف مسائل پر کھل کر جواب دیا۔ وزیر تعلیم نے کہا کہ نئی تعلیمی پالیسی میں کہیں بھی ہندی اور سنسکرت کو تیسری زبان کے طور پر لازمی نہیں بنایا گیا ہے اور ان کی جگہ کسی بھی ہندوستانی زبان کو اپنایا جاسکتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ یہ ایک جمہوری معاشرہ ہے اور کسی پر کوئی زبان نہیں تھوپے گی۔ مسٹر پردھان نے کہا کہ کثیر لسانی سماج وقت کی ضرورت ہے اور دنیا میں بڑھتے ہوئے امکانات کے پیش نظر ملک کے نوجوانوں کو کئی زبانیں سیکھنی چاہئیں، اس لیے دنیا کی ضروریات کو مدنظر رکھتے ہوئے تین زبانوں کا فارمولہ لیا گیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ تمل ناڈو میں دو زبانوں کے فارمولے کے تحت چلنے والے سرکاری اسکولوں میں نوآبادیاتی زبان پڑھنے والے بچوں کا تناسب بڑھ رہا ہے اور تمل زبان کی طرف جھکاؤ کم ہو رہا ہے۔ انہوں نے کہا کہ حکومت تمل زبان کے تئیں پوری طرح پابند ہے اور تمل ناڈو میں تمل سنگم کا انعقاد کر کے اس کا ثبوت دیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ حکومت نے ترووللور کے کاموں کو ملک اور بیرون ملک کی زبانوں میں ترجمہ کرنے کی ہدایت دی ہے۔ مسٹر پردھان نے زور دے کر کہا کہ تمل زبان پر کسی کی اجارہ داری نہیں ہے اور حکومت تمل زبان کے لیے پوری طرح پابند ہے۔ تمل ناڈو میں نئی تعلیمی پالیسی اور پی ایم شری اسکول کے قیام کے بارے میں ریاست کے چیف سکریٹری نے خط لکھا تھا کہ ہم اس میں شامل ہونا چاہتے ہیں لیکن ایک کمیٹی تشکیل دی گئی ہے اور اس کی رپورٹ کی بنیاد پر ہی فیصلہ کیا جائے گا۔

قومی تعلیمی پالیسی پر ایوان میں بحث نہ ہونے کے حوالے سے انہوں نے کہا کہ یہ کورونا کی وجہ سے نہیں ہوسکا۔ انہوں نے کہا کہ یہ پالیسی بنانے والی کمیٹی کے چیئرمین مسٹر کستوری رنگن نے یہ پالیسی ملک بھر میں وسیع مشاورت کی بنیاد پر بنائی تھی اور وہ کسی بھی سیاست سے بالاتر ہیں۔ انہوں نے کہا کہ نئی پالیسی میں پانچویں جماعت تک مادری زبان ضروری ہے اور اس کے بعد آٹھویں جماعت تک اسے ترجیح دی گئی ہے جبکہ آٹھویں جماعت کے بعد یہ طالب علم کی خواہش پر منحصر ہوگی۔ انہوں نے کہا کہ تمل ناڈو میں ہی اقلیتی اداروں میں تین زبانوں کا فارمولا لاگو ہے۔ انہوں نے کہا کہ تمل ناڈو کے نوجوان آگے بڑھنے کے لیے ہندی سمیت دیگر زبانیں سیکھ رہے ہیں۔ میں اپنے ساتھیوں سے اپیل کرتا ہوں کہ ہماری کوئی شرائط نہیں ہیں لیکن تمل ناڈو ہماری ذمہ داری ہے۔

عوامی ایکشن کمیٹی اور جموں وکشمیر اتحاد المسلمین پر پانچ سال کی پابندی

نئی دہلی/سری نگر، 11 مارچ (یو این آئی) وزارت داخلہ نے منگل کو جموں وکشمیر کے دو گروپوں میر واعظ کی زیر قیادت عوامی ایکشن کمیٹی (اے اے سی) اور مسرور عباس انصاری کی زیر قیادت جموں وکشمیر اتحاد المسلمین (جے کے آئی ایم) کو غیر قانونی سرگرمیاں (روک تھام) ایکٹ 1967 کے تحت پانچ سال کے لیے کالعدم تنظیم قرار دے دیا۔ وزارت نے یہ فیصلہ تنظیم کے ملک مخالف سرگرمیوں، علیحدگی پسند پروپیگنڈے اور جموں وکشمیر میں دہشت گردی کی حمایت میں مبینہ طور پر ملوث ہونے کا حوالہ دیتے ہوئے کیا۔ وزارت داخلہ نے ایک نوٹیفکیشن میں کہا کہ اے اے سی غیر قانونی سرگرمیوں میں مصروف ہے جو ملک کی سالمیت، خودمختاری اور سلامتی کے لیے نقصان دہ ہے اور اس کے ارکان جموں وکشمیر میں علیحدگی پسندی کو فروغ دینے کے لیے دہشت گردانہ سرگرمیوں اور ملک مخالف پروپیگنڈے میں ملوث رہے ہیں۔ نوٹیفکیشن میں کہا گیا ہے کہ نیشنل انویسٹی گیشن ایجنسی (این آئی اے) اور مقامی قانون نافذ کرنے والی ایجنسیوں نے میر واعظ اور دیگر ارکان کے خلاف علیحدگی پسندی کو فروغ دینے اور لوگوں کو ہندوستانی حکومت کے خلاف ملک مخالف جذبات کو بھڑکانے کے مبینہ کردار پر کئی مقدمات درج کیے ہیں۔ وزارت نے مسرور عباس انصاری کی زیر قیادت جے کے آئی ایم پر بھی پابندی عائد کر دی ہے، یہ کہتے ہوئے کہ گروپ کے ارکان دہشت گردانہ سرگرمیوں کی سرگرم حمایت کرنے کے ساتھ ساتھ ملک مخالف پروپیگنڈے میں مصروف ہیں اور مرکز کے زیر انتظام علاقے میں علیحدگی پسندی کے ایجنڈے کو فروغ دینے کے لیے فنڈ اکٹھا کر رہے ہیں۔ دونوں گروپوں پر پابندی جموں و کشمیر میں علیحدگی پسند اور دہشت گرد عناصر کے خلاف مرکزی حکومت کے وسیع کریک ڈاؤن کا حصہ ہے۔ اس سے پہلے بھی وزارت داخلہ ریاست کے کئی علیحدگی پسند اور دہشت گرد گروپوں پر پابندی لگا چکی ہے۔

بی جے پی حکومت خواتین کے خلاف مظالم سے متعلق سوالات سے گریز کرتی ہے: کانگریس

نئی دہلی، 11 مارچ (یو این آئی) کانگریس نے کہا ہے کہ بھارتیہ جنتا پارٹی (بی جے پی) کی حکومت بیٹیوں کو تحفظ فراہم کرنے کی صرف بات ہی کرتی ہے جبکہ سچائی یہ ہے کہ یہ پارٹی عصمت دری کے واقعات میں ملوث اپنے لوگوں کو بچانے کا کام کرتی ہے مہیلا کانگریس کی صدر الکا لامبا نے منگل کو یہاں پارٹی ہیڈ کوارٹر میں ایک پریس کانفرنس میں کہا کہ حکومت ہمیشہ خواتین کے خلاف مظالم سے متعلق سوالات سے بچنے کی کوشش کرتی ہے اور اپنے لوگوں پر لگے داغ کو صاف کرنے کی کوشش کرتی ہے۔ انہوں نے آسٹریلیا میں رہنے والے اور عصمت دری کے الزام میں گرفتار ایک شخص کا نام لیا اور کہا کہ ان کی مسٹر مودی کے ساتھ بہت سی تصاویر ہیں۔ انہوں نے کہا، "ہم مسٹر مودی سے پوچھتے ہیں کہ ان کی جتنی تصاویر اس شخص کے ساتھ ہیں۔ کیا اتنی ہی تصاویر انصاف کی التجا کرنے والی خواتین کے ساتھ ہیں؟ ان کے پاس جنگل سفاری پر جانے کا وقت ہے، لیکن ان کے پاس منی پور جانے کا وقت نہیں ہے۔ ملک میں پارلیمنٹ کا اجلاس چل رہا ہے، لیکن مسٹر مودی سیر پر ماریشس گئے ہیں۔ ہاتھرس، انکیتا بھنڈاری اور اناؤ کے معاملے پر بی جے پی کو جواب دینا پڑے گا۔ یہ کوئی پہلا معاملہ نہیں ہے بلکہ ایسے کئی کیسز ہیں۔" مہیلا کانگریس کی صدر نے کہا، "اس رپورٹ پر جول ریونا جیل کی سلاخوں کے پیچھے ہے، کیونکہ کرناٹک میں کانگریس کی حکومت ہے۔ بی جے پی کے سابق ایم پی برج بھوشن شرن کے خلاف دہلی پولیس کارروائی نہیں کر پا رہی ہے۔ کیونکہ بی جے پی اس پر دباؤ ڈال رہی ہے۔ گجرات میں بی جے پی کا ایک وزیر دلت خاتون کی عصمت دری کرتا ہے لیکن اس کے خلاف کوئی کارروائی نہیں کی گئی۔

ڈی ایم کے ممبران پارلیمنٹ نے قومی تعلیمی پالیسی کے حوالے سے وزیر تعلیم کے تبصرے پر احتجاج کیا

نئی دہلی، 11 مارچ (یو این آئی) دراوڑ منیترا کزگم (ڈی ایم کے) کے ارکان پارلیمنٹ نے منگل کو قومی تعلیمی پالیسی (این ای پی) اور تین زبانوں کے فارمولے پر مرکزی وزیر تعلیم دھرمیندر پردھان کے پارلیمنٹ میں ان کے تبصرے پر احتجاج کیا اور معافی مانگنے کا مطالبہ کیا۔ ڈی ایم کے ارکان پارلیمنٹ نے کالے کپڑے پہن کر احتجاج کیا۔ انہوں نے مسٹر پردھان کے تبصرے کو "جارحانہ اور غیر جمہوری" قرار دیا۔ ڈی ایم کے ایم پی کنیموزی نے یہاں نامہ نگاروں کو بتایا، "مرکزی حکومت تمل ناڈو کے لیے رقم کو روک رہی ہے، یہ کہہ کر کہ ہمیں تین زبانوں کی پالیسی اور این ای پی پر دستخط کرنا ہوں گے۔" وہ تمل ناڈو کے بچوں کا مستقبل برباد کر رہے ہیں۔ انہیں تمل ناڈو کے بچوں کے لیے آنے والے فنڈز کو روکنے کا کوئی حق نہیں ہے۔ کل انہوں نے انتہائی توہین آمیز انداز میں جواب دیا۔ ہم بے ایمان ہیں اور تمل ناڈو کے لوگ غیر مہذب ہیں۔ ہم ان سے ایسی زبان میں بات کرنے کی توقع نہیں رکھتے۔ یہ سراسر غیر جمہوری ہے۔ ہم ان سے معافی کی توقع رکھتے ہیں۔ ڈی ایم کے ایم پی ترو چی سیوا نے مسٹر پردھان کے بیان کو گمراہ کن قرار دیتے ہوئے کہا کہ یہ غیر اخلاقی اور غیر پارلیمانی ہے۔

لینڈ فار جاب گھوٹالہ معاملہ: لالو کے بیٹے تیج پرتاپ اور بیٹی ہیما کو سی بی آئی سے متعلق کیس میں ضمانت ملی

نئی دہلی، 11 مارچ (وس)۔ دہلی کی راؤز ایونیو کورٹ نے نوکری کے بدلے زمین (لینڈ فار جاب) سے متعلق گھوٹالے سے متعلق سی بی آئی کیس کے ملزم بہار کے وزیر اعلی لالو یادو کے بیٹے تیج پرتاپ یادو اور ان کی بیٹی ہیما یادو کو ضمانت دے دی ہے۔ خصوصی جج وشال گوگنے نے دونوں کو 50 ہزار روپے کے مچلکے پر ضمانت دی۔ عدالت نے 25 فروری کو اس معاملے میں سی بی آئی کی طرف سے داخل کی گئی چارج شیٹ کا نوٹس لیا تھا اور تیج پرتاپ یادو اور بیٹی ہیما یادو کو سمن جاری کیا تھا۔ سمن جاری ہونے کے بعد دونوں آج عدالت میں پیش ہوئے۔ سی بی آئی نے 7 جون 2024 کو اس معاملے میں حتمی چارج شیٹ داخل کی تھی، جس میں 78 لوگوں کو ملزم بنایا گیا ہے۔ ان 78 ملزمان میں ریلوے میں نوکریاں حاصل کرنے والے 38 امیدوار بھی شامل ہیں۔ ای ڈی نے عدالت کو بتایا کہ اس معاملے میں مقدمہ چلانے کی اجازت ابھی تک ای ڈی سے ملنا باقی ہے۔ ای ڈی معاملے میں، عدالت نے 18 ستمبر 2024 کو پہلی ضمنی چارج شیٹ کا نوٹس لیتے ہوئے لالو یادو، تیجسوی یادو، تیج پرتاپ سمیت سات ملزمان کو عدالت میں حاضر ہونے کے لیے سمن جاری کیا تھا۔ 7 مارچ 2024 کو عدالت نے ای ڈی کیس میں رابڑی دیوی، میسا بھارتی، ہیما یادو اور ہردیانند چودھری کو باقاعدہ ضمانت دے دی تھی۔ ہائی کورٹ نے ای ڈی معاملے میں ملزم امیت کاتیال کو ضمانت دے دی ہے۔ ای ڈی سے پہلے سی بی آئی نے اس معاملے میں کیس درج کیا تھا۔ 4 اکتوبر 2023 کو عدالت نے سی بی آئی سے متعلق کیس میں تیجسوی یادو، لالو اور رابڑی کو ضمانت دے دی تھی۔ عدالت نے 22 ستمبر 2023 کو سی بی آئی کی طرف سے دائر کی گئی دوسری چارج شیٹ کا نوٹس لیا تھا۔

روزنامہ ہماری دُنیا نئی دہلی

اندر کا شیطان بڑا یا باہر کا؟ رمضان میں نفس کی جنگ

قرآن وحدیث کی روشنی میں، شیطان کے حملوں سے بچنے کے چند عملی اقدامات: جب بھی کوئی برا خیال آئے تو فوراً اللہ کا ذکر کریں اور استغفار پڑھیں، قرآن شیطان سے حفاظت کا بہترین ذریعہ ہے، خاص طور پر سورۃ البقرہ کی تلاوت شیطان کو بھگانے کا سبب بنتی ہے، نماز دل کو پاک کرتی ہے اور شیطانی وسوسوں سے بچاتی ہے، نیک لوگوں کے ساتھ رہنے سے انسان برائی سے بچتا ہے۔ روزانہ اپنے اعمال کا جائزہ لیں اور غلطیوں کو درست کرنے کی کوشش کریں۔ رمضان ہمیں یہ سکھانے آتا ہے کہ برائی صرف شیطان کی وجہ سے نہیں ہوتی، بلکہ ہماری اپنی کمزوریاں بھی ہمیں غلط راستے پر ڈال سکتی ہیں۔ اگر ہم چاہتے ہیں کہ شیطان ہماری زندگی پر اثر انداز نہ ہو تو ہمیں پہلے اپنے نفس کو قابو میں رکھنا ہوگا۔ اللہ سے مدد مانگنی ہوگی، قرآن وسنت کی روشنی میں اپنی زندگی گزارنی ہوگی اور خود کو بہتر بنانے کی مسلسل کوشش کرنی ہوگی۔ یہ مہینہ صرف عبادت کا نہیں، بلکہ تربیت کا ہے۔ اگر ہم نے اس سے سبق نہ سیکھا تو شیطان کے قید سے آزاد ہونے کے بعد ہمیں قابو پانے میں زیادہ مشکلات کا سامنا کرنا پڑے گا۔ لہٰذا، رمضان کو حقیقی معنوں میں گزاریں اور اپنی اصلاح کی جانب پہلا قدم بڑھائیں۔

پروفیسر عذرا بانو

رمضان المبارک کا مہینہ نہ صرف برکتوں اور رحمتوں کا موسم ہے بلکہ خود احتسابی اور اصلاح نفس کا ایک نادر موقع بھی ہے۔ یہ مہینہ ہمیں یہ باور کرواتا ہے کہ ہر گناہ کے پیچھے شیطان نہیں ہوتا بلکہ ہماری اپنی خواہشات اور کمزوریاں بھی گناہ کی راہ میں دھکیل سکتی ہیں۔ عام طور پر، ہم اپنی برائیوں اور کوتاہیوں کا ذمہ دار شیطان کو ٹھہرا دیتے ہیں، حالانکہ حقیقت یہ ہے کہ کئی گناہ ہمارے اپنے نفس کی پیداوار ہوتے ہیں۔ روزہ ہمیں یہ سکھاتا ہے کہ اگر ہم چاہیں تو اپنی خواہشات پر قابو پا سکتے ہیں، اپنے رویوں کو درست کر سکتے ہیں اور اپنی زندگی کو بہتر سمت میں لے جاسکتے ہیں۔

شیطان یا نفس؟ حقیقی دشمن کی پہچان: اللہ تعالی نے انسان کو قوتِ ارادی اور سوچنے سمجھنے کی صلاحیت عطا کی ہے۔ وہ فیصلہ کرسکتا ہے کہ کون سا راستہ اختیار کرے۔ قرآن میں واضح کیا گیا ہے کہ شیطان برائی کی طرف راغب کرتا ہے، مگر انسان اپنی مرضی سے ہی اس کی پیروی کرتا ہے۔ اسی لیے ہمیں دعا سکھائی گئی کہ ہم شیطان کی اکساہٹوں اور وسوسوں سے اللہ کی پناہ مانگیں اور اس سے مدد طلب کریں کہ وہ ہمیں شیطانی اثرات سے محفوظ رکھے۔

رمضان نفس کی آزمائش کا مہینہ: رمضان ہمیں یہ موقع فراہم کرتا ہے کہ ہم اپنے حقیقی دشمن، یعنی نفس کو پہچان سکیں۔ جب شیطان قید کردیا جاتا ہے اور اس کے وسوسے کمزور ہوجاتے ہیں، تب بھی اگر کوئی برائی کی طرف مائل ہوتا ہے تو اس کا مطلب ہے کہ وہ اپنے نفس کی خواہشات کا غلام ہے۔ یہی وہ نکتہ ہے جسے سمجھنا ضروری ہے کہ شیطان سے زیادہ خطرناک انسان کی اپنی اندرونی کمزوریاں ہیں، جنہیں قابو میں رکھنا ضروری ہے۔

خود احتسابی کی ضرورت: رمضان المبارک ہمیں اپنے اعمال کا جائزہ لینے کا بہترین موقع فراہم کرتا ہے۔ اگر ہم اس مہینے میں بھی اپنی غلطیوں کو دہراتے رہیں، دوسروں کی حق تلفی کریں، بددیانتی اور بے ایمانی میں ملوث رہیں، تو پھر ہمیں سوچنا چاہیے کہ ان گناہوں کا سبب کون ہے؟ کیا واقعی شیطان؟ یا ہماری اپنی عادتیں اور رویے؟ اگر ہم غور کریں تو معلوم ہوگا کہ بہت سی برائیاں جو ہم لاشعوری طور پر کرتے ہیں، وہ ہمارے معمولات کا حصہ بن چکی ہیں۔ غیبت، جھوٹ، حسد، خودغرضی اور تکبر وہ بیماریاں ہیں جو شیطان کے بہکانے کے بغیر بھی ہمارے اندر جڑ پکڑ سکتی ہیں۔ یہ مہینہ ہمیں موقع دیتا ہے کہ ہم ان برائیوں کو ترک کریں اور اپنی زندگی کو حقیقی اسلامی تعلیمات کے مطابق ڈھالیں۔

رمضان کا اصل مقصد: اصلاح نفس: روزہ صرف بھوکا اور پیاسا رہنے کا نام نہیں، بلکہ اپنی روحانی اور اخلاقی اصلاح کا ذریعہ بھی ہے۔ نبی اکرمؐ نے فرمایا کہ بہت سے روزہ دار ایسے ہیں جنہیں ان کے روزے سے صرف بھوک اور پیاس کے سوا کچھ حاصل نہیں ہوتا۔ یہ سوچنے پر مجبور کرتا ہے کہ کیا ہمارا روزہ محض رسم ورواج کا حصہ ہے، یا ہم واقعی اس کے ذریعے اپنی روحانی اور اخلاقی اصلاح کر رہے ہیں؟ اگر ہم روزے کے دوران بھی بدگوئی، جھوٹ، غصہ اور بددیانتی سے نہیں بچتے تو پھر ہمارا روزہ صرف ایک رسم ہے، عبادت نہیں۔

شیطان سے حفاظت کیسے ممکن ہے؟

قرآن وحدیث کی روشنی میں، شیطان کے حملوں سے بچنے کے چند عملی اقدامات: جب بھی کوئی برا خیال آئے تو فوراً اللہ کا ذکر کریں اور استغفار پڑھیں، قرآن شیطان سے حفاظت کا بہترین ذریعہ ہے، خاص طور پر سورۃ البقرہ کی تلاوت شیطان کو بھگانے کا سبب بنتی ہے، نماز دل کو پاک کرتی ہے اور شیطانی وسوسوں سے بچاتی ہے، نیک لوگوں کے ساتھ رہنے سے انسان برائی سے بچتا ہے۔ روزانہ اپنے اعمال کا جائزہ لیں اور غلطیوں کو درست کرنے کی کوشش کریں۔

رمضان ہمیں یہ سکھانے آتا ہے کہ برائی صرف شیطان کی وجہ سے نہیں ہوتی، بلکہ ہماری اپنی کمزوریاں بھی ہمیں غلط راستے پر ڈال سکتی ہیں۔ اگر ہم چاہتے ہیں کہ شیطان ہماری زندگی پر اثر انداز نہ ہو تو ہمیں پہلے اپنے نفس کو قابو میں رکھنا ہوگا۔ اللہ سے مدد مانگنی ہوگی، قرآن وسنت کی روشنی میں اپنی زندگی گزارنی ہوگی اور خود کو بہتر بنانے کی مسلسل کوشش کرنی ہوگی۔

یہ مہینہ صرف عبادت کا نہیں، بلکہ تربیت کا ہے۔ اگر ہم نے اس سے سبق نہ سیکھا تو شیطان کے قید سے آزاد ہونے کے بعد ہمیں قابو پانے میں زیادہ مشکلات کا سامنا کرنا پڑے گا۔ لہٰذا، رمضان کو حقیقی معنوں میں گزاریں اور اپنی اصلاح کی جانب پہلا قدم بڑھائیں۔

□□□□□□□

رمضان کی قدر کیسے کریں؟

امداد الحق بختیار

رمضان المبارک کا مہینہ اللہ جل شانہ کی بڑی عظیم نعمت ہے۔ اللہ کے باتوفیق بندے ہی اس قدر جانتے ہیں اور اس کے انوار وبرکات سے پورے طور پر مستفید ہوتے ہیں؛ چنانچہ رسول اللہ ﷺ جب رجب کے مہینہ کا چاند دیکھتے تو یہ دعا فرمایا کرتے تھے:

اے اللہ ہمارے لیے رجب اور شعبان کے مہینوں میں برکت عطا فرما اور ہمیں رمضان کی مہینے تک پہنچا دیجئے۔ (مجمع الزوائد: ۴۷۷۴) رمضان سے دو مہینہ پہلے ہی اس کا انتظار اور اشتیاق وہی کرسکتا ہے جسے رمضان المبارک کی صحیح قدر وقیمت معلوم ہو۔ اگر ہم بھی چاہتے ہیں رمضان کی برکتوں سے محظوظ ہوں، تو ہمارے اوپر لازم ہے کہ اس مبارک مہینہ کی قدر کریں، اس مہینہ کے اعمال اور عبادات کو پورے اہتمام کے ساتھ ادا کریں، ادنی کوتاہی سے بھی مکمل احتیاط کی کوشش کریں، اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے فرمان کے مطابق یہ مقدس مہینہ ہمیں گزاریں، نفس اور شیطان سے دوری اختیار کریں۔ اور درج ذیل کاموں پابندی اور اچھے طریقے سے ادا کریں۔

(۱) روزہ کا اہتمام: رمضان المبارک کی سب سے بڑی عبادت روزہ رکھنا ہے، اللہ تعالی کا ارشاد ہے: اے ایمان والوں! تمہارے اوپر روزے اسی طرح فرض کیے گئے ہیں جیسے پچھلی امتوں پر فرض کیے گئے تھے: تاکہ تم تقوی اختیار کرو۔ (سورۃ بقرۃ: ۱۸۳) اور رسول اللہ ﷺ کا ارشاد گرامی ہے: یہ ایسا مہینہ ہے جس کے روزے اللہ نے فرض قرار دئے ہیں۔ (شعب الایمان، بیہقی، حدیث نمبر: ۳۳۳۶) رمضان کے روزوں کا ایک بڑا فائدہ یہ ہے کہ اس سے پچھلے تمام گناہ معاف ہوجاتے ہیں، آپ ﷺ کا ارشاد ہے: جو حضرات ایمان کی حالت اور ثواب کی نیت سے رمضان کے روزے رکھتے ہیں، ان کے گزشتہ سب گناہ معاف کردئے جائیں گے۔ (بخاری: ۳۸، مسلم: ۷۶۰) اسی طرح یہ روزے کل قیامت کے دن ہمارے لیے سفارش کریں گے اور جہنم کے عذاب سے بچانے میں اہم کردار ادا کریں گے (شعب الایمان، بیہقی، حدیث نمبر: ۳۳۳۶) رمضان المبارک کے روزوں کی قدر وقیمت اور اہمیت کا اندازہ آپ ﷺ کے اس مبارک ارشاد سے بھی لگایا جاسکتا ہے: جو شخص سفر یا بیماری جیسے کسی شرعی عذر کے بعد رمضان کا ایک روزہ بھی چھوڑ دے پھر اگر وہ اس کی قضاء کے طور پر عمر بھر بھی روزے رکھتا رہے تو رمضان کے چھوٹے ہوئے روزے کا حق ادا نہیں ہوسکتا۔ (ترمذی: ۷۲۳) ان تمام ارشادات نبوت سے یہ قیمتی ہدایت ملتی ہے کہ رمضان المبارک کے مہینہ میں تمام مسلمانوں کو روزوں کا اہتمام کرنا چاہیے۔ بغیر کسی عذر شرعی کے روزے قضا کرنا انتہائی درجہ کی محرومی ہوگی۔

(۲) گناہوں سے بچنا: رمضان المبارک میں سب سے اہم اور بنیادی چیز یہ ہے کہ ہم گناہوں سے مکمل پرہیز کریں، گناہوں کے ساتھ روزوں کی برکات اور رمضان کے انوار کا حقیقی لطف نہیں مل سکتا۔ آپ ﷺ کا ارشاد عالی ہے: جب کسی کا روزہ ہو تو وہ فحش اور گندی باتیں اور شور وشغب بالکل نہ کرے اور اگر کوئی دوسرا شخص اس سے الجھے اور غلط باتیں کرے پھر بھی روزہ دار اس سے کوئی سخت بات نہ کہے، بلکہ صرف اتنا کہہ دے کہ جناب! میرا روزہ ہے۔ (بخاری: ۱۹۰۴) اس ہدایت میں اشارہ ہے کہ روزہ کی خاص فضیلتیں اور برکتیں انہی کو حاصل ہوتی ہیں، جو گناہوں سے حتی کہ بری اور ناپسندیدہ باتوں سے بھی پرہیز کرتے ہیں۔ ہمیں اس بات کا بھی خیال رکھنا چاہیے کہ اللہ تبارک وتعالی ہمارے روزوں کی حفاظت کے لیے، سرکش شیاطین کو قید کردیتے ہیں، جہنم کے تمام دروازے بند کردیتے، یعنی شر کے تمام راستے بند کردیتے ہیں، جب اللہ کی طرف سے ہمارے روزوں کی حفاظت کا اتنا اہتمام ہے تو اگر ہم خود اپنے روزوں کو غلط چیزوں سے محفوظ نہ رکھ سکیں تو یہ کتنی بے غیرتی کی بات ہوگی۔

(۳) افطار کی اہمیت: رمضان کے مبارک مہینہ میں جہاں اپنے اور اپنے اہل خانہ کے لیے افطار کا انتظام کرنا باعث ثواب ہے، وہیں مسافروں، غریبوں اور راہگیروں کا بھی ہمیں خیال رکھنا چاہیے، یہ ایک بڑی فضیلت اور فائدے کی چیز ہے، اس فضیلت کو حاصل کرنے کا موقع ہمیں صرف رمضان کے مہینہ میں ہی پورے طور پر ملتا ہے، آپ ﷺ فرماتے ہیں: جس نے کسی روزے دار کو اس مہینہ میں افطار کرایا تو یہ اس کے لیے گناہوں سے مغفرت اور جہنم سے نجات کا ذریعہ ہوگا، نیز افطار کرانے والے کو روزے دار کے برابر ثواب دیا جائے گا اور روزے دار کے ثواب میں کوئی کمی بھی نہیں ہوگی۔ صحابہؓ نے سوال کیا: یارسول اللہ! ہم میں سے ہر ایک میں افطار کرانے کی استطاعت نہیں ہے (تو کیا غریب لوگ اس عظیم ثواب سے محروم رہیں گے؟) آپ ﷺ نے جواب دیا: اللہ تعالی یہ ثواب اس شخص کو بھی دے گا جو افطار کے لیے روزہ دار کو دودھ کی تھوڑی لسی یا تھوڑا پانی ہی پیش کردے، اس طرح آپ ﷺ نے فرمایا: لیکن جو کسی روزے دار کو پیٹ بھر کھانا کھلا دے اس کو اللہ تعالی میرے حوض کوثر سے ایسا سیراب کرے گا جس کے بعد اسے جنت میں داخلہ تک کبھی پیاس ہی نہیں لگے گی۔ (شعب الایمان، بیہقی، حدیث نمبر: ۳۳۳۶)

تراویح کی پابندی: رمضان المبارک کے مہینہ میں ایک اہم اور روزانہ ادا کی جانے والی عبادت تراویح کی نماز بھی ہے، نبی پاک ﷺ فرماتے ہیں: اللہ تعالی نے رمضان کی راتوں میں قیام یعنی تراویح کی نماز کو افضل عبادت مقرر کیا ہے۔ (شعب الایمان، بیہقی، حدیث نمبر: ۳۳۳۶) ایک دوسری حدیث میں یہ مضمون ہے: جو حضرات رمضان کی راتوں میں نفل یعنی تراویح کی نماز پڑھیں گے ان کے پچھلے سب گناہ معاف کردئے جائیں گے۔ (بخاری: ۳۷، مسلم: ۷۵۹) لہذا اختلاف کے ردعمل (Side Effect) سے متاثر ہوئے بغیر ہمیں رمضان کی راتوں کو تراویح اور تہجد سے زندہ رکھنا چاہیے، بیس رکعات تراویح کا اہتمام کرنا چاہیے، اسی پر صحابہ کا عمل تھا، اور اس وقت سے اب تک تقریبا 80 فیصد امت کا بھی اسی پر عمل ہے، یہاں میرا مقصود کسی کو غلط قرار دینا نہیں ہے، بس رمضان کی انمول ساعتوں کے پیش نظر ایک خیر خواہانہ دعوت عمل ہے۔ تاکہ زیادہ سے زیادہ نیکیاں ہمارے نامہ اعمال میں درج ہوسکیں۔

خیر خواہی کا مہینہ: اس مہینہ کی صحیح قدر اسی وقت ہوگی، جب ہم اس کے ایک ایک پیغام کو ملحوظ رکھیں اور ان پر عمل کرنے کی کوشش کریں، رمضان المبارک کی ایک بڑی صفت اور خاصیت یہ ہے کہ یہ ہمیں صبر، غم خواری اور خیر خواہی کی دعوت دیتا ہے، پیارے نبی کا مقدس ارشاد ہے: یہ صبر کا مہینہ ہے اور صبر کا بدلہ جنت ہے اور یہ غم خواری کا مہینہ ہے۔ (شعب الایمان، بیہقی، حدیث نمبر: ۳۳۳۶) یعنی ہمیں اس مہینہ میں طبیعت کے خلاف اور ناپسندیدہ باتوں کو بہت ہی تحمل کے ساتھ برداشت کرنا چاہیے، نیز اس لیے آپ ﷺ اس مہینہ میں کثرت سے سخاوت فرماتے تھے اور لوگوں پر خرچ کرتے تھے، اگرچہ آپ کی سخاوت پورے سال جاری رہتی تھی۔ (بخاری: ۶)

شب قدر کی تلاش: شب قدر بڑی انمول نعمت ہے، اللہ تعالی نے یہ مبارک رات صرف اس امت کو عطا کی ہے، غالب گمان یہی ہے کہ یہ رات رمضان کے مہینہ اور اس کے آخری عشرہ میں ہوتی ہے، اس رات کی فضیلت اور منفعت انتہائی عظیم ہے، اس رات کی عبادت کو اللہ تعالی نے اپنے مقدس کلام میں ہزار مہینہ کی عبادت سے بھی بہتر قرار دیا ہے (سورہ قدر) اسی مہینہ میں رسول اللہ ﷺ اس کی تلاش کے لیے اور اسے پانے کے لیے خصوصی اہتمام فرماتے تھے (متفق علیہ) اور امت کو بھی اس کی تاکید اور وصیت فرمائی ہے۔ (بخاری: ۲۰۲۰)

اعتکاف: رمضان کی خاص اور اپنی نوعیت کی ایک انوکھی عبادت اعتکاف ہے، رسول اللہ ﷺ پابندی سے اخیر عشرہ کا اعتکاف فرماتے تھے، اس خصوصی عبادت کی احادیث مبارکہ میں بڑی فضیلت آئی ہے، اس کا ایک بڑا فائدہ رسول اللہ ﷺ نے یہ بیان فرمایا ہے کہ اس کی وجہ سے انسان گناہوں سے محفوظ رہتا ہے اور اعتکاف کی وجہ سے جو عبادتیں وہ نہیں کرپاتا ان کا ثواب بھی اسے ملتا ہے، آپ ﷺ کا فرمان ہے: وہ اعتکاف کی وجہ سے گناہوں سے بچا رہتا ہے اور نیکی کرنے والے بندوں کی طرح اس کی نیکیاں جاری رہتی ہیں اور اس کے نامۂ اعمال میں لکھی جاتی رہتی ہیں۔ (ابن ماجہ: ۱۷۸۱) اعتکاف کی حقیقت یہ ہے کہ ہر طرف سے تعلق ختم کرکے بندہ اللہ کی طرف یکسو اور متوجہ ہوجائے، اس کے در پہ پڑ جائے اور بالکل علیحدہ ہوکر اس کی عبادت اور اس کے ذکر وفکر میں مشغول رہے۔ اعتکاف کے اپنے ذاتی فوائد اور فضائل کے ساتھ ایک اہم اور بڑا فائدہ یہ ہے کہ اس کی وجہ سے بندہ کو شب قدر مل جاتی ہے، اور وہ اس کی فضیلت اور ثواب سے بہرہ ور ہوتا ہے۔

قرآن اور رمضان: قرآن کریم کا رمضان المبارک کے مہینہ کے ساتھ خاص تعلق ہے، رمضان میں ہی قرآن نازل کیا گیا (سورہ بقرہ: ۱۸۵، سورہ قدر) اسی وجہ سے نبی ﷺ اس مبارک مہینہ میں قرآن کی تلاوت کا خاص اہتمام فرماتے تھے، حتی کہ آپ ﷺ جبریل امین کو رحمت والے اس مہینہ میں قرآن سناتے تھے (بخاری: ۶) لہذا ہم سب کو اس مقدس مہینہ میں کتاب الٰہی کے تعلق سے دو کام کرنے چاہیے: (۱) زیادہ سے زیادہ اس کی تلاوت کرنی چاہیے، بعض سلف سے مروی ہے کہ وہ اس مہینہ میں 60 سے 70 مرتبہ قرآن کریم ختم کرلیا کرتے تھے، ہمیں بھی کثرت تلاوت کا اہتمام کرنا چاہیے، (۲) دوسرا کام یہ کرنا چاہیے کہ علماء کی سرپرستی میں قرآن کو سمجھنے کی کوشش کرنی چاہیے، تاکہ اللہ کا پیغام اور اس کے احکام ہمیں معلوم ہوسکیں۔

رمضان کی قیمتی ساعتیں: رمضان المبارک کے فضائل، برکات، فوائد اور منافع کا تقاضہ یہ ہے کہ ہم اپنے آپ کو اس ماہ کے لیے بالکل فارغ کرلیں، صرف اور صرف عبادت میں زیادہ سے زیادہ وقت خرچ کریں، ایک ایک گھڑی کا حساب لگائیں، کوئی ساعت ضائع ہوجائے تو اس پر افسوس کریں، ایک مہینہ اللہ کے در پر پڑے رہیں، گیارہ مہینہ کے مسائل اللہ حل فرمادیں گے، اس کی قیمتی ساعتوں کا اندازہ اس بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ اس ماہ میں کسی بھی نفل کام کرنے پر فرض عبادت کا ثواب ملتا ہے، اور ایک فرض ادا کرنے پر ستر فرض کا ثواب ملتا ہے، اللہ کے نبی کا ارشاد گرامی ہے: اس مہینہ میں اللہ کی رضا اور اس کا قرب حاصل کرنے کے لیے کوئی غیر فرض عبادت (سنت یا نفل) ادا کرے گا تو اس کو دوسرے مہینوں کے فرضوں کے برابر ثواب ملے گا اور جو اس مہینہ میں فرض عبادت ادا کرے گا تو دوسرے مہینہ کے ستر فرضوں کے برابر ثواب ملے گا۔ (شعب الایمان، بیہقی، حدیث نمبر: ۳۳۳۶) لہذا ہمیں رمضان المبارک کیہر گھڑی میں کسی نہ کسی فرض، سنت یا نفل عبادت میں مشغول رہنا چاہیے، کوئی لمحہ اس سے خالی نہ جائے۔

جہنم سے نجات کا پروانہ: اس مہینہ کی ایک بڑی کشش اور عظیم فائدہ یہ ہے کہ اس مہینہ میں اللہ تعالی اپنے نیک بندوں کو مغفرت عطا فرماتے ہیں، انہیں جہنم سے چھٹکارا اور نجات کا پروانہ عطا فرماتے ہیں، اور ایسا نہیں ہے کہ یہ قیمتی نعمت بلکہ انسانی زندگی کا سب سے بڑا مقصد مشکل سے ہاتھ آتا ہے، بلکہ بارش کی طرح اللہ کی طرف سے مغفرت کے پروانے نازل ہوتے ہیں، ذرا سی محنت اور کوشش سے بھی یہ عظیم نعمت حاصل ہوسکتی ہے، آسانی کے ساتھ اس نعمت کے حصول کا اندازہ پیارے نبی ﷺ کے اس ارشاد سے بھی لگایا جاسکتا ہے جس میں آپ ﷺ جبریل امین کی اس بد دعا پر "آمین" فرماتے ہیں، جس میں وہ کہتے ہیں: "جسے رمضان کا مہینہ ملا، اور اس کی مغفرت نہ ہوسکی اور جہنم میں داخل کیا گیا، اللہ تعالی اسے اپنی رحمت سے دور فرمائے" اگر یہ نعمت دشواری سے ملتی تو نہ جبریل امین ایسی بد دعا دیتے اور نہ ہی رحمۃ للعالمین ﷺ اس پر آمین کہتے۔ (صحیح ابن حبان: ۹۰۷)

کیا ہم نے رمضان کی قدر کی؟ یہ ایک اہم سوال ہے کہ رمضان کا مہینہ گزرنے کے بعد ہمیں کیسے معلوم ہوگا کہ ہم نے رمضان کی قدر کی یا نہیں؟ اس کے فوائد اور برکات ہمیں حاصل ہوئے یا نہیں، اس اہم سوال کے جواب کا اہم پیمانہ خود اللہ تعالی نے بیان فرمایا ہے: "لعلکم تتقون" (سورۃ بقرۃ: ۱۸۳) یعنی رمضان اور روزہ کا مقصد ہے تقوی کا حصول، تو ہمیں یہ دیکھنا چاہیے کہ رمضان کے بعد ہماری زندگی میں تقوی آیا یا نہیں؟ اس کو آسان الفاظ میں اس طرح بھی سمجھ سکتے ہیں کہ رمضان گزرنے کے بعد بھی اگر ہماری زندگی پہلے کی طرح ہی گناہوں میں رہی، کوئی تبدیلی نہیں آئی تو اس کا مطلب ہے کہ ہم نے رمضان کی کما حقہ قدر نہیں کی، اس کے مکمل فوائد ہمیں حاصل نہ ہوسکے۔ اور اگر رمضان کے بعد ہماری زندگی کا ورق پلٹ گیا، ہم عبادتوں کا اہتمام کرنے لگے، گناہوں سے بچنے لگے، حقوق ادا کرنے لگے، نبی ﷺ کی سنت کی پیروی کرنے لگے، ہماری روزمرہ کی زندگی میں ایک اچھی تبدیلی آگئی، تو یہ بالکل کھلی اور واضح علامت ہے کہ ہمارا رمضان قبول ہوا، ہم نے اس کی قدر کی اور اس کے فوائد، ثمرات اور برکات سے بہرہ ور ہوگئے۔ اللہ جل شانہ ہم سب کو رمضان کی کما حقہ قدر کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور اس کے انوار اور برکات سے مستفید فرمائے۔ (آمین)

"یہ بات ہمارے لیڈران کیوں نہیں سمجھتے؟"

اگر ہمیں معلوم ہوجائے کہ ہمارے بعد دنیا ہمیں کن الفاظ میں یاد کرے گی تو ہم بھی الفریڈ نوبل کی طرح اپنا قبلہ درست کرلیں گے۔ الفریڈ نوبل ۲۱ اکتوبر ۱۸۳۳ء کو سویڈن کے شہر اسٹاک ہوم میں پیدا ہوا، یہ پانچ بھائیوں میں سب سے تیز، ذہین اور شرارتی تھا اور تعلیم میں اپنے بھائیوں سے آگے بھی تھا۔ اس کا والد روس کی اسلحہ ساز کمپنی کیلئے کام کرتا تھا، اٹھارہ برس کی عمر میں وہ امریکہ چلا گیا، کیمسٹری میں مہارت حاصل کرنا شروع کی، اس کا استاد جان ایرکن تھا جس نے پہلا جدید امریکی بحری جنگی جہاز ڈیزائن کیا تھا۔ وہ چار برس کیمسٹری پڑھتا رہا اور پھر سویڈن واپس آکر خود کو دھماکہ خیز مواد کی تحقیق کیلئے وقف کردیا۔ وہ روزانہ بیس بائیس گھنٹے کتابوں اور تجربات میں الجھتا رہتا، اس کی لیب میں انتہائی خطرناک کمپاؤنڈز اور آلات ہوتے، وہ خطرناک ترین دھماکہ خیز مواد بنانے کا شوقین تھا اور یہ سب وہ موت سے صرف چند سنٹی میٹرز کے فاصلے پر کررہا تھا۔ تین ستمبر ۱۸۶۴ء کے روز اس کی لیب دھماکے سے گونج اٹھی اور اس کے پانچ معاون ہلاک ہوگئے، ان میں الفریڈ نوبل کا چھوٹا بھائی بھی تھا، لیکن یہ موت بھی اسے جنون سے بعض نہ رکھ سکی اور چند ہی برسوں میں اس نے خطرناک ترین ہتھیار بنا ڈالا اور اس کا نام "ڈائنامائٹ" رکھا گیا اور پھر اس "ڈائنامائٹ" نے اسے دولت اور شہرت کی بلندیوں پر لا کھڑا کیا، دنیا بھر کے ممالک اور اسلحہ ساز کمپنیاں اس کے گھر پہنچ گئیں، اس نے درجنوں ممالک سے ایک معاہدہ کیا اور دنیا کے سینکڑوں کارخانوں میں بیک وقت "ڈائنامائٹ" کی تیاری شروع ہوگئی، اس نے کل تین سو پچپن ایجادات کیں لیکن "ڈائنامائٹ" اس کی سب سے معروف ایجاد تھی۔ ۱۸۸۸ء تک اس کی پہچان ایک موت کے سوداگر کی تھی لیکن پیرس کی ایک سفر نے اس کی زندگی بدل دی۔ کینز فرانس کا ایک خوبصورت شہر ہے یہ سیاحوں کی جنت ہے اور ہر سال یہاں ورلڈ فلم فیسٹیول بھی منعقد ہوتا ہے، وہ ۱۸۸۸ء میں تفریح کیلئے یہاں آیا، ایک روز اس نے اخبارات میں اپنی موت کی خبر پڑھی جو کسی غلط فہمی کی وجہ سے چھپ گئی تھی، تاہم اصل خبر یہ نہیں تھی کہ وہ مر چکا تھا بلکہ یہ تھی کہ شہ سرخیوں میں اسے کن الفاظ میں یاد کیا گیا تھا۔ ایک اخبار نے سرخی لگائی "موت بانٹنے والا خود ہی موت کا شکار ہوگیا"، دوسرے اخبار نے لکھا "موت کا سوداگر بے موت مرگیا"۔ الفریڈ نوبل کی ساری زندگی سائنسی ایجادات اور تجربات میں گذری تھی، وہ خود کو بہت بڑا سائنسداں سمجھتا تھا، اس کا خیال تھا دنیا اسے اچھے نام سے یاد کرتی ہوگی لیکن اپنے بارے میں یہ شہ سرخیاں دیکھ کر اسے خوف محسوس ہونے لگا، اس نے اپنا امیج تبدیل کرنے کا فیصلہ کرلیا، یہ خبریں اسے احساس دلا رہی تھی کہ وہ کتنا برا شخص ہے اور دنیا اسے مرنے کے بعد کن لفظوں میں یاد کررہی ہے۔ اسی وقت اس نے ایک تاریخی فیصلہ کرلیا، اس نے تباہی کی مزید تخلیق سے توبہ کرلی، اسی وقت بارود اور جنگی مواد کے سارے کے سارے آرڈر کینسل کیے اور قلم اٹھایا اور وصیت لکھ ڈالی۔ اس نے لکھا مرنے کے بعد میری ساری دولت ان ذہین لوگوں کے نام ہے جو دنیا میں امن کیلئے کام کرتے ہیں اور دنیا کا جو بھی شخص فیزیکس، کیمسٹری، طب اور ادب میں غیر معمولی کارکردگی دکھائیگا اسے ایوارڈ اور خطیر رقم دی جائیگی۔ اس نے فیصلہ کرلیا کہ آج سے وہ دنیا کی تباہی اور بربادی کے بجائے امن وسکون کے قیام کیلئے کام کریگا تاکہ مرنے کے بعد دنیا اسے اچھے نام سے یاد کرے اور لوگ اسے باعث ندامت نہیں بلکہ باعث فخر سمجھے۔ جی ہاں یہ وہی شخص جسے دنیا آج الفریڈ برنارڈ نوبل کے نام سے جانتی ہے اور جس کے نام کا نوبل ایوارڈ ہر سال اس شخص کو ملتا ہے جو فزیکس، کیمسٹری، طب، لٹریچر اور امن پر کام کرتے ہیں۔ قارئین محترم! نوبل پرائز دینے کا جو سلسلہ ۱۹۰۱ء سے شروع ہوا تھا آج تک جاری ہے، ۱۹۰۱ء سے لیکر اب تک نہ جانے کتنے لوگ اور کتنی تنظیمیں غیر معمولی کاوشوں پر یہ پرائز حاصل کرچکی ہیں۔ اب آپ الفریڈ نوبل کو دیکھیں اور اس کے بعد اپنے ملک، اپنے شہر، اپنے خاندان اور اپنے دائیں بائیں جھانکیں آپ کو شاید ہی ایسا شخص ملے جسے یہ فکر ہو کہ اس کے مرنے کے بعد دنیا اسے کن الفاظ میں یاد کریگی۔ آپ حکمرانوں، سیاستدانوں، تاجروں اور امیروں کو دیکھ لیں کہ فکر ہے کہ دنیا ان کے بارے میں کیا سوچ رہی ہے، سب کو زیادہ سے زیادہ مال بنانے، تجوریاں بھرنے اور پیسہ بیرون ملک کے بینکوں میں جمع کرانے کی فکر میں ادھ موا کر رکھا ہے۔ آپ مودی اور یوگی کو دیکھ لیں دس برس سے اقتدار کے مزے لوٹتا آرہا ہے، اپنے ہی ملک کے عوام کو ذات پات کے نام پر، دھرم اور مذہب کے نام پر لڑوا رہا ہے۔ آج ملک کی حالت اتنی خستہ ہوگئی ہے اس کی ان لوگوں کو کوئی فکر نہیں ہے، ان کو فکر ہے تو بس اپنی کرسی کی، اپنی اقتدار کی، غریبوں پر ظلم وستم ڈھانے کی اور ہندوستانی عوام کی محنت کی کمائی سے اپنی تجوریوں کو بھرنے کی، انہیں یہ فکر نہیں ہے کہ لوگ انہیں کن القاب سے یاد کرتے ہیں، انہیں فکر صرف اپنی وزارت بچانے کی ہوتی ہے، یہی وجہ ہے کہ ملک میں جب کوئی بڑا حادثہ پیش آتا ہے تو یہ لوگ عوام کو ہندو مسلمان اور مندر مسجد میں الجھا کر ان حادثات کا قصہ بھلا دیتے ہیں۔ آج دیکھیں ملک میں اسپتالوں اور تعلیمی اداروں کی حالت میں رتی بھر کوئی فرق نہیں لاسکے لیکن تقریریں اور بیانات میں وہ یہی کہتے نظر آئینگے کہ میں نے عوام کی تقدیر بدل دی، جب کہ ایسا کچھ بھی نہیں ہے۔ آج بھی ہمارے ملک کے سیاستدانوں کے حلقے میں گٹر ابل رہے ہیں، سڑکیں ٹوٹ چکی ہیں، نلوں میں گدلا پانی آرہا ہے، سرکاری اسکولوں میں خچر بندھے ہیں لیکن ان کو کوئی پرواہ نہیں، سارا زور البتہ ان لوگوں کا بس یہی ہے کہ اپوزیشن کو نیچا دکھایا جائے انہیں بددیانت ثابت کیا جائے۔ ان لوگوں نے ملک کو اپنی جاگیر اور یہاں کے عوام کو اپنا غلام سمجھ رکھا ہے، خدا جانے وہ دن کب آئیگا جب انہیں یہ خیال آئیگا کہ ہم نے صرف دولت کی محل ہی نہیں بلکہ اپنی وہ ساکھ بھی بچانی ہے جس کی بنیاد پر دنیا ہمیں بھی کل کو اچھے لفظوں میں یاد کرے۔ یہ بات ایک صدی قبل اگر الفریڈ نوبل سمجھ گیا تھا تو آج یہ سیاستدان کیوں نہیں سمجھ سکتے۔ یہ کیوں نہیں سدھر سکتے۔ آخر میں صرف اتنا ہی کہنا چاہونگا کہ یہ بات ہمارے لیڈران کیوں نہیں سمجھتے جیسا کہ الفریڈ نوبل کو سمجھ میں آگیا تھا۔ کاش آج ہمارے ملک کے تمام لیڈروں کو یہ بات سمجھ میں آجائے تو آج ہندوستان کا نقشہ ہی کچھ اور ہو۔

پاکستان: مسافر ٹرین اغوا، 500 مسافر سوار، ہسپتالوں میں ایمرجنسی نافذ

بلوچستان میں ملک دشمنوں کی جانب سے بدامنی پھیلانے کا سلسلہ جاری ہے، تازہ واقعے میں صوبائی دارالحکومت کوئٹہ سے خیبر پختونخوا کے دارالحکومت پشاور جانے والی ٹرین (جعفر ایکسپریس) پر نامعلوم دہشتگردوں نے مچھ میں فائرنگ کی ہے، ٹرین میں 500 مسافر سوار ہیں۔ ڈان نیوز کے مطابق بلوچستان میں دہشتگردی کا تازہ واقعہ مچھ میں گڈا لار اور پیرو کنری کے درمیانی علاقے میں پیش آیا ہے، جہاں کوئٹہ سے پشاور جانے والی جعفر ایکسپریس پر فائرنگ کی گئی، جس کے نتیجے میں ٹرین ڈرائیور زخمی ہوگیا۔ ریلوے ذرائع کا کہنا ہے کہ سبی کے تمام ہسپتالوں میں ایمرجنسی نافذ کروی گئی ہے اور سیکیورٹی فورسز کی بھاری نفری طلب کرلی گئی ہے۔ کنٹرولر ریلوے محمد کاشف جعفر ایکسپریس 9 بوگیوں پر مشتمل ہے، 500 کے قریب مسافر سوار ہیں، ٹرین کو 8 نمبر ٹنل میں مسلح افراد نے روک لیا تھا، مسافروں اور عملے سے رابطے کی کوشش کی جارہی ہے۔ دوسری جانب ریلوے ذرائع نے 'ڈان' کو بتایا کہ پشاور جانے والی جعفر ایکسپریس پر ضلع بولان کے علاقے مشقف کے قریب مسلح افراد نے حملہ کیا، ریلوے حکام نے کوئٹہ سے آنے والی مسافر ٹرین پر مسلح حملے کی تصدیق کی ہے۔ ریلوے حکام کے مطابق فائرنگ سے ٹرین کا ڈرائیور زخمی ہوا، سیکیورٹی فورسز موقع پر پہنچ گئیں اور بھاری فائرنگ کا سلسلہ جاری ہے۔ ترجمان بلوچستان حکومت کا کہنا ہے کہ کوئٹہ سے پشاور جانے والی جعفر ایکسپریس پر گڈالر اور پیرو کنری کے درمیان شدید فائرنگ کی اطلاعات ملی ہیں۔ ترجمان بلوچستان حکومت شاہد رند کے مطابق سبی کے ہسپتالوں میں ایمرجنسی نافذ کردی گئی ہے، ایمبولینسز جائے وقوعہ کی جانب روانہ کردی گئی ہیں، پہاڑی اور دشوار گزار علاقہ ہونے کے باعث جائے وقوعہ تک رسائی میں مشکلات پیش آرہی ہیں، محکمہ ریلوے کی جانب سے امدادی ٹرین جائے وقوعہ پر روانہ کردی گئی ہے۔ ترجمان نے کہا کہ سیکورٹی فورسز مذکورہ علاقے کی جانب روانہ ہوچکی ہیں، واقعے کی نوعیت اور ممکنہ دہشت گردی کے پہلوؤں کا جائزہ لیا جا رہا ہے، ابتدائی اطلاعات کے مطابق واقعہ دہشت گردی کا شاخسانہ ہوسکتا ہے، تاہم ابھی ابتدائی تحقیقات شروع کی جائیں گی۔ حکومت بلوچستان نے تمام متعلقہ اداروں کو ہنگامی اقدامات کی ہدایت کی ہے، کہا گیا ہے کہ تمام ادارے متحرک ہیں، عوام پرامن رہیں اور افواہوں پر کان نہ دھریں۔ ادھر جعفر ایکسپریس پر فائرنگ کے بعد سول ہسپتال کوئٹہ میں بھی ایمرجنسی نافذ کر دی گئی ہے۔ ترجمان محکمہ صحت بلوچستان ڈاکٹر وسیم بیگ سول ہسپتال کوئٹہ کا کہنا ہے کہ تمام کنسلٹنٹس، ڈاکٹرز، فارماسسٹس، اسٹاف نرسز اور پیرامیڈیکل اسٹاف کو ہسپتال میں طلب کرلیا گیا ہے۔ دوسری جانب سوشل میڈیا پر ایک کالعدم تنظیم کی جانب سے جعفر ایکسپریس پر فائرنگ کے واقعہ کی ذمہ داری قبول کرنے کی اطلاعات زیر گردش ہیں، تاہم ان کی تصدیق نہیں ہوسکی۔ واضح رہے کہ صوبہ بلوچستان اور خیبر پختونخوا حالیہ کچھ عرصے سے دہشتگردوں کے نشانے پر آگئے ہیں، تاہم سیکیورٹی فورسز نے اس دوران کئی اہم دہشتگردوں کو گرفتار کرکے کئی منصوبے ناکام بھی بنائے ہیں۔ یاد رہے کہ رواں ہفتے حب میں جیولری شاپ پر فائرنگ کرکے 3 افراد کو قتل کیا گیا، خضدار میں گاڑی پر فائرنگ کرکے جمعیت علمائے اسلام (ف) کے رہنماؤں غلام سرور اور مولوی امان اللہ کو گھات لگا کر نشانہ بنایا گیا، دہشتگردوں نے کوسٹل ہائی وے پر ایک درجن کے قریب باؤزر اور گاڑیاں نذر آتش کردی تھیں، اسی طرح خضدار کی تحصیل نال بازار میں دھماکے میں 4 افراد جاں بحق ہوگئے تھے۔ سیکیورٹی ذرائع نے بتایا تھا کہ بلوچستان میں آپریشن کے بعد 4 دہشت گرد گرفتار کرلیے گئے تھے، افغانستان سے پاکستان میں دراندازی کے مزید شواہد سامنے آئے تھے۔

راجہ کی حمایت کرنے والی سیاسی جماعتوں نے کہا 'ہم راج شاہی نظام کی واپسی کا مطالبہ نہیں کرتے'

کاٹھمنڈو، 11 مارچ (ہ س)۔ نیپال کے سابق راجہ کی حمایت میں عوام کے سڑکوں پر آنے کے بعد راجہ کی حمایت کرنے والی سیاسی جماعتوں نے واضح کیا ہے کہ وہ راج شاہی حکومت کا مطالبہ نہیں کر رہے ہیں بلکہ صرف راجہ کو تسلیم کرنے کا مطالبہ کر رہے ہیں۔ اس تحریک کے بعد سوال اٹھ رہے ہیں کہ کیا نیپال میں راج شاہی دوبارہ لوٹنے والی ہے؟ راشٹریہ پرجاتنتر پارٹی کے سینئر لیڈر اور ایم پی، پشوپتی شمشیر رانا، جنہوں نے راجہ کی حمایت میں تحریک کی قیادت کی، کہا کہ ہم سب نے ملک میں کثیر الجماعتی جمہوری نظام کو قبول کیا ہے۔ یہ نیپال کے لیے بہترین حکمرانی کا نظام ہے۔ انہوں نے کہا کہ جمہوریت کو راج پاٹھ سے بدلنا ہمارا ایجنڈا نہیں ہے۔ ہم صرف یہ چاہتے ہیں کہ راج شاہی کو ثقافتی پہچان ملے۔ ہمارا راجہ کو ولی کی حیثیت سے عزت دینے کا مطالبہ ہے۔ اسی طرح راجہ نواز لیڈر کمل تھاپا نے بھی آج ایک بیان جاری کرتے ہوئے کہا کہ راج شاہی کبھی بھی جمہوریت کا متبادل نہیں ہوسکتی۔ سابق نائب وزیر اعظم کمل تھاپا نے اپنے بیان میں کہا ہے کہ نیپالی عوام ملک میں دوبارہ آمرانہ حکمرانی نہیں چاہتے۔ ہمیں جمہوریت پر مکمل یقین ہے۔

تھاپا نے یہ بھی کہا کہ تمام سیاسی جماعتوں کو اکٹھا ہونا چاہیے اور راج شاہی کے ثقافتی کردار پر اتفاق رائے پیدا کرنا چاہیے۔ سابق راجہ گیانیندر شاہ کے کمیونیکیشن سیکریٹری پھنیندر پاٹھک نے کہا ہے کہ راجہ کی اپنی کوئی خواہش نہیں ہے۔ ملک کے عوام فیصلہ کریں گے کہ انہیں کیا کردار دیا جائے۔ پاٹھک نے کہا کہ مختصر عرصے میں جب تخت ہندوستان کے ماتحت تھا اس وقت کے تمام اعلی رہنماؤں نے راجہ کو ثقافتی حقوق دینے کا وعدہ کیا تھا لیکن بعد میں انہیں مکمل طور پر نظرانداز کردیا گیا۔ ان کا کہنا ہے کہ اب نیپال کے عوام کو یہ فیصلہ کرنے دیا جانا چاہیے کہ وہ کس قسم کی راج پاٹھ چاہتے ہیں۔

اسرائیل کیخلاف احتجاج، امریکی عدالت نے فلسطینی طالبعلم کی ملک بدری روک دی

واشنگٹن: امریکہ کی ایک عدالت نے اسرائیل کے خلاف احتجاج پر کولمبیا سے گرفتار کیے گئے فلسطینی طالب علم کو ملک بدر نہ کرنے کا حکم دیا ہے۔ برطانوی خبر رساں ادارے روئٹرز کے مطابق گرین کارڈ ہولڈر محمد خلیل نے کولمبیا یونیورسٹی میں غزہ جنگ کی وجہ سے اسرائیل کے خلاف احتجاجی مہم چلائی تھی اور ان کو سینچر کو صدر ڈونلڈ ٹرمپ کے حکم پر شروع کیے گئے کریک ڈاؤن کے تحت پکڑا گیا۔ اس گرفتاری کے بعد ڈونلڈ ٹرمپ کا کہنا تھا کہ 'مزید گرفتاریاں بھی ہوں گی۔' محمد خلیل کو ملک سے نکالنے کی کوشش پر ان کی فیملی نے عدالت سے رجوع کر لیا تھا اور عدالت نے ملک بدری کو عارضی طور پر روکتے ہوئے اگلی سماعت کے لیے بدھ کا روز مقرر کیا ہے۔ ریکارڈ کے مطابق گرفتاری کے بعد محمد خلیل کو لوئیزینا کی جیل میں بھجوا دیا گیا اور ملک بدر کرنے کے پراسس پر عمدرآمد شروع کر دیا گیا تھا۔ اس کے بعد نیو یارک شہر میں طالب علم کے حق میں احتجاج بھی دیکھنے میں آیا جبکہ اٹارنی جنرل اور سول لبرٹیز یونین نے بھی اس گرفتاری کی مذمت کرتے ہوئے اسے 'آزادی اظہار رائے پر حملہ' قرار دیا ہے۔ ایک عینی شاہد کا کہنا ہے کہ مین ہیٹن میں سینکڑوں کی تعداد میں نکلنے والے مظاہرین اور پولیس کے درمیان ایک چھوٹی جھڑپ بھی ہوئی جس میں ایک شخص کو گرفتار کیا گیا۔ محمد خلیل جو امریکہ میں قانونی طور پر مستقل رہائش کا سٹیٹس رکھتے ہیں، وہ کولمبیا میں فلسطین کے حق میں چلائی جانے والی اس تحریک میں نمایاں رہے جس کے تحت امریکہ اور دنیا بھر کے کیمپس میں مظاہروں کا آغاز کیا گیا تھا۔ ٹرمپ نے سوشل میڈیا پر محمد خلیل کو حماس کا سخت گیر حامی قرار دیا ہے۔ پیر کو ہونے والی سماعت کے موقع پر ضلعی عدالت کے جج جیسی فورمن نے ڈی پورٹیشن کے عمل کو 'عدالت کے اگلے احکامات آنے تک' روکنے کا حکم جاری کیا۔ محمد خلیل کے وکیل نے عدالت پر زور دیا کہ انہیں واپس نیو یارک بھجوایا جائے۔ انہوں نے انتظامیہ پر الزام لگایا کہ وہ انہیں نیو یارک سے دور بھیج کر قانونی مدد کے پراسس سے دور کرنا چاہتی ہے۔ اس گرفتاری کے بعد ڈونلڈ ٹرمپ نے سوشل میڈیا پر ایک پوسٹ میں لکھا کہ 'یہ تو آغاز ہے، مزید گرفتاریاں بھی ہونے والی ہیں۔' ٹرمپ انتظامیہ کی جانب سے محمد خلیل پر کسی جرم کا الزام عائد نہیں کیا گیا مگر ٹرمپ نے لکھا کہ 'امریکہ میں ان کی موجودگی قومی اور خارجہ پالیسی کے مفادات کے خلاف ہے۔' طلبہ کا کہنا ہے کہ محمد خلیل کی گرفتاری سے قبل امیگریشن کے ایجنٹس جمعرات کو کیمپس کے قریب دیکھے گئے اور یہ ٹرمپ کے اس اعلان سے ایک روز قبل ہوا جس میں کہا گیا تھا کہ اداروں کو ملنے والی چار بلین کی گرانٹ کی منسوخی کا حکم بھی شامل تھا۔ یونیورسٹی کی لیبر یونین سے وابستہ دیگر طلبہ کا کہنا ہے کہ فیڈرل ایجنٹس ایک اور غیر ملکی طالب علم کو بھی گرفتار کرنے کی کوشش کر رہی ہے۔ ہوم لینڈ ڈیپارٹمنٹ اور امیگریشن ڈیپارٹمنٹ نے اس الزام کا جواب دینے سے انکار کیا جبکہ محکمہ خارجہ کا کہنا ہے کہ امریکی قوانین کے تحت ویزہ ریکارڈ ایک خفیہ چیز ہے اس لیے محکمہ کوئی تبصرہ نہیں کر سکتا۔

زیلنسکی نے ٹرمپ کے ساتھ گرما گرمی پر معافی مانگ لی، امریکی نمائندہ خصوصی کا دعویٰ

واشنگٹن: مشرق وسطی کے لیے امریکا کے نمائندہ خصوصی اسٹیو وٹکوف نے 'فاکس نیوز' کو ایک انٹرویو میں دعوی کیا ہے کہ یوکرینی صدر ولادیمیر زیلنسکی نے وائٹ ہاؤس میں امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ کے ساتھ گرما گرم بحث پر معافی مانگ لی ہے۔ دی کیف انڈیپنڈنٹ میگزین کے مطابق وٹکوف اس امریکی وفد کا حصہ ہیں جو آج (11 مارچ کو) سعودی عرب میں یوکرین کے حکام سے ملاقات کرے گا، یہ وفد وائٹ ہاؤس میں جھڑپ کے بعد دونوں ممالک کے درمیان پہلے اعلی سطح کے مذاکرات میں شریک ہوگا۔ وٹکوف نے انٹرویو میں بتایا کہ زیلنسکی نے امریکی صدر کو ایک خط بھیجا اور اوول آفس میں پیش آنے والے پورے واقعے پر معافی مانگی، مجھے لگتا ہے کہ یہ ایک اہم قدم تھا۔ وائٹ ہاؤس کے اعلی عہدیداروں نے 28 فروری کو اوول آفس میں 'تصادم' کے بعد یوکرین کے صدر زیلنسکی سے معافی مانگنے کا مطالبہ کیا تھا، جس کے بعد زیلنسکی نے 4 مارچ کو مصالحتی بیان جاری کیا، اس بیان میں واقعے کو 'افسوس ناک' قرار دیتے ہوئے کہا گیا تھا کہ وہ ٹرمپ کی 'مضبوط قیادت' کے تحت امن کے لیے کام کرنے کو تیار ہیں۔ یہ واضح نہیں ہے کہ آیا وٹکوف اس بیان کو معافی کے طور پر بیان کر رہے تھے یا زیلنسکی اور ٹرمپ کے درمیان دیگر کسی رابطے کا حوالہ دے رہے تھے۔ اسٹیو وٹکوف نے یہ بھی کہا کہ اس واقعے کے بعد سے یوکرین، امریکا اور یورپی حکام کے درمیان بات چیت جاری ہے اور اس امید کا اظہار کیا کہ سعودی عرب میں مذاکرات واشنگٹن اور کیف کے درمیان تباہ شدہ معدنیات کے معاہدے کو بحال کر سکتے ہیں۔ اسٹیو وٹکوف نے کہا کہ میں اسے ترقی کے طور پر بیان کرنا چاہتا ہوں، مجھے امید ہے کہ کوئی معاہدہ ہو جائے گا، توقع ہے کہ مذاکرات کے دوران دونوں فریق خاطر خواہ پیش رفت کریں گے۔ ان کا کہنا تھا کہ 'میز پر جو کچھ ہے جس پر بات کرنا اہم ہے وہ واضح طور پر یوکرین کے لیے سیکیورٹی پروٹوکول ہیں، وہ اس کی پرواہ کرتے ہیں، یہ پیچیدہ چیزیں نہیں۔' انہوں نے کہا کہ سب کچھ میز پر رکھنے، ہر ایک کو اس بارے میں شفاف ہونے کی ضرورت ہے کہ ان کی توقعات کیا ہیں، اس کے بعد ہم اس بارے میں بات چیت کر سکتے ہیں کہ کس طرح ہم سمجھوتے تک پہنچ سکتے ہیں۔ وائٹ ہاؤس میں جھڑپ کے بعد یوکرین اور امریکا کے تعلقات انتہائی نچلی سطح پر پہنچ گئے تھے، کیونکہ واشنگٹن نے کیف کو فوجی امداد روک دی تھی اور اہم انٹیلی جنس معلومات کا تبادلہ بند کر دیا تھا، اسٹیو وٹکوف نے اس سے قبل انٹرویو میں دعوی کیا تھا کہ امریکا نے دفاعی مقاصد کے لیے ضروری انٹیلی جنس معلومات کا تبادلہ بند نہیں کیا ہے۔ فوجی امداد پر پابندی کو ٹرمپ کی اپنی پارٹی کے ارکان کی جانب سے بھی تنقید کا نشانہ بنایا گیا ہے، ریپبلکن سینیٹر لنڈسے گراہم نے کہا کہ روس کی جنگ کے دوران یوکرین سے امداد واپس لینا 'افغانستان سے بھی بدتر' ہوگا۔ امریکی وزیر خارجہ مارکو روبیو نے کہا ہے کہ اگر سعودی عرب کے مذاکرات کامیاب ہو جاتے ہیں تو واشنگٹن، یوکرین کو فوجی امداد دوبارہ شروع کر سکتا ہے۔

چین کو تکنیکی طاقت میں بدلنے، ترقی کا ہدف حاصل کرنے کیلئے اخراجات میں اضافے کا فیصلہ

بیجنگ: چین کے رہنماؤں نے گزشتہ ہفتے دنیا کی دوسری سب سے بڑی معیشت (چین) کو ابھرتے ہوئے چیلنجز سے نمٹنے کے اپنے منصوبے کا انکشاف کرتے ہوئے ملک کو تکنیکی طاقت میں تبدیل اور ترقی کے پرعزم ہدف کو حاصل کرنے کے لیے اخراجات میں اضافہ کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ امریکی نشریاتی ادارے سی این این کے مطابق بیجنگ میں چین کی مقننہ اور اعلی سیاسی مشاورتی ادارے نیشنل پیپلز کانگریس کے ایک ہفتے تک جاری رہنے والے 'دو اجلاسوں' میں شرکت کے لیے جمع ہونے والے ہزاروں مندوبین منگل کو متفقہ طور پر اس منصوبے کی منظوری کے لیے ووٹ دیں گے۔ چینی صدر شی جن پنگ کے لیے ان اقدامات کو درست بنانا ان کے مفاد میں ہے۔ بیجنگ کو بہت سے ملکی مسائل کو حل کرنے کی ضرورت درپیش ہے جن میں ریئل اسٹیٹ بحران، مقامی حکومت کے اعلی قرضے اور صارفین کی کمزور طلب شامل ہیں، جب کہ امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ کی جانب سے چینی درآمدات پر محصولات میں اضافے اور چین میں امریکی سرمایہ کاری پر وسیع کنٹرول کی دھمکی کے ساتھ امریکا کی طرف سے بڑھتے ہوئے معاشی دباؤ کا سامنا ہے۔ نئے اعداد و شمار سے پتا چلتا ہے کہ فروری میں چین میں کنزیومر پرائس 13 ماہ میں اپنی کم ترین سطح پر گر گئی، جس سے معیشت پر مسلسل افراط زر کے دباؤ کی نشاندہی ہوتی ہے۔ چینی رہنماؤں نے آنے والے چیلنجز کے بارے میں کھل کر بات کی، یہاں تک کہ انہوں نے چین کے مستقبل پر اعتماد کا اظہار کیا، چین کے وزیر اعظم لی چیانگ نے نیشنل پیپلز کانگریس (این پی سی) کے افتتاح کے موقع پر کہا تھا کہ ملک کی ترقی کا ہدف تقریباً 5 فیصد ہے جو مشکلات سے نمٹنے اور اسے پورا کرنے کے لیے سخت محنت کرنے کے ہمارے عزم کی عکاسی کرتا ہے۔

چین کا یہ اجتماع زیادہ تر سیاسی تقریبات کے بارے میں ہے، کیونکہ فیصلہ سازی کی حقیقی طاقت چین کی حکمران کمیونسٹ پارٹی کے پاس ہے۔ لیکن بیان کردہ ترجیحات اور تقریب کے دوران صدر شی جن پنگ اور ان کے عہدیداروں کی جانب سے بھیجے گئے اشارے اس بات کا ایک اہم موقع فراہم کرتے ہیں کہ بیجنگ کس طرح چین کی مسلسل اقتصادی ترقی اور تکنیکی ترقی کو یقینی بنانا چاہتا ہے، خاص طور پر ایسے وقت میں جب امریکا کے ساتھ اس کے تعلقات میں بڑھتی ہوئی کشمکش اور غیر یقینی صورتحال ہے۔ آرٹیفیشل انٹیلی جنس (اے آئی) چین کے اس سال کے اہم ترین اجتماع میں گرما گرم موضوع تھا، ایک فرم 'ڈیپ سیک' کی بریک آؤٹ کامیابی سے اجلاس میں بہت جوش و خروش دیکھا گیا۔ نجی ملکیت والی چینی کمپنی کے کئی زبانوں کے آپشن والے ماڈل (جو جنوری میں متعارف کرایا گیا تھا) نے سلیکون ویلی کو حیران اور چین کو خوش کردیا تھا۔ ایسا لگتا ہے کہ یہ ماڈل اپنے امریکی حریفوں کی صلاحیتوں سے تقریباً مماثلت رکھتا ہے، باوجود اس کے کہ چین کی جانب سے عام طور پر ایسے ماڈلز کی تربیت کے لیے استعمال ہونے والی ہائی پاور اے آئی چپس تک رسائی پر کئی سال سے امریکی پابندیاں عائد ہیں۔ چین کے اقتصادی اداروں نے مصنوعی ذہانت اور دیگر تکنیکی اختراعات کی حمایت کے لیے ریاستی حمایت یافتہ فنڈ کا اعلان کیا، جس کے بارے میں ان کا اندازہ ہے کہ مقامی حکومتوں اور نجی شعبے کی جانب سے 20 سال میں تقریباً دس کھرب یوآن (138 ارب ڈالر) کے سرمائے کو راغب کیا جائے گا۔

اسرائیل نے غزہ میں خوراک کی ترسیل روک کر صورت حال مزید خراب کردی

غزہ، 11 مارچ (ہ س)۔ فلسطینی اتھارٹی کے حکام نے اسرائیل کی طرف سے غزہ کے لیے خوراک کی فراہمی روک کر غزہ میں انسانی صورتحال کو مزید خطرناک بنا دیا ہے۔ واضح رہے اسرائیل نے غزہ میں جنگ بندی کے معاہدے کے باوجود صاف پانی کی فراہمی کے علاوہ بیکریوں کو بند کر دیا ہے۔ جس کے نتیجے میں اشیائے خوردونوش کی قیمتیں بہت بڑھ گئی ہیں۔ جبکہ اسرائیل نے غزہ میں ایندھن کی ترسیل اور بجلی کی سپلائی بھی روک دی ہے اور جنگ بندی کے لیے دوسرے مرحلے کے مذاکرات کی کوشش بھی جاری ہے۔ فلسطینیوں کے لیے کام کرنے والی اقوام متحدہ کی ایجنسی انروا نے کہا ہے ان اسرائیلی اقدامات نے انسانی زندگیوں کے لیے سخت خطرناکی پیدا کردی ہے۔ غزہ کی پہلے ہی لگ بھگ 23 لاکھ آبادی سترہ ماہ کی جنگ کے دوران سنگین حالات سے دوچار ہیں۔ فلسطینی تنظیم حماس نے ان اسرائیلی اقدامات کو فلسطینیوں کے لیے اجتماعی سزا قرار دیا ہے۔ لیکن اس طرح کی اسرائیلی حرکتوں سے جنگ بندی مذاکرات میں کوئی رعایتیں نہیں مل سکیں گی۔ غزہ میں بیکریوں کی یونین کے سربراہ عبدالناصر العجرامی نے بین الاقوامی خبر رساں ادارے رائٹرز کو بتایا ہے کہ اسرائیل کی ان رکاوٹوں کے بعد کل 22 بیکریوں میں سے 6 بیکریاں صرف کھلی رہ گئی تھیں۔ اب یہ بیکریاں بھی گیس کی عدم دستیابی کی وجہ سے بند ہو چکی ہیں۔ یاد رہے اسرائیل نے پچھلے ہفتے غزہ میں مختلف بنیادی نوعیت کی اشیائے ضروریہ پر پابندیاں عائد کر دی ہیں۔ یہ جنگ بندی کے باوجود پابندیاں عائد کی گئی ہیں۔ خان یونس کے پناہ گزین کیمپ میں مقیم 40 سالہ غدا الراکب نے کہا وہ اپنی بنیادی ضروریات بھی سخت مشکل سے ہی پوری کر پا رہی ہیں۔ چھ بچوں کی اس ماں نے اپنے بچوں کے لیے چند چیزیں پکائی ہیں۔ الراکب نے کہا ہم یہ کیسی زندگی گذار رہے ہیں۔ کوئی بجلی نہیں، پانی نہیں، یہ زندگی عجیب زندگی ہے۔ اللہ آسانی اور سکون دے گا۔ اسرائیل کی فوج نے غزہ میں اپنی جنگ میں اب تک 48 ہزار سے زائد فلسطینیوں کو قتل کیا ہے جبکہ غزہ کا بڑا علاقہ اس نے تباہ کردیا ہے۔ اسرائیلی وزیر توانائی ایلی کوہن نے اتوار کے روز غزہ کے لیے بجلی کی فراہمی روک دی ہے۔ انہوں نے اس سلسلے میں اسرائیلی پاور کمپنیوں کو بھی ہدایات دے دی ہیں۔ اس وجہ سے پانی کی صفائی کا پلانٹ بھی بند ہو چکا ہے۔ جو یومیہ 18000 کیوبک میٹر پانی غزہ میں فراہم کر رہا تھا۔ محمد ثابت غزہ میں پاور ڈسٹری بیوشن پلانٹ کے ترجمان ہیں ان کا کہنا ہے بجلی کی بندش سے متعلقہ علاقوں میں پینے کے صاف پانی سے بھی فلسطینی محروم ہو جائیں گے۔

یقینی بنایا جائے کہ ماہ رمضان میں کوئی بھی منافع خور سزا سے بچ نہ پائے، شہباز شریف

وزیر اعظم شہباز شریف نے کہا ہے کہ یقینی بنایا جائے کہ کوئی بھی منافع خور سزا سے بچ نہ پائے اور کوئی بے گناہ زیر عتاب نہ آئے، حکومت ماہ رمضان میں عوام کو زیادہ سے زیادہ ریلیف فراہم کرنے کے لیے پرعزم ہے۔ ڈان نیوز کے مطابق وزیر اعظم شہباز شریف کی زیر صدارت اسلام آباد میں رمضان المبارک کے دوران اشیائے خورونوش ارزاں قیمتوں پر فراہم کرنے کے لیے قائم کی گئی کمیٹی کی کارکردگی کے حوالے سے اجلاس ہوا۔ وزیر اعظم نے رمضان المبارک میں اشیائے خورونوش کی قیمتیں کنٹرول کرنے اور عوام کے لیے اشیائے ضروریہ کی کم نرخوں پر دستیابی کے حوالے سے کمیٹی اور اسلام آباد انتظامیہ کی کارکردگی کو سراہا۔ وزیر اعظم نے ہدایت کی کہ عوامی نمائندے اور وفاقی وزرا سستی اشیائے ضروریہ کی عوام کو فراہمی کے لیے اسلام آباد میں قائم رمضان بازار، سہولت اسٹال اور دیگر مختص مقامات کے دورے یقینی بنائیں۔ انہوں نے کہا کہ پرائس کنٹرول کے نظام کی مسلسل نگرانی کی جائے تاکہ عوام کو ریلیف کی فراہمی میں کوئی کمی نہ آئے۔ اجلاس میں وزیر اعظم کو قیمتیں کم کرنے کے اقدامات، سستی اشیائے خورونوش کی فراہمی کے لیے قائم کیے گئے سہولت مراکز اور منافع خوروں کے خلاف اٹھائے گئے اقدامات کے بارے میں بریفنگ دی گئی۔ اجلاس کو بتایا گیا کہ اسلام آباد میں 16 سہولت اسٹالز، 5 رمضان بازار، 18 فیئر پرائس دکانیں اور متعدد دیگر سہولتیں قائم کی گئی ہیں۔

برطانوی ساحل کے قریب کنٹینر بردار جہاز امریکی فوجی آئل ٹینکر سے ٹکرا گیا

لندن: شمال مشرقی انگلینڈ کے قریب امریکی فوج کے لیے جیٹ فیول لے جانے والے ایک ٹینکر کو کنٹینر بردار بحری جہاز نے ٹکر ماردی جس کے نتیجے میں دونوں جہازوں میں آگ بھڑک اٹھی اور متعدد دھماکے ہوئے جبکہ عملے کے ارکان دونوں جہازوں کو چھوڑنے پر مجبور ہوگئے، حادثے میں 32 افراد زخمی ہوگئے۔ ڈان اخبار میں شائع خبر رساں ادارے رائٹرز کی رپورٹ کے مطابق ہزاروں ٹن جیٹ ایندھن لے جانے کی صلاحیت رکھنے والا ٹینکر لنگر انداز تھا کہ ایک چھوٹے کنٹینر جہاز نے اسے تیز رفتاری سے ٹکر ماری جس سے اس کا کارگو ٹینک پھٹ گیا اور ایندھن سمندر میں بہنا شروع ہوگیا۔ میری ٹائم سیکیورٹی کے 2 ذرائع نے بتایا کہ اس واقعے میں کسی بدنیتی پر مبنی سرگرمی یا دیگر عناصر کے ملوث ہونے کا کوئی اشارہ نہیں ملا ہے۔ مقامی حکام کا کہنا ہے کہ 32 افراد کو ایمبولینسوں کے ذریعے طبی امداد فراہم کی گئی لیکن دوپہر تک صرف ایک شخص اسپتال میں زیر علاج رہا، تاہم اس حادثے سے ماحولیاتی نقصان کا خطرہ ہوسکتا ہے۔ یارکشائر وائلڈ لائف ٹرسٹ کے ڈائریکٹر آف آپریشنز مارٹن سلیٹر کا کہنا ہے کہ ایسٹ یارکشائر کا ساحل سمندری پرندوں کی محفوظ اور اہم کالونیوں کا مسکن ہے جن میں پفن اور گینٹ بھی شامل ہیں۔

شامی حکومت کا بشار الاسد کے حامیوں کے خلاف آپریشن ختم کرنے کا اعلان

دمشق: شام کے نئے حکمرانوں نے معزول صدر بشار الاسد کے حامیوں کے خلاف آپریشن ختم کرنے کا اعلان کر دیا، حالیہ آپریشن کے دوران بدترین تشدد کے واقعات میں ایک ہزار شہریوں کے ہلاک ہونے کی اطلاعات ملی تھیں۔ ڈان اخبار میں شائع فرانسیسی خبر رساں ادارے 'اے ایف پی' کی رپورٹ کے مطابق سیرین آبزرویٹری فار ہیومن رائٹس نے جمعرات سے اب تک کم از کم 973 عام شہریوں کے قتل عام کی اطلاع دی تھی، جن میں سے زیادہ تر کا تعلق علوی اقلیت سے تھا جنہیں سیکیورٹی فورسز یا اتحادی گروپوں نے پھانسی دی۔ علوی اقلیت کے ساحلی مرکز میں لڑائی کا تعلق معزول صدر سے ہے، اسد قبیلے کی دہائیوں کی آہنی حکمرانی کے بعد اقتدار کی منتقلی سے افراتفری کا خطرہ پیدا ہوا ہے۔ وزارت دفاع کے ترجمان حسن عبدالغنی نے سرکاری خبر رساں ادارے 'سانا' کو ایک بیان میں بتایا کہ حکام نے بحیرہ روم کے ساحل پر واقع لاذقیہ اور طرطوس صوبوں میں سلامتی کے خطرات اور 'اسد حکومت کی باقیات' کے خلاف بڑے پیمانے پر فوجی آپریشن ختم کر دیا ہے۔ یہ اعلان عبوری صدر احمد الشرع نے کیا، جنہوں نے کہا تھا کہ ملک کو اب دوبارہ کبھی خانہ جنگی میں نہیں دھکیلا جائے گا۔ انہوں نے کہا کہ کسی بھی غیر ملکی طاقت یا ملکی فریق کو اس بات کی اجازت نہیں دیں گے کہ وہ شام کو افراتفری یا خانہ جنگی کی طرف گھسیٹ لے۔ انہوں نے اس عزم کا بھی اظہار کیا کہ شہریوں کے قتل میں ملوث اور اختیار سے تجاوز کرنے والے کسی بھی شخص کا بلاتفریق احتساب کیا جائے گا۔ صوبہ لاذقیہ کے علاقے جبلہ میں ایک رہائشی نے روتے ہوئے 'اے ایف پی' کو بتایا کہ انہیں شہر کا کنٹرول سنبھالنے والے مسلح گروہوں کی جانب سے 'دہشت زدہ' کیا جا رہا ہے۔ انہوں نے کہا کہ میرے اہل خانہ اور دوستوں میں سے 50 سے زیادہ افراد ہلاک ہو چکے ہیں، انہوں نے لاشوں کو جمع کر کے اجتماعی قبروں میں دفن کیا۔ کچھ علاقوں میں رہائشیوں نے عارضی طور پر باہر نکلنا شروع کر دیا ہے، لیکن بہت سے لوگ اب بھی اندھیرے کے بعد گھر چھوڑنے سے ڈرتے ہیں، بنیادی سامان کی کمی کی شکایت کرتے ہیں۔ یونیورسٹی کی ایک 22 سالہ طالبہ فرح نے بتایا کہ آج لاذقیہ میں حالات قدرے پرسکون ہیں، لوگ 5 دن کی بے چینی اور انتہائی خوف کے بعد باہر آئے ہیں لیکن صورتحال اب بھی بہت کشیدہ ہے۔ انہوں نے کہا کہ 6 بجے کے بعد آپ کو گلی میں کوئی نظر نہیں آتا، یہ بھوت شہر میں تبدیل ہو جاتا ہے۔

ولی عہد محمد بن سلمان نے جدہ میں یوکرینی صدر کا خیر مقدم کیا

سعودی ولی عہد و وزیر اعظم شہزادہ محمد بن سلمان نے پیر کی رات جدہ میں یوکرین کے صدر ولادیمیر زیلنسکی کا خیر مقدم کیا ہے۔

ایس پی اے کے مطابق ملاقات میں دونوں دوست ملکوں کے درمیان دوطرفہ تعلقات کے پہلوؤں کا جائزہ اور یوکرینی بحران کی صورتحال پر تبادلہ خیال کیا گیا۔ شہزادہ محمد بن سلمان نے یوکرینی بحران کے حل اور امن کے حصول کے لیے کی جانے والی تمام بین الاقوامی کوششوں کے لیے مملکت کی خواہش اور سپورٹ کا اعادہ کیا۔ یوکرینی صدر نے مشرق وسطی اور دنیا میں سعودی عرب کے اہم کردار کی تعریف کرتے ہوئے مملکت کی طرف سے کی جانے والی کوششوں پر شکریہ ادا کیا۔ قبل ازیں یوکرینی صدر ملاقات کے لیے السلام پیلس پہنچے تو باضابطہ سرکاری تقریب کا انعقاد کیا گیا۔ سعودی عرب کے سرکاری ٹی وی چینل الاخباریہ کے مطابق صدر زیلنسکی امریکی اور یوکرینی حکام کے جدہ میں مذاکرات سے ایک دن قبل سعودی عرب پہنچے ہیں۔ امریکی اور یوکرینی حکام کے درمیان روس، یوکرین جنگ کے حوالے سے مذاکرات منگل کو ہوں گے۔ جدہ میں ہونے والے مذاکرات میں امریکی اور یوکرینی حکام روس، یوکرین تنازع کا حل ڈھونڈنے کی کوشش کریں گے۔ قبل ازیں صدر ولادیمیر زیلنسکی نے کہا تھا کہ یوکرین سعودی عرب میں امریکہ کے ساتھ تعمیری مکالمے کے لیے پرعزم ہے۔

ڈسٹرکٹ روڈ سیفٹی کمیٹی کا اجلاس عوامی نمائندوں اور افسران کے ساتھ اختتام پذیر

رام پور:- ایم ایل اے آکاش سکسینہ، سوار کے ایم ایل اے شفیق احمد انصاری، ضلع مجسٹریٹ جوگندر سنگھ اور سپرنٹنڈنٹ آف پولیس ودیا ساگر مشرا کی موجودگی میں ضلع روڈ سیفٹی کمیٹی کی ایک میٹنگ کلکٹریٹ کے آڈیٹوریم میں منعقد ہوئی۔ میٹنگ میں ضلع مجسٹریٹ نے کہا کہ ہیلمٹ کے بغیر گاڑی چلانے والوں کو پٹرول بیچنے والے پٹرول پمپ آپریٹرز کے خلاف سخت کارروائی کی جائے گی۔ ڈسٹرکٹ روڈ سیفٹی کمیٹی کے پہلے اجلاس میں ضلع مجسٹریٹ نے پٹرول پمپ آپریٹرز کو ہدایت دی تھی کہ کوئی بھی پٹرول پمپ آپریٹر ہیلمٹ پہنے بغیر پٹرول خریدنے آنے والے لوگوں کو پٹرول فروخت نہیں کرے گا۔ اس سلسلے میں انہوں نے ڈسٹرکٹ سپلائی آفیسر، اسسٹنٹ ڈویژنل ٹرانسپورٹ آفیسر اور محکمہ پولیس کی مشترکہ ٹیم کو ہدایت کی ہے کہ وہ اچانک پیٹرول پمپس کا دورہ کریں اور وہاں نصب سی سی ٹی وی کی ایک ماہ کی فوٹیج کی رینڈم چیکنگ کریں اور اگر بغیر ہیلمٹ لوگوں کو پیٹرول کی فروخت کی تصدیق ہوئی تو پیٹرول پمپ آپریٹر کے خلاف کارروائی کر کے پیٹرول پمپ کو سیل کردیا جائے۔ ضلع مجسٹریٹ نے کم عمر گاڑی چلانے پر سختی سے پابندی لگانے کی ہدایات بھی دیں۔ انہوں نے کہا کہ اگر نابالغ بچے گاڑیاں چلاتے ہوئے پائے جائیں تو ان کے والدین کے خلاف کارروائی کی جائے۔ ٹریفک قوانین کی خلاف ورزی کرنے والوں، سیٹ بیلٹ کے بغیر، تیز رفتاری، بغیر ہیلمٹ اور اوور لوڈ ڈرائیوروں کے خلاف زیادہ سے زیادہ چالان کی کارروائی کی جائے۔ نشے میں گاڑی چلانے کی صورت میں ڈرائیوروں کے خلاف قواعد کے مطابق سخت کارروائی کی جائے گی اور لائسنس کی معطلی کے عمل کو تیز کیا جائے گا۔ ضلع مجسٹریٹ نے کہا کہ سڑک حادثات میں گزشتہ سال کے مقابلے میں کمی لانے کی ہر قیمت پر کوشش کی جانی چاہیے۔ ضلع میں تمام نشاندہی شدہ بلیک سپاٹس کا جائزہ لیتے ہوئے متعلقہ حکام کو حادثات کی روک تھام کے لیے موثر اقدامات کرنے کی ہدایات دی گئیں۔ ضلع مجسٹریٹ نے بیسک ایجوکیشن آفیسر اور ڈسٹرکٹ اسکول انسپکٹر کو ہدایت دیتے ہوئے کہا کہ اسکولوں اور کالجوں میں روڈ سیفٹی سے متعلق عوامی بیداری پروگرام منعقد کیے جائیں۔ انہوں نے محکمہ ٹرانسپورٹ کو ہدایت دی کہ وہ ضلع میں بغیر لائسنس کے چلنے والے ای رکشہ ڈرائیوروں کی باقاعدہ چیکنگ کرکے کارروائی کریں۔ انہوں نے کہا کہ ایک ہی شخص کے خلاف بار بار چالان کرنے کی صورت میں اس شخص کے خلاف کارروائی کی جائے اور اس کا ڈرائیونگ لائسنس (ڈی ایل) معطل کرکے جرمانہ عائد کیا جائے۔ این ایچ اے آئی کو شاہراہوں پر غیر قانونی درمیانی کٹوتیوں کو بند کرنے کی ہدایت دی ہے۔ ہائی وے پر بھاری گاڑیوں کے لیے لین ڈرائیونگ کے ساتھ ساتھ بائیں لین میں گاڑی چلانے کے لیے سائن بورڈز بھی لگائے جائیں تاکہ قومی شاہراہ پر غلط سائیڈ سے اوور ٹیکنگ کو روکا جا سکے اور حادثات میں کمی لائی جا سکے۔ میٹنگ میں اے آر ٹی او مسٹر راجیش کمار سریواستو، ایگزیکٹو انجینئر پی ڈبلیو ڈی پرانشل سیکشن کے ڈی سنگھ، ڈسٹرکٹ اسکول انسپکٹر منا علی، سی او سٹی آئی کے ساتھ روڈ سیفٹی کمیٹی کے اراکین اور متعلقہ افسران موجود تھے۔

مسجد زہرا مولوی گنج میں تین پاروں کا تراویح میں دور مکمل

حافظ وقاری محمد حسرت علی ندوی کی خوش الحانی سے سامعین محظوظ

لکھنؤ، ۱۱ مارچ: (پریس ریلیز) مسجد زہرا، حاطہ سلیمان قدر مولوی گنج میں گزشتہ شب تراویح کی محفل میں تین پاروں کے مکمل دور کا شرف حاصل کیا گیا۔

حافظ وقاری محمد حسرت ندوی (استاذ شعبہ تجوید وقرآت مدرسہ جامعہ عربیہ نور العلوم زید پور بارہ بنکی) نے اپنی خوش الحان تلاوت سے سامعین کے قلوب کو منور کیا اور قرآن کریم کی تلاوت کو بہترین انداز میں پایۂ تکمیل تک پہنچایا۔ اس موقع پر انہوں نے تراویح کی اہمیت اور فضیلت پر روشنی ڈالتے ہوئے کہا کہ رمضان المبارک میں تراویح کا قیام باعثِ سعادت ہے، جس سے نہ صرف روحانی ترقی ہوتی ہے بلکہ قرآن کریم کی تلاوت کے ذریعے انسان کے دل کو سکون اور ایمان میں جلا ملتی ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ رمضان المبارک میں قرآن سننا اور سنانا باعث برکت اور قرب الٰہی کا ذریعہ ہے۔ اس بابرکت مجلس کے کامیاب انعقاد میں مسجد کے متولی محمد امان قریشی کی کاوشیں نمایاں رہیں، جن کی محنت اور انتظامی صلاحیتوں کے باعث نمازیوں کو بہترین ماحول میسر آیا۔ اس موقع پر مسجد کمیٹی کے چیئرمین محمد امان قریشی، محمد فیضان قریشی، محمد نعمان قریشی، سیف علی امام مسجد ہذا، نسیم احمد مؤذن مسجد ہذا سمیت عقیدت مندوں کی بڑی تعداد موجود تھی۔ رمضان المبارک کی اس بابرکت گھڑی میں قرآن کریم کے پیغام کو عام کرنے اور نماز تراویح کی برکات سے مستفید ہونے کی تلقین کی گئی۔

خود پر اعتماد ہو تو کامیابی ممکن: ڈاکٹر سیما سنگھ

جو طلباء مسلسل محنت کرتے ہیں وہ ضرور کامیاب ہوتے ہیں: ڈاکٹر داؤد احمد

بارہ بنکی، (ابو محمد انصاری) محمود آباد میں طلباء کے چہروں پر خوشی دیکھنا چاہتی ہوں اور یہ خوشی طلباء کے چہروں پر تب آتی ہے جب وہ کسی بھی امتحان یا مقابلے میں کامیاب ہوتے ہیں۔ مذکورہ خیالات کا اظہار پرنسپل ڈاکٹر سیما سنگھ نے فخر الدین علی احمد گورنمنٹ پوسٹ گریجویٹ کالج محمود آباد ضلع سیتاپور کے شعبہ اردو کے زیر اہتمام تقریری و غزل کے مقابلے کی صدارت کرتے ہوئے کیا۔ انہوں نے اپنے خطاب میں مزید کہا کہ طلباء کو خود پر اعتماد ہونا چاہیے، اپنے آپ پر یقین ہو تو کامیابی ممکن ہے۔ شعبہ اردو کے صدر ڈاکٹر داؤد احمد نے اپنے خطاب میں کہا کہ جو طلبہ مسلسل محنت کرتے ہیں وہ یقیناً کامیاب ہوتے ہیں۔ شعبہ اردو اور کالج کی جانب سے، میں JRF اور NET کوالیفائیڈ طالبات علیشا رضوی اور بشریٰ خاتون کو مبارکباد پیش کرتے ہوئے اپنی نیک خواہشات کا اظہار کرتا ہوں۔ علیشا رضوی اس وقت خواجہ معین الدین چشتی لسان یونیورسٹی لکھنؤ میں بطور ریسرچ اسکالر پی ایچ

ڈی کر رہی ہیں۔ ڈاکٹر منتظر قائمی نے اپنے خطاب میں کہا کہ علیشا رضوی اور بشریٰ خاتون بہت ہونہار طالبات ہیں۔ ان کو دیکھ کر دیگر طلبہ میں بھی جوش و جذبہ بیدار ہوگا۔ ڈاکٹر سنجیو اگروال نے فرقہ وارانہ ہم آہنگی کا پیغام دینے والا نغمہ پیش کیا۔ شعبہ اردو کے زیر اہتمام تقریری مقابلے میں نور علی نے اول، امیر حمزہ نے دوم اور ثنا بانو نے سوم پوزیشن حاصل کی جبکہ غزل کے مقابلے میں امیر حمزہ نے اول، نور علی نے دوم اور مریم نے سوم پوزیشن حاصل کی۔ مقابلوں کے حکم پروفیسر امیہ کمار اور ڈاکٹر آر پی سنگھ تھے۔ تقریب کی نظامت سابق طالب علم احمد سعید حرف نے کی۔ اس موقع پر پروفیسر ڈاکٹر ست رام سنگھ، ڈاکٹر رویش کمار وغیرہ موجود رہے۔

اے ایم یو میں مختلف شعبہ جات میں یومِ خواتین کی تقریبات منعقد

علی گڑھ، 11 مارچ: علی گڑھ مسلم یونیورسٹی (اے ایم یو) میں بین الاقوامی یوم خواتین پر مختلف شعبہ جات اور اداروں نے خصوصی تقریبات کا اہتمام کیا۔ یونیورسٹی ویمنس پولی ٹیکنیک میں منعقدہ تقریب میں پرنسپل ڈاکٹر سلمیٰ شاہین نے خطبہ استقبالیہ پیش کرتے ہوئے خواتین کی تعلیم اور ان کے لئے تفویض اختیارات کی بنیادی اہمیت پر روشنی ڈالی۔ پروفیسر عذرا موسوی، ڈائریکٹر، ایڈوانسڈ سینٹر فار ویمنس اسٹڈیز نے صنفی مساوات کی ضرورت پر زور دیتے ہوئے مختلف شعبوں میں خواتین کی ترقی کا ذکر کیا۔ انھوں نے باخبر فیصلے کرنے کے لئے خواتین اور مرد دونوں کے لئے تعلیم اور بنیادی حقوق سے آگہی کو اہم قرار دیا۔ یونیورسٹی کی اینٹی ڈسکریمینیشن آفیسر پروفیسر آسیہ سلطانہ نے ہیلتھ کیئر میں صنفی مساوات کے موضوع پر لیکچر دیا، جس میں انہوں نے خواتین کی صحت پر عدم توجہ کا خاص طور سے ذکر کیا۔ ڈاکٹر سوجا گوتم نے عمرہ مریم، سیدہ شیرہ معین، اور ڈاکٹر عمیرہ یوسف کے ہمراہ پروگرام کو مربوط کیا۔ ویمنس کالج میں نیشنل سروس اسکیم کے تحت واکاتھون کا بھی اہتمام کیا گیا، جس کا مقصد خواتین کے حقوق اور مساوات سے متعلق آگہی پیدا کرنا تھا۔ یہ پیدل مارچ عبداللہ ہال پرووسٹ آفس سے شروع ہوکر ویمنس کالج کے گیٹ پر ختم ہوا، جہاں مختلف شعبہ ہائے زندگی سے تعلق رکھنے والی خواتین نے یکجہتی کا مظاہرہ کیا۔ واکاتھون میں ویمنس کالج کے پرنسپل پروفیسر مسعود انور علوی، پرووسٹ عبداللہ ہال ڈاکٹر شیبا جیلانی، پرنسپل اے ایم یو گرلز اسکول مسز آمنہ ملک، وارڈنز، اور این ایس ایس پروگرام آفیسر ڈاکٹر محسن خان سمیت دیگر معززین نے شرکت کی۔ شعبہ کمیونٹی میڈیسن، جے این میڈیکل کالج کے رورل ہیلتھ ٹریننگ سینٹر، جواں کی جانب سے سیاپور گاؤں میں ایک آگہی پروگرام منعقد کیا گیا جس کا افتتاح سنٹر کی ممبر انچارج پروفیسر عظمیٰ ارم نے کیا۔ ڈاکٹر ثنا نواب نے خواتین کی صحت اور تعلیم کی اہمیت پر زور دیا، جبکہ ڈاکٹر نیشو ملک نے دوران حمل نگہداشت پر روشنی ڈالی۔ ڈاکٹر صباح دلشاد نے ماہواری میں صفائی سے متعلق گفتگو کی، جس کے بعد ڈاکٹر عظمیٰ ارم نے ماہواری سے متعلق غلط فہمیوں کا ذکر کیا اور خواتین کو درست معلومات کے حصول کی تلقین کی۔ اس موقع پر سینیٹری نیپکن اور غذائی پیکٹ تقسیم کیے گئے، اور نوعمر لڑکیوں اور بچوں کے لیے حفاظتی ٹیکوں کا ایک خصوصی سیشن بھی منعقد ہوا۔ اس موقع پر عملے کے اراکین اور انٹرنز نے معلوماتی پوسٹر بھی تیار کیے۔ دوسری طرف اے ایم یو ملاپورم سینٹر، کیرالہ میں انٹرنل کمپلینٹس کمیٹی نے نیشنل سروس اسکیم اے ایم یو میڈیکل کالج یونٹ اور شعبہ تعلیم کے اشتراک سے خواتین، آزادی، اور خودمختاری کے عنوان سے ایک پینل مباحثہ منعقد کیا، جس میں اساتذہ، قانونی ماہرین اور طلبہ نے صنفی حقوق اور قانونی دفعات پر تبادلہ خیال کیا۔ ڈاکٹر صدف جعفری نے خطبہ استقبالیہ پیش کیا جب کہ آئی سی سی کی چیئرپرسن ڈاکٹر نسیمہ پی کے نے اپنے صدارتی خطاب میں صنفی مساوات کے لیے مثبت اقدامات کی ضرورت پر زور دیا۔ افتتاحی کلمات ڈاکٹر شاہنواز احمد ملک نے ادا کیے، جبکہ ڈاکٹر فہیمہ سیتھی (صدر، کواے) نے کلیدی خطبہ پیش کیا، جس میں انہوں نے خواتین کے ساتھ جبر و زیادتی، پدری نظام اور قانونی اصلاحات کے امور پر سیر حاصل گفتگو کی۔ ڈاکٹر محمد رضی الرحمن نے مباحثے کی نظامت کی، جس میں ڈاکٹر محمد حارث سی، ڈاکٹر ہلیمیتھا قمر الدین کے، مسٹر سید احمد سعد، ڈاکٹر محمد عبداللہ رضا، اور ڈاکٹر دیبہ خانم نے اپنے خیالات پیش کیے۔ بی ایڈ کے طلبہ نے ''اُس کی کہانی'' کے عنوان سے ایک مونو لاگ پیش کیا، جب کہ جینڈر چیمپئن محمد جوہر علی نے شکریہ کے کلمات ادا کیے۔

وقف ترمیمی بل مسلمانوں کو منظور نہیں: مفتی محمد ثناء الہدیٰ قاسمی

حاجی پور ۱۱/مارچ (پریس ریلیز) مرکزی حکومت کے نت نئے قانون روز مرہ آتے رہتے ہیں اس کے دیکھنے کے بعد ہندوستان میں رہنے والا ہر شہری اس بات کو محسوس کرتا ہے کہ اس قانون کے پس پشت حکومت کی اقلیتوں کے تعلق سے منشاء صحیح نہیں ہے ابھی وقف کے تعلق سے جو بل پارلیمنٹ میں حکومت کا پیش کرنے کا ارادہ ہے اس بل کے شقوں سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ وہ بل مسلمانوں کے آباء و اجداد کی طرف سے مساجد، مدارس، خانقاہ، مسافر خانہ وغیرہ کے لیے وقف کردہ جائیداد کو ہڑپنے کی مضبوط منصوبہ بندی اور کوشش ہے، جو مسلمانوں کو کسی بھی طرح منظور نہیں، مذکورہ باتوں کا اظہار مسلم پرسنل لا بورڈ کے رکن تاسیسی، امارت شرعیہ بہار اڈیشہ وجھارکھنڈ کے نائب ناظم مفتی محمد ثناء الہدیٰ قاسمی نے کیا انہوں نے تمام ایمان والوں سے جنتر منتر دہلی پر ہونے والے 13/مارچ کو دھرنا میں شریک ہونے کی اپیل کی ہے۔ تاکہ حکومت ہمارے مطالبہ پر غور کرے اور اس بل کو پاس کرانے سے باز آئے۔

SSB نے تین نابالغ لڑکیوں کو اسمگلنگ سے بچانے میں کی بڑی کامیابی حاصل، ایک گرفتار

سیتامڑھی (محمد ارمان علی) سیتامڑھی پولیس کے انسداد انسانی اسمگلنگ یونٹ اور ایسوسی ایشن فار رضا کارانہ کارروائی (بچپن بچاؤ آندولن) کے اشتراک سے سشستر سیما بل 51 ویں واہنی نے سرحد پر انسانی اسمگلنگ کے خلاف بڑی کامیابی حاصل کی ہے۔ پیر کی رات دیر گئے ذرائع نے بتایا کہ سیتامڑھی ضلع کے سونبرسا میں ہندوستان-نیپال سرحدی چیک پوسٹ پر ایک انسانی اسمگلر کو گرفتار کیا گیا ہے اور اس کے ذریعہ ہندوستان سے نیپال اسمگل کی جانے والی تین نابالغ لڑکیوں کو بچا لیا گیا ہے۔ درحقیقت 51 ویں واہنی سشستر اسیما بل کی بی آئی ٹی ٹیم نیپال سے بھارت اور بھارت سے نیپال آنے والے لوگوں کی تلاشی لے کر پوچھ تاچھ کر رہی تھی، اسی سلسلے میں ایک شخص بھارت سے تین نابالغ لڑکیوں کو لے کر جا رہا تھا، اس نے تینوں لڑکیوں کے بارے میں اسسٹنٹ کو اطلاع دی، جس کے بعد اسسٹنٹ کمانڈنٹ پون دتاتریہ کھراٹے کی رہنمائی میں ایس ایس بی اور ایسوسی ایشن فار رضا کارانہ کارروائی (بچپن بچاؤ آندولن) کی مشترکہ ٹیم نے نابالغ لڑکیوں کی کونسلنگ کی اور لڑکیوں کو لے جانے والے نوجوانوں سے پوچھ تاچھ کر کے معلومات حاصل کیں۔ تفتیش کے دوران یہ انسانی سمگلنگ کا معاملہ پایا گیا۔ جب انسانی اسمگلنگ کا معاملہ پایا گیا تو اس کیس کی اطلاع سینئر ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ آف پولیس (ہیڈ کوارٹر) کم نوڈل آفیسر اینٹی ہیومن ٹریفکنگ یونٹ محمد نجیب انور کو دی گئی۔ اس معاملے کا فوری نوٹس لیتے ہوئے سینئر ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ آف پولیس محمد نجیب انور نے سون برسا پولیس اسٹیشن کو ضروری قانونی کارروائی کرنے کی ہدایت کی۔ جس کے بعد سونبرسا تھانہ انچارج دھرمیندر کمار کشواہا نے ایف آئی آر درج کر لی ہے اور گرفتار ملزمین کے خلاف قواعد کے مطابق قانونی کارروائی کی جا رہی ہے۔ اس کے علاوہ چائلڈ ہیلپ لائن کی ٹیم کے ذریعے نابالغ بچیوں کی حفاظت کے لیے چائلڈ ویلفیئر کمیٹی کے سامنے پیش کیا گیا۔ معلومات کے مطابق آزاد کرائی گئی لڑکیوں کو پیسے کا لالچ دے کر نیپال لے جایا جا رہا تھا تاکہ آرکسٹرا میں ڈانس کیا جا سکے۔ آزاد کرائی گئی لڑکیاں مغربی بنگال اور بیتیا (بہار) کی رہائشی ہیں، جب کہ ملزم سیتامڑھی ضلع کے سونبرسا تھانہ علاقے کے مدھیا گاؤں کا رہنے والا ہے۔

اے ایم یو میں دماغی صحت اور منشیات سے بچاؤ پر لیکچر

علی گڑھ، 11 مارچ: علی گڑھ مسلم یونیورسٹی (اے ایم یو) کے سینٹر فار کنٹینیوئنگ اینڈ ایڈلٹ ایجوکیشن اینڈ ایکسٹینشن نے ''دماغی صحت اور تندرستی: منشیات سے دور رہنے کے طریقے'' موضوع پر ایک خصوصی لیکچر کا اہتمام کیا۔ شعبہ نفسیات کے چیئرمین پروفیسر شاہ عالم نے اظہار خیال کرتے ہوئے دماغی صحت اور منشیات کے نقصانات پر قیمتی معلومات فراہم کیں۔ انھوں نے کہا کہ زندگی کے مسائل و مشکلات اور دباؤوں کا سامنا کرنے، اپنی صلاحیتوں کو پہچاننے اور معاشرے میں مثبت کردار ادا کرنے کے لیے کسی بھی فرد کے لئے دماغی صحت نہایت اہم ہے۔ والدین کی سختی اور جسمانی سزا بچوں کی دماغی صحت پر منفی اثر ڈالتی ہے، جس سے ان کی تعلیمی اور پیشہ ورانہ کامیابی محدود ہو سکتی ہے۔ پروفیسر شاہ عالم نے ٹکنالوجی کے کردار پر گفتگو کرتے ہوئے موبائل فون کے حد سے زیادہ استعمال کو ایک بڑا مسئلہ قرار دیا۔ انہوں نے اسپیس ایکس اور ٹیسلا کے سی ای او، ایلون مسک کی مثال دی، جو روزانہ ایک گھنٹے سے کم موبائل فون استعمال کرتے ہیں۔ پروفیسر عالم نے کہا کہ موبائل کی لت ایک ایسی خراب عادت ہے جس پر خود سے ہی قابو پایا جا سکتا ہے، اس کا کوئی طبی علاج موجود نہیں۔ انہوں نے بچوں میں ذہنی طور سے مضبوط کرنے کے لیے مثبت سماجی روابط، معیاری تعلیم، بہتر روزگار، محفوظ ماحول اور کمیونٹی سپورٹ جیسے عوامل پر بھی زور دیا۔ انہوں نے طلبہ کو منشیات سے بچنے کی تلقین کرتے ہوئے کہا کہ منشیات کا استعمال نوجوانوں میں ذہنی و دماغی امراض کی ایک بڑی وجہ ہے۔ آخر میں سنٹر کے ڈائریکٹر ڈاکٹر شمیم اختر نے شکریہ کے کلمات ادا کئے۔

پرائیویٹ اسپتالوں میں غریبوں کی لوٹ پر قاری صہیب کا سخت احتجاج

مظفر پور: ۱۱/مارچ (پریس ریلیز) راشٹریہ جنتا دل (آر جے ڈی) سے بہار قانون ساز کونسل کے رکن قاری صہیب نے کونسل میں حکومت سے سخت سوالات کیے کہ بہار میں کتنے پرائیویٹ اسپتال ایسے ہیں جنہیں حکومت نے اپنی زمین دی ہے۔ تاہم انہیں اس کا تشفی بخش جواب نہیں ملا، جس پر انہوں نے عدم اطمینان کا اظہار کیا۔ قاری صہیب نے مزید وضاحت طلب کرتے ہوئے کہا کہ حکومت کے جواب میں صرف ایک اسپتال، میدانتا ہاسپٹل، کا ذکر کیا گیا ہے، لیکن یہ واضح نہیں کیا گیا کہ کیا بہار میں دیگر پرائیویٹ اسپتال بھی ہیں جنہیں حکومت کی طرف سے زمین دی گئی ہے۔ انہوں نے مزید استفسار کیا کہ میدانتا ہاسپٹل میں غریبوں کے لیے مختص 25 فیصد حصے میں اب تک کتنے مریضوں کا علاج ہوا ہے، لیکن اس کا بھی کوئی جواب نہیں دیا گیا۔ انہوں نے پرائیویٹ اسپتالوں میں جاری لوٹ مار پر شدید تشویش کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ جب بھی وہ کسی مریض کو ان اسپتالوں میں بھیجتے ہیں تو وہاں کوئی شنوائی نہیں ہوتی۔ میدانتا ہاسپٹل میں بھی وہی حالات ہیں جو دیگر نجی اسپتالوں میں دیکھنے کو ملتے ہیں۔ قاری صہیب نے سرکاری میڈیکل کالجوں اور اسپتالوں کی زبوں حالی پر بھی سوال اٹھائے۔ انہوں نے کہا کہ مظفر پور کے ایس کے ایم سی ایچ اور دربھنگہ کے ڈی ایم سی ایچ میں بھی پرائیویٹ اسپتالوں کا پورا گینگ سرگرم ہے۔ مریض جیسے ہی سرکاری اسپتال میں پہنچتے ہیں، انہیں دلال مختلف پرائیویٹ اسپتالوں میں لے جاتے ہیں۔ انہوں نے ایک واقعہ کا حوالہ دیتے ہوئے کہا کہ جب انہوں نے ایک مریض کے ساتھ زیادتی کی شکایت متعلقہ سی ایس (چیف میڈیکل سپرنٹنڈنٹ) سے کی تو انہیں انتظامیہ سے بات کرنے کو کہا گیا، اور جب انتظامیہ سے رجوع کیا گیا تو انہوں نے سی ایس سے بات کرنے کا مشورہ دیا۔

قاری صہیب نے کہا کہ آج حالت یہ ہے کہ غریب لوگ اپنی زمین اور مکان فروخت کر کے علاج کرانے پر مجبور ہیں۔ سرکاری اسپتالوں میں سہولیات نہ ہونے کے برابر ہیں، جس کا فائدہ نجی اسپتال اور ان کے دلال اٹھا رہے ہیں۔ انہوں نے دربھنگہ ڈی ایم سی ایچ کا ایک تازہ واقعہ بیان کرتے ہوئے کہا کہ دو دن پہلے وہاں ایک مریض ٹی بی کے علاج کے لیے گیا، لیکن اسے تین دن بعد آنے کو کہا گیا، جس کے بعد مریض کو مجبوراً نجی اسپتال میں جا کر ٹیسٹ کرانا پڑا۔ قاری صہیب نے حکومت سے مطالبہ کیا کہ وہ سرکاری اسپتالوں کی حالت زار پر فوری توجہ دے اور نجی اسپتالوں میں جاری لوٹ مار پر سخت کارروائی کرے، تاکہ غریب عوام کو بنیادی صحت کی سہولیات میسر آ سکیں۔

ابو دوجانہ کو تیجسوی یادو کا بہار کے سی ایم کے طور پر منتخب ہونے کی یقین

سیتامڑھی (محمد ارمان علی) بہار اسمبلی انتخابات کی گہما گہمی اب کافی قریب ہے ویسے تو انتخابات اکتوبر ماہ میں شروع ہو کر نومبر میں مکمل ہونے کے بعد سرکار بنے گی لیکن جس طرح بہار کی راجدھانی پٹنہ کے سرزمین پر سیاسی جماعتوں کی اجلاس منعقد ہو رہی ہے اس سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ اکتوبر سے پہلے بھی بہار اسمبلی انتخاب کا اعلان ہو جائے تو پریشان ہونے کی ضرورت نہیں ہے اسمبلی انتخاب سے قبل راجد کے نوجوان لیڈر تیجسوی یادو نے اپنے پارٹی کے سبھی ممبر اسمبلی یا سابق ممبر اسمبلی کو عوام کے درمیان رہنے کی ہدایت دی ہے جس وجہ کر سبھی راجد کے ممبران اپنے اپنے اسمبلی حلقے میں دیکھے جا رہے ہیں تو وہیں غریبوں کے ہمدرد عوام کے خدمت گزار سرسنڈ اسمبلی حلقہ کو نئی بلندیوں تک پہنچانے والے سابق ممبر اسمبلی سید ابو دوجانہ ان دونوں اپنے اسمبلی حلقے میں سرگرم ہیں۔

سابق ممبر اسمبلی سید ابو دوجانہ، قائد حزب اختلاف، سابق نائب وزیر اعلی، تیجسوی پرساد یادو کی ہدایت پر، سرسنڈ اسمبلی حلقہ کے چوراوت بلاک سرسنڈ بلاک اور پوپری کے مختلف علاقوں میں مائی بہن مان یوجنا کی قرارداد، جس کے تحت ہر ماں اور بہنوں کو 2500 روپے راجد کی سرکار بننے پر دیا جائے گا ساتھ ہی ساتھ پنشن اسکیم کو 400 روپے سے بڑھا کر 1500 روپے کیا جائے گا، ہر گھر کے لیے 200 یونٹ بجلی مفت ہوگا، سابق ممبر اسمبلی سید ابو دوجانہ نے کہا کہ قائد حزب اختلاف، تیجسوی پرساد یادو کی میشن کو عوام کے سامنے پیش کیا جاتا ہے تو عوام کے اندر کافی جوش و خروش دیکھنے کو ملتا ہے۔

سابق ممبر اسمبلی ابو دوجانہ نے کہا کہ جب 17 ماہ کے لیے تیجسوی یادو بہار کے نائب وزیر اعلی بنے تو وہیں سے بہار کے اندر روزگار دینے کا سلسلہ جاری ہوا تبھی تو بہار کے سبھی نوجوان تعلیم یافتہ کی پہلی پسند تیجسوی یادو ہیں۔ انہوں نے کہا کہ اس بار تیجسوی یادو بہار کے وزیر اعلی آپ سبھی کے دعاؤں سے ہونگے مجھے مکمل یقین کامل ہے۔

گروگرام کی کمپنی نے اے ایم یو کے 6 طلبہ کو ملازمت کے لئے منتخب کیا

علی گڑھ: گروگرام کی کمپنی ٹیلی سی آر ایم (فلیمون کلاؤڈ ٹیک پرائیویٹ لمیٹڈ) نے ذاکر حسین کالج آف انجینئرنگ اینڈ ٹکنالوجی، علی گڑھ مسلم یونیورسٹی (اے ایم یو) کے بی ٹیک کے 6 طلبہ کو کیمپس پلیسمنٹ مہم کے توسط سے ملازمت کے لئے منتخب کیا ہے۔ ٹی پی او مسٹر فرحان سعید نے بتایا کہ آن لائن ٹیسٹ اور تکنیکی وایچ آر انٹرویو کے بعد جن طلبہ کو منتخب کیا گیا ان کے نام ہیں: محمد ریحان حیدر کاظمی، رافع احمد الکشیہ کمل پرکاش اور سید عارب حسین (سبھی بی ٹیک، آرٹیفیشیل انٹلی جنس) اور سمیر ونس اور محمد صاف علی (بی ٹیک کمپیوٹر انجینئرنگ)۔

اورنگزیب: ایک شخص اور فرضی قصے

شکیل رشید

اورنگزیب متعصب یا کٹر مسلمان بھی نہیں تھے۔ لیکن ستم ظریفی یہ ہے کہ زیادہ تر مورخین نے اورنگزیب کی ذات، صفات اور خدمات کا مطالعہ ان ہی دو متضاد انتہاؤں سے کیا ہے۔ یا اگر کچھ ہٹ کر کرنا چاہا تو ان دونوں انتہاؤں کے درمیان کی جگہ نکالی کہ اورنگزیب کو نہ قطعی متعصب قرار دیا اور نہ ہی ان کے صوفی ہونے سے کُلی طور پر انکار کیا۔ یہ ایک طرح سے اورنگزیب کا دفاع کرنے کی سعی ہے۔

مگر کیا ان بنیادوں پر اورنگزیب کا درست اور صحیح مطالعہ ممکن ہے؟ امریکی خاتون مورخ آڈری ٹروشکی نے اپنی نئی انگریزی کتاب اورنگ زیب: دی مین اینڈ دی متھ میں، جس کا ''اورنگزیب: ایک شخص اور فرضی قصے'' کے نام سے اردو زبان میں، آزاد ریسرچر اقبال حسین اور دہلی یونیورسٹی کے ریسرچ اسکالر فہد ہاشمی نے خوبصورت ترجمہ کیا ہے، اورنگزیب کے مطالعے کا ایک جدید پیمانہ پیش کیا ہے۔

وہ کہتی ہیں کہ: ماضی کے تئیں ایماندار رہتے ہوئے ہمیں چاہیے کہ بحیثیت ایک شہزادہ اور بحیثیت ایک بادشاہ، ان کی مکمل تصویر پیش کریں۔ ایک جگہ وہ لکھتی ہیں کہ ان کی یہ کوشش رہی ہے کہ ''اورنگزیب کی زندگی اور دورِ حکومت کا ایک تاریخی خاکہ تیار کیا جائے، اور اس طرح غلط بیانیوں کے انبار تلے سے اورنگزیب بحیثیت ایک بادشاہ اور ایک انسان، کی بازیابی کو ممکن بنایا جا سکے جن کے بارے میں صدیوں سے ہم نے افواہوں کو من وعن قبول کرنے میں تجاہل عارفانہ سے کام لیا ہے۔'' وہ کون سی غلط بیانیاں ہیں جن کے انبار تلے اورنگزیب دبے ہوئے ہیں؟ اس سوال کا جواب مشکل نہیں ہے۔ آڈری نے آٹھ ابواب میں، جو محض 128 صفحات پر مشتمل ہیں، اورنگزیب کی ایک انسان اور شہزادے و شہنشاہ کی حیثیت سے وہ تصویر پیش کر دی ہے جو ان کی خوبیوں اور خامیوں کو پوری طرح سے عیاں کر دیتی ہے، اور یہ بھی صاف کر دیتی ہے کہ ان کے تعلق سے فرضی قصوں کا ایک ایسا جال بنا گیا ہے کہ لوگ اس میں پھنستے تو پھنستے ہی چلے جاتے ہیں جس کے نتیجے میں بقول آڈری: اکیسویں صدی کے جنوبی ایشیا میں اورنگزیب کی شبیہ غلط بیانی اور تردید کے بھنور میں پھنس کر رہ گئی ہے۔ اور اورنگزیب کی خود کی ذات ایک پہیلی بن گئی ہے۔ اورنگزیب نے 49 سال تک 15 کروڑ انسانوں پر حکومت کی، ان کے دور میں مغلیہ سلطنت کی آبادی پورے یورپ کی آبادی سے زیادہ تھی اور وہ خود غالباً اپنے

وقت کے سب سے امیر ترین انسان تھے، جب 1707 میں انہوں نے دنیا سے کوچ کیا تب ہندوستان جغرافیائی اور معاشی بنیاد پر دنیا کی سب سے بڑی حکومت بن چکی تھی، مگر اورنگزیب دنیا سے جاتے ہوئے خوش نہیں تھے، انہیں یہ لگ رہا تھا کہ ان کی زندگی ناکام رہی ہے۔ بسترِ مرگ سے اپنے ایک خط میں انہوں نے لکھا ہے کہ ''میں ایک اجنبی کی حیثیت سے آیا ہوں، اور ایک اجنبی ہی کی طرح چلا جاؤں گا۔'' انہیں یہ احساس تھا کہ ایک بادشاہ کے طور پر انہوں نے اپنی ذمہ داریوں کی ادائیگی میں کوتاہی برتی ہے۔ ایک خط میں انہوں نے یہ اعتراف کیا ہے کہ وہ حکمرانی کی ذمے داریوں اور عوام کے تحفظ کے لائق نہیں تھے۔ دنیا اورنگزیب کو سخت مذہبی اور دیندار سمجھتی ہے، بلکہ اسے ان کا سب سے بڑا جرم قرار دیتی ہے، لیکن انہوں نے ایک خط میں اپنی مذہبی کوتاہیوں کا اعتراف کرتے ہوئے لکھا ہے کہ وہ اس کی پاداش میں جلد ہی خدا کے عتاب کا سامنا کریں گے۔ اپنے آخری خط میں دنیا سے کوچ کا جذباتی انداز میں بیان کرتے ہوئے انہوں نے تین بار خدا حافظ، خدا حافظ، خدا حافظ لکھا ہے۔ مذکورہ خطوط سے اورنگزیب کی جو تصویر سامنے آتی ہے وہ اس تصویر سے بالکل الگ ہے جو ہم سب کو دکھائی جاتی ہے۔ اورنگزیب کو یہ قلق تھا کہ وہ عوام کی حفاظت نہیں کر سکے، ان سے حکمرانی کے فرائض ادا نہیں ہو سکے، اور یہ کہ وہ ساری زندگی خدا کو ایسے بھولے رہے کہ مذہبی تعلیمات پر عمل نہیں کر سکے۔ لیکن انہیں آج کٹر مذہبی، ظالم، متعصب اور جبراً ہندوؤں کا مذہب تبدیل کرنے والے کی حیثیت سے پیش کیا جاتا ہے۔ آڈری ٹروشکی نے اپنی اس کتاب کے ذریعے ان کی درست تصویر پیش کرنے کی کوشش کی ہے۔ یہ کتاب ہمیں بہت سی ایسی باتیں بتاتی ہے، جو ملک کی بھگوا سیاست اور بھگوا تاریخ وصحافت ہم سے چھپاتی ہے۔ مثلاً یہ تو بتایا جاتا ہے کہ اورنگزیب نے ہولی پر روک لگائی تھی مگر یہ چھپایا جاتا ہے کہ اورنگزیب نے عید اور بقرعید پر بھی روک لگائی تھی۔ آڈری ٹروشکی لکھتی ہیں

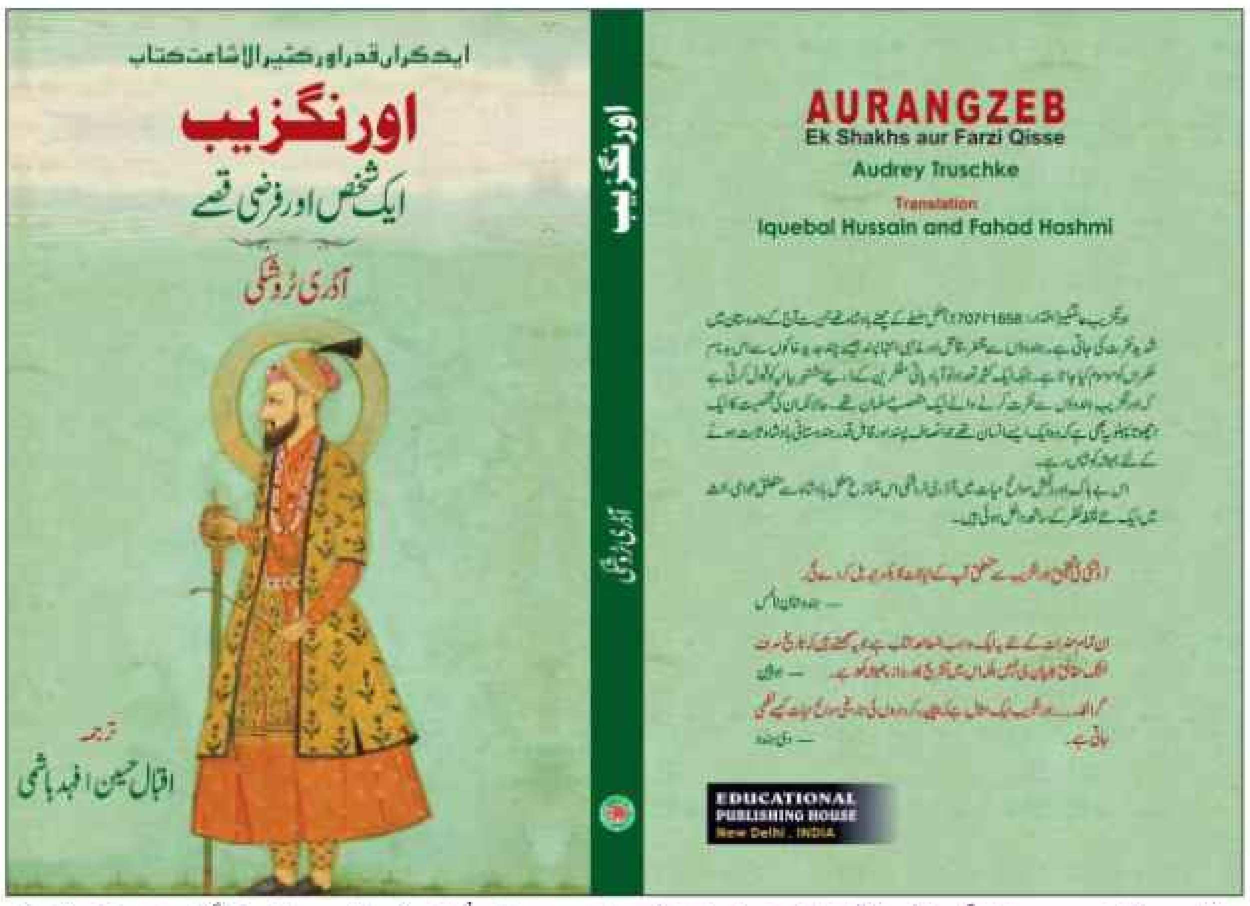

: اورنگزیب نے نوروز پر بھاری بھرکم تقریبات کے انعقاد کو محدود کیا، اور مسلمانوں کے بڑے تہواروں عید الفطر اور عید الاضحیٰ کے موقعوں سے بڑے پیمانے پر جشن منانے کو بھی منسوخ کر دیا تھا۔ تقریباً اسی وقت انہوں نے ہندوؤں کے تہواروں ہولی اور دیوالی کے ساتھ ساتھ مسلمانوں کے محرم کے یادگاری جلوس سے متعلق ہنگامہ خیزی پر لگام کسنے کی کوشش کی تھی۔ یہ احکامات ایک تو اس لیے تھے کہ انہیں رنگ رلیاں کرنے والوں کے جوش وخروش سے کسی قدر بیزاری تھی، اور دوسرا مقصد عوام کی حفاظت تھی کہ ایسے مواقع پر اکثر پرتشدد ہنگامے ہو جاتے تھے۔ آڈری یہ بھی بتاتی ہیں کہ احکامات تو دیے گئے مگر ان پر کبھی عمل نہیں ہوا، یہاں تک کہ درباری اور شاہی خاندان کے افراد بھی دھوم دھام سے تہوار مناتے رہے۔ پروپیگنڈہ مواد یہ تو بتاتا ہے کہ اورنگزیب نے بہت سارے لوگوں کو جبراً مسلمان بنایا تھا مگر یہ نہیں بتاتا کہ کچھ لوگوں نے مغلیہ سلسلہ مراتب میں ترقی کے لیے اسلام قبول کیا تو کچھ لوگوں نے دوسرے محرکات کی وجہ سے، اس میں بھی

مقصود ترقی حاصل کرنا ہی تھا۔ آڈری کے مطابق تبدیلی مذہب کرنے والے اورنگزیب کی تنقیدی نگاہ میں آ جاتے تھے، اپنے ایک خط میں ایسے ہی دو لوگوں کی، جنہوں نے اپنے قبول اسلام کی فخریہ تشہیر کی تھی، اورنگزیب نے مذمت کی تھی اور انہیں قید کرنے کا حکم دیا تھا۔ آڈری لکھتی ہیں : مجموعی طور پر اورنگزیب کے ہندوستان میں نسبتاً ہندوؤں کی قلیل تعداد نے اسلام قبول کیا تھا۔ یہ بات بھی سامنے نہیں لائی جاتی کہ اورنگزیب اپنی مسلمان رعایا کے تئیں اقدامی کارروائی میں پہل کیا کرتے تھے۔ انہوں نے احمد سرہندی نقشبندی کی کچھ تحریروں پر پابندی عائد کر دی تھی، مہدویہ فرقے کے چند درجن افراد قتل کر دیے تھے، اپنی شہزادگی میں شیعہ اور اسماعیلی بوہرہ فرقے کو نشانہ بنایا تھا، بلکہ اسماعیلی بوہرہ فرقہ کے لیے یہ حکم تھا کہ وہ اپنی مساجد میں سنّی طریقہ سے نماز پڑھیں۔ لیکن یہی اورنگزیب ہندو مذہبی برادری کے نگراں تھے۔ آڈری ٹروشکی بتاتی ہیں کہ اورنگزیب کا یہ ماننا تھا کہ اسلامی تعلیمات اور مغلیہ روایات نے انہیں ہندو مندروں، زیارت

گاہوں، اور مقدس شخصیتوں کی حفاظت کے لیے پابند کیا تھا۔ ان پر ہندو مندروں کی مسماری کا الزام لگتا ہے لیکن آڈری لکھتی ہیں: اورنگزیب کی سلطنت میں زمین کا پورا خطہ ہندو اور جین مندروں سے مزین تھا۔ یہ مذہبی ادارے مغل حکومت سے محافظت کا استحقاق رکھتے تھے، اور اورنگزیب عموماً ان کی حفاظت کو یقینی بنانے کے لیے کوشاں رہتے تھے۔ علیٰ ہذا القیاس، جب کبھی کوئی خاص مندر یا اس سے منسلک لوگ شاہی سلطنت کے مفاد کے خلاف کسی عمل میں شامل ہوتے، تب مغل نقطہ نظر کے تحت خیر سگالی کا یہ عمل منسوخ بھی کر دیا جاتا تھا۔ اسی اسکیم پر عمل پیرا ہوتے ہوئے شہنشاہ اورنگزیب نے کچھ مخصوص مندروں کے انہدام اور تقدس کی پامالی کا حکم صادر کیا تھا۔ بنارس کے وشوناتھ مندر اور متھرا کے کیشو دیو مندر کے انہدام کا الزام اورنگزیب پر لگتا ہے، مگر یہ بات سامنے نہیں لائی جاتی کہ یہ سیاسی فیصلے تھے، اور مقصد کچھ لوگوں کو ان کی سیاسی غلطیوں کی سزا دینا تھا۔ ورنہ اورنگزیب کے دور میں کثیر پیمانے پر مندر بنے، جاگیریں دی گئیں اور ان کی

حفاظت کی گئی۔ بنارس کے پنڈتوں کی حفاظت کا فرمان تک جاری کیا گیا۔ شہنشاہ کے امراء میں 50 فیصد ہندو تھے جن میں مراٹھے سب سے زیادہ تھے۔ مگر ایک سچ یہ بھی ہے کہ چھترپتی شیواجی مہاراج، جو مراٹھا تھے، آخر دم تک ان کے لیے سر درد بنے رہے۔ اس کتاب میں اورنگزیب اور شیواجی کی ملاقات کا دلچسپ احوال شامل ہے، نیز شیواجی مہاراج کے تعلق سے دیگر اہم باتیں بھی ہیں۔ یہ کہا جاتا ہے کہ اورنگزیب جزیہ لیتے تھے لیکن یہ نہیں بتایا جاتا کہ برہمن پروہتوں، راجپوت اور مراٹھا درباریوں، اور ہندو منصب داروں سے جزیہ نہیں لیا جاتا تھا، جین، سکھ، اور دیگر غیر مسلم عوام پر جزیہ کی ادائیگی فرض تھی، لیکن ساتھ ہی ساتھ انہیں کچھ مخصوص حقوق فراہم کیے گئے تھے اور ان کے تحفظ کو یقینی بنایا گیا تھا۔ آڈری بتاتی ہیں کہ علماء کی ایک بڑی تعداد کو بادشاہ کی مذہبی سنجیدگی پر شبہ تھا، ان ہی علماء کو، اور جو مذہب تبدیل کر کے مسلمان بنے تھے انہیں، جزیہ کی وصولی میں لگایا گیا تھا، اس طرح علماء کے حلقہ میں اورنگزیب کی ساکھ کچھ بحال ہوئی

تھی، مگر بہت سے مسلم امراء اور شاہی خاندان کے افراد جیسے اورنگزیب کی بہن جہاں آرا جزیہ کے ناقص انتظامی فیصلے کا مذاق اڑاتے تھے۔ یہی نہیں جزیہ وصولی کے بعد بڑا حصہ محصلین ہڑپ لیتے تھے، بادشاہ اس چوری کو روکنے میں بے بس تھے۔ اورنگزیب نے ہندو مذہبی کتابوں کے تراجم پر بھی روک نہیں لگائی، بلکہ رامائن کے فارسی تراجم تحفتاً قبول کیے۔ اورنگزیب کے دربار میں اخبار بھی تھا، جی ہاں انہیں اپنی حکومت کے ہر کونے کی خبر پڑھ کر سنائی جاتی تھی۔ اورنگزیب کے ذریعے اپنے بھائیوں کو قتل کرنے کے واقعات پر آج سخت ردعمل ظاہر کیا جاتا ہے، لیکن بقول آڈری مغلوں میں سیاسی طاقت کے حصول پر خاندان کے تمام مردوں کا دعویٰ ہوتا تھا، اکبر بادشاہ نے قانونی حق داروں کو کم کر کے اسے صرف بیٹوں تک محدود کر دیا تھا لہٰذا حکومت کے حصول کے لیے اورنگزیب نے اپنے بھائیوں کے ساتھ جو کچھ کیا وہی کارروائیاں ان کے بھائی بھی موقع پاتے تو اورنگزیب کے ساتھ کرتے۔ لیکن اورنگزیب کے ذریعے والد شہنشاہ شاہجہاں کو بے دخل اور قید کرنا ایک قابل نفرت عمل سمجھا جاتا تھا اور مغل سلطنت کے قاضی القضاۃ نے اس پر برہمی جتائی تھی یہاں تک کہ انہیں برخاست کر دیا گیا تھا۔ یہی نہیں بیرونِ ملک بھی ان کا یہ عمل ناپسندیدہ قرار پایا تھا اور شریف مکہ نے تو اورنگزیب کو ہندوستان کا جائز بادشاہ ماننے سے انکار کر دیا تھا۔ اورنگزیب شریف مکہ کی رائے تبدیل کرانے کی اپنی خواہش سے کبھی باز نہیں آئے۔ صفوی حکمراں شاہ سلیمان نے اس کی مذمت کی تھی۔ اور سچ یہی ہے کہ اپنے والد سے برتاؤ میں غیر مصنفانہ رویے سے اورنگزیب کو کبھی بھی چھٹکارہ نہیں ملا۔ کہا جاتا ہے کہ اورنگزیب نے موسیقی پر پابندی لگا دی تھی، لیکن سچ یہ ہے کہ انہوں نے کچھ مخصوص قسم کی موسیقی پر، وہ بھی صرف اپنے ایوان ہی میں پابندی لگائی تھی۔ اورنگزیب کے سب سے چھوٹے بیٹے کام بخش کی والدہ اودے پوری ایک مغنیہ تھیں جو علالت کے دنوں میں ان کے ساتھ رہیں۔ ایک دلچسپ قصہ یہ بھی ہے کہ جوانی میں

اورنگزیب کو ایک موسیقار اور رقاصہ ہیرا بائی سے عشق ہو گیا تھا، افواہ مشہور ہے کہ اس کے کہنے پر وہ شراب سے زندگی بھر اجتناب کے اپنے عہد کو توڑنے پر راضی ہو گئے تھے۔ ایک دلچسپ بات آڈری بتاتی ہیں کہ اورنگزیب کو جب بھی لگا کہ ریاستی مفاد میں اسلامی اصولوں سے سمجھوتہ کیا جانا چاہیے، انہوں نے سمجھوتہ کیا، اسی لیے علماء دین بالخصوص قاضی سے ان کی پورے عہد حکومت میں نبھی نہیں، حالانکہ یہ بھی ایک رخ ہے کہ انہوں نے ''فتاویٰ عالمگیری'' کو ترتیب دینے کے لیے بہت سارے قابل علمائے کرام کو معاوضہ بھی دیا۔ اورنگزیب کی یہ تصویر، جو آڈری ٹروشکی نے دکھائی ہے ایک متشدد شہنشاہ کی نہیں ہے، لیکن قوم پرست ہندو نظریہ کی رو سے بابر اور اورنگزیب ظالم ہیں، سیکولر ذہن دانشوروں اور مورخین کی ایک اچھی خاصی تعداد بھی اورنگزیب کو متشدد مسلمان قرار دیتی ہے۔ ملک کے پہلے وزیر اعظم پنڈت جواہر لال نہرو نے اپنی کتاب ''ڈسکوری آف انڈیا'' میں اورنگزیب کو ایک متعصب اور متشدد حد تک کٹر مذہبی کہا اور مذمت کی ہے۔ مورخ جادوناتھ سرکار نے متعصب قرار دیا ہے۔ پاکستان میں تو ڈرامہ نگار شاہد ندیم نے یہ تک کہہ دیا ہے کہ اورنگزیب نے جب اپنے بھائی داراشکوہ پر فتح حاصل کی تو تقسیم کے بیج بو دیے گئے تھے۔ آڈری لکھتی ہیں کہ اورنگزیب بحیثیت ایک شر اور متعصب ہونے کے فرضی قصے کو بہت ہی کم تاریخی شہادتوں کی بنیاد پر پھیلایا گیا۔ آج نتیجہ سامنے ہے، بی جے پی اور دیگر قوم پرست جماعتوں سے منسلک نہ ہونے والے افراد بھی اورنگزیب کو شر قرار دیتے اور متعصب کہتے ہیں۔ افسوس کہ اپنی وصیت کے مطابق خلد آباد میں کھلے آسمان تلے ایک معمولی سی قبر میں دفنائے گئے اورنگزیب تاریخ کا ایک ایسا زندہ تار بن گئے ہیں جس میں مسلسل برقی رو دوڑتی رہتی اور آگ کی چنگاریاں نکلتی رہتی ہیں۔ ملک کی حالیہ سیاست ان کے نام کو مکمل مٹانے کے درپے ہے، دہلی میں اسی لیے ان کے نام کی سڑک کو دوسرا نام دے دیا گیا ہے۔ لیکن بقول آڈری اس طرح کی باتوں سے اورنگزیب کا نام مٹنے کی بجائے لوگوں کے ذہن پر مزید نقش ہو گیا ہے۔ مسلمانوں کو اورنگزیب کی اولاد کہا جانے لگا ہے۔ آڈری لکھتی ہیں کہ غالباً اورنگزیب اس بات سے مطمئن ہوتے کہ انہیں فراموش کر دیا گیا ہے لیکن لوگ انہیں بھولنے کو تیار نہیں ہیں۔ قصوروار بی جے پی اور سنگھ پریوار ہے جو بار بار ان کا نام لیتے رہتی ہے۔ کتاب شاندار ہے، اس کا مطالعہ ضروری ہے۔

نصاب میں منواسمرتی اور بابرنامہ:

یونیورسٹی پڑھائی کی جگہ ہے، کیرتن کی نہیں

اپوروانند

جیسے ہی میں آرٹس فیکلٹی کی عمارت میں داخل ہوا، نوٹس بورڈ پر لگے ایک پرچے نے اپنی جانب میری توجہ مبذول کرائی: 'سیو اکیڈمک اسپیس آف بھارت'۔ 'بھارت' کے اکیڈمک اسپیس کو خطرہ ہے، یہ جاننے کے بعد مجھے تجسس ہوا۔ لگتا تھا کہ 10 سالوں میں ہر 'اسپیس' کا بھارتیہ کرن کیا جا چکا ہے اور ہر جگہ محفوظ کی جا چکی ہے۔ پھر کون سی جگہ رہ گئی جسے بچائے جانے کی ضرورت ہے؟ جاننے کی خواہش ہوئی کہ کون یہ اپیل کر رہا ہے۔ جلی حروف میں ادارے کا نام لکھا تھا جس نے یہ پرچہ جاری کیا تھا: اسٹوڈنٹس فار اکیڈمک جسٹس (ایس اے جے)۔ آج تک لوگ 'اکیڈمک فریڈم' کے لیے فکرمند تھے۔ اب 'اکیڈمک جسٹس' کے لیے کام کرنے والا ایک نیا طبقہ آ گیا ہے۔ اس سے 'فریڈم' والوں کو تقویت ہی ملے گی کیونکہ ہمارے آئین میں 'فریڈم' اور 'جسٹس' ساتھ ساتھ آتے ہیں۔ اپیل اور اپیل کرنے والے کا نام انگریزی میں دیکھ کر تسلی ہوئی کہ انگریزی کو اب ہندوستانی مان لیا گیا ہے کیونکہ ہندوستان میں تعلیمی جگہ کو بچانے کی اپیل انگریزی میں کی جا رہی ہے اور ہندوستان سے متعلق تشویش میں مبتلا ادارے کا نام بھی انگریزی میں ہے۔ پرچے کا عنوان ایک سوال کی شکل میں تھا: نصابی اصلاحات یا بائیں بازو کا ایجنڈا! فجائیہ نشان دیکھ کر ایسا لگا جیسے ادارہ سوال نہیں پوچھ رہا، حیران ہے کہ نصابی اصلاحات کے نام پر بائیں بازو کے ایجنڈے پر عمل کیا جا رہا ہے۔ یہ حیرانی کن ہے بھی کیونکہ جب ہندوستان میں ہندوتوا کا دور چل رہا ہے اور اب سب کچھ ہندوستانیوں کے ہاتھ میں ہے تو نصابی اصلاحات کے نام پر بائیں بازو کے ایجنڈے کو کیسے نافذ کیا جا سکتا ہے۔ لیکن ایسا لگتا ہے کہ آج بھی ہندوستان میں بائیں بازو کا اثر ورسوخ برقرار ہے۔ 10 سالوں میں ان کو ختم کرنا تو دور، ان کو بے اثر بھی نہیں کیا جا سکا ہے۔ بہرحال! پرچہ کو پڑھنے کے بعد معلوم ہوا کہ اس 'اکیڈمک اسپیس' کو خطرہ محکمہ تاریخ سے پیدا ہوا ہے۔ محکمہ نے گریجویشن کی سطح پر 'منواسمرتی' اور 'بابرنامہ' کو مطالعہ کے مواد کے طور پر تجویز کیا ہے۔ ایس اے جے کو ان دونوں پر اعتراض ہے۔ تعجب اس بات پر ہونا چاہیے کہ بائیں بازو والوں نے 'منواسمرتی' پڑھنے کو کیوں کہا؟ کچھ عرصہ قبل جب محکمہ قانون نے 'منواسمرتی' کو نصاب میں شامل کیا تھا، تو بائیں بازو کے ایک طبقے نے اعتراض کیا تھا۔ جو دلیل ان کی تھی وہی اس پمفلٹ کو جاری کرنے والوں کی ہے۔ یہ کتاب خواتین مخالف، دلتوں، پسماندہ طبقات کے خلاف اور آئینی اقدار کے خلاف ہے۔ اس لیے اسے پڑھنے کے لیے نہیں کہا جانا چاہیے۔ کم از کم ایک جگہ پر بائیں بازو اور قوم پرستوں کے خیالات مل رہے ہیں۔ لیکن قوم پرست اسے بائیں بازو کی چالاکی سمجھ رہے ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ بائیں بازو والے دراصل منواسمرتی کو اس لیے پڑھانا چاہتے ہیں تاکہ یہ معلوم ہو جائے کہ ہندو مذہب کا بنیادی متن رجعت پسند، خواتین مخالف، دلت مخالف اور مساوات کے خلاف ہے۔ اس طرح وہ ہندو مذہب کے خلاف نفرت پھیلانا چاہتے ہیں۔ بابرنامہ تو بالکل نہیں پڑھایا جا سکتا کیونکہ بابر حملہ آور اور ظالم تھا۔ ایس اے جے نے سوال کیا ہے کہ کیا ہمارے پاس اس سے زیادہ عظیم کردار نہیں ہیں جن کے بارے میں پڑھایا جا سکتا ہے؟ ایس اے جے کی تشویش یہ ہے کہ ہمارے طلباء کہیں بابر کو ایک مثالی شخص اور منواسمرتی کو ایک مثالی کتاب نہ مان بیٹھیں۔ لیکن وہ اس سے زیادہ فکرمند ہیں کہ کہیں منواسمرتی کو پڑھنے سے ہندومت کے بارے میں غلط تاثر نہ پیدا ہو جائے۔ ایس اے جے چاہے کچھ بھی سوچے اور بائیں بازو جو بھی سوچے، ہمیں اس پر ضرور سوچنا چاہیے کہ ہم کچھ بھی یونیورسٹی میں کیوں پڑھتے ہیں۔ کیا ہم طلبہ کو کمیونسٹ بنانے کے لیے 'کمیونسٹ مینی فیسٹو' پڑھاتے ہیں؟ یا 'ہند سوراج' پڑھا کر طلبہ کو گاندھیائی بنانا چاہتے ہیں؟ کیا ہم سارتر کو پڑھا کر کسی کو وجودیت پسند بننے کے لیے کہہ رہے ہیں؟ یا وہ ساورکر کو پڑھا کر ہندوتوا کی تبلیغ کر رہے ہیں؟ درحقیقت کسی بھی شخص یا متن کو مطالعہ کا موضوع بنانے کا مطلب اس کا تنقیدی جائزہ لینا ہے۔ تعلیم کا مطلب تبلیغ نہیں ہے۔ گاندھی ہوں یا مارکس یا امبیڈکر یا اقبال، رام چرت مانس یا وید، اگر وہ مطالعہ کے موضوع ہیں تو ان کا مطالعہ صرف تنقیدی انداز میں کیا جائے گا۔ یونیورسٹی کیمپس میں داخل ہوتے ہی پہلا منتر جو کہ ایک طرح سے آخری بھی ہے، یہ ہے کہ کوئی بھی چیز تنقید سے بالاتر نہیں۔ کسی بھی کتاب یا شخص کا مطالعہ کرنے کا مطلب اس کا تجزیہ کرنا ہے۔ اس کی پوجا نہیں۔ یہ استاد کا فرض ہے کہ وہ طلباء کو متعلقہ مضمون کے تمام سیاق وسباق سے متعارف کرائے۔ نہ صرف ان ذرائع سے جو اس کے حق میں ہیں بلکہ ان سے بھی جو اس کا تنقیدی جائزہ لیتے ہیں۔ تعلیم کا سارا کاروبار ایک طرح سے تنقیدی ذہن کی نشوونما کا کاروبار ہے۔ یونیورسٹی کیرتن کی جگہ نہیں ہے، یہ مطالعہ کی جگہ ہے۔ اسی لیے مذہب کے مطالعہ کے حوالے سے ایک بحران پیدا ہوتا ہے کیونکہ مذہبی لوگ مذہب کو عقیدے کا موضوع سمجھتے ہیں تنقید کا نہیں۔ ہندوستان کی یونیورسٹیوں میں دینی علوم کے مراکز کی عدم موجودگی پر افسوس کرنے والے یہ بھول جاتے ہیں کہ کلاس روم میں داخلے کے لیے پہلی شرط عقیدت اور جذبات سے پاک ہونا ہے۔ جیسے ہی ہم کسی چیز کو جذبات کا موضوع سمجھتے ہیں، اسے کلاس یا نصاب سے خارج کر دیتے ہیں۔ شاید اسی لیے گاندھی نے مذہب کو اسکولوں سے باہر رکھنے کی بات کہی کیونکہ وہ ہماری حدود کو جانتے تھے۔ اس لیے 'منواسمرتی' کو پڑھا اور پڑھایا جانا چاہیے۔ اس سے ہمیں اندازہ ہوگا کہ یہ کس قسم کا معاشرہ تھا جس نے یہ ضابطہ تخلیق کیا تھا۔

خاندانی اور سماجی زندگی پر ماہِ رمضان کے اثرات، آپسی بھائی چارہ اور میل جول

شاہد صدیقی علیگ

امت مسلمہ اسلامی سال کے نویں مہینے، یعنی ماہِ رمضان کی آمد کا بے صبری سے انتظار کرتی ہے۔ یہ مہینہ نہ صرف عبادات اور روحانی ترقی کا موقع فراہم کرتا ہے بلکہ خاندانی اور سماجی زندگی پر بھی گہرے اثرات مرتب کرتا ہے۔ یہ وہ مہینہ ہے جب انسان کا اپنے رب سے تعلق مضبوط ہوتا ہے اور وہ اپنے اردگرد کے افراد سے بھی محبت اور ہمدردی کا برتاؤ اختیار کرتا ہے۔ مساجد کی رونقیں بڑھ جاتی ہیں، گھروں میں عبادات کا ماحول قائم ہوتا ہے اور خاندان کے افراد زیادہ وقت ایک دوسرے کے ساتھ گزارتے ہیں۔ ماہِ رمضان صرف انفرادی عبادات کا نہیں بلکہ اجتماعی خیر وبرکت اور سماجی ہم آہنگی کا بھی مظہر ہے۔ ماہِ رمضان گھر کے افراد کو ایک جگہ اکٹھا ہونے کا موقع فراہم کرتا ہے۔ سحری اور افطار کے اوقات وہ لمحات ہوتے ہیں جب پورا خاندان ایک ساتھ بیٹھتا ہے، جو آج کے مصروف طرزِ زندگی میں کم دیکھنے کو ملتا ہے۔ اس سے نہ صرف آپسی محبت میں اضافہ ہوتا ہے بلکہ ایک دوسرے کے مسائل سمجھنے اور انہیں حل کرنے کی راہ بھی ہموار ہوتی ہے۔ والدین اپنے بچوں کو عبادات اور اسلامی اقدار کی تربیت دینے میں زیادہ سرگرم ہو جاتے ہیں اور چھوٹے بچے بھی روزے کی اہمیت کو سمجھنے لگتے ہیں۔ رمضان کا ایک اور اہم پہلو برداشت اور صبر ہے، جو گھریلو تعلقات کو مضبوط بنانے میں کلیدی کردار ادا کرتا ہے۔ روزہ دار بھوک اور پیاس کے باوجود صبر اور تحمل کا دامن نہیں چھوڑتا، جس کا اثر گھریلو ماحول پر بھی پڑتا ہے۔ بحث و تکرار میں کمی آتی ہے اور رشتوں میں دراڑیں پڑنے کے بجائے انہیں جوڑنے کی کوشش کی جاتی ہے۔ بھائی بہنوں میں اختلافات کم ہوتے ہیں اور والدین کی عزت واحترام میں اضافہ ہوتا ہے۔ رمضان المبارک میں سماجی روابط بھی مضبوط ہوتے ہیں۔ محلے میں اجتماعی عبادات، تراویح، اور قرآن خوانی کے ذریعے لوگ ایک دوسرے کے قریب آتے ہیں۔ دعوتِ افطار کا سلسلہ بھی میل جول بڑھانے میں اہم کردار ادا کرتا ہے، جہاں رشتہ داروں، دوستوں، اور پڑوسیوں کو مدعو کیا جاتا ہے۔ یہ محض کھانے کی دعوت نہیں ہوتی بلکہ سماجی یکجہتی اور بھائی چارے کو فروغ دینے کا ایک ذریعہ بنتی ہے۔ اسلام نے رمضان میں غریبوں اور ضرورت مندوں کی مدد پر زور دیا ہے۔ زکوٰۃ اور صدقات کے ذریعے مستحق افراد کی مدد کی جاتی ہے، جس سے نہ صرف مالی مشکلات کم ہوتی ہیں بلکہ محتاجوں کے دلوں میں امیروں کے لیے محبت اور خیر خواہی کا جذبہ بھی پیدا ہوتا ہے۔ ایک ایسا معاشرہ تشکیل پاتا ہے جہاں دولت کی غیر مساوی تقسیم کا احساس کم ہو جاتا ہے اور لوگ ایک دوسرے کی ضروریات کو سمجھنے لگتے ہیں۔ رمضان المبارک کا سب سے بڑا سبق دوسروں کی بھوک اور تکلیف کو محسوس کرنا ہے۔ روزے کا اصل مقصد صرف کھانے پینے سے پرہیز نہیں بلکہ دوسروں کے درد کو محسوس کرنا اور ایثار وقربانی کا عملی مظاہرہ کرنا ہے۔ ایک روزہ دار جب دن بھر بھوکا اور پیاسا رہتا ہے تو اسے ان لوگوں کا احساس ہوتا ہے جو سال بھر فاقہ کشی اور محرومی کا شکار رہتے ہیں۔ اسی لیے رمضان میں صدقہ، خیرات اور فطرہ کی ادائیگی پر زور دیا گیا ہے تاکہ معاشرے میں کوئی شخص ضرورتوں سے محروم نہ رہے۔ زکوٰۃ کا باقاعدہ نظام اسلامی معیشت میں فلاحی ریاست کے اصولوں کی بنیاد رکھتا ہے۔ اگر رمضان میں ہر صاحبِ استطاعت شخص ایمانداری سے زکوٰۃ اور خیرات مستحق افراد تک پہنچائے تو سماجی عدم توازن کو کم کیا جا سکتا ہے۔ اس سے ایک ایسا ماحول پیدا ہوتا ہے جہاں لوگ لینے والے کے بجائے دینے والے بننے کی کوشش کرتے ہیں، اور یوں سماج میں ہم آہنگی اور مساوات کا رجحان فروغ پاتا ہے۔ رمضان المبارک میں گلے شکوے دور ہونے لگتے ہیں۔ روٹھے ہوئے گلے مل جاتے ہیں، اختلافات ختم ہو جاتے ہیں اور رشتے مزید مضبوط ہوتے ہیں۔ رمضان ہمیں صبر، درگزر، اور معافی کا درس دیتا ہے، جو معاشرتی زندگی کے لیے بے حد ضروری ہیں۔ جب کوئی شخص کسی کے ساتھ نرمی اور شفقت سے پیش آتا ہے۔

اپوزیشن نے شمال مشرق کو نظر انداز کیا، جب کہ حکمراں پارٹی نے بے مثال ترقی کا دعویٰ کیا

نئی دہلی، 11 مارچ (یو این آئی) حکومت پر منی پور اور دیگر شمال مشرق ریاستوں کے بارے میں لاتعلق ہونے کا رویہ اپنانے کا الزام لگاتے ہوئے اپوزیشن پارٹی نے آج کہا کہ وہاں ترقی کے نام پر صرف دعوے کئے جا رہے ہیں اور زمین پر کچھ نہیں ہو رہا ہے، جبکہ حکمراں پارٹی نے کہا کہ مودی کی حکومت صرف منی پور کو ہی نہیں بلکہ پورے شمال مشرق کے لوگوں کو ترقی دینے کے کاموں سے فائدہ اٹھا رہی ہے۔

لوک سبھا میں گرانٹس کے ضمنی مطالبات: سال 2025-26 کے لیے ریاست منی پور کے لیے گرانٹس کے ضمنی مطالبات پر عام بحث میں حصہ لیتے ہوئے کانگریس کے گورو گوگوئی نے آج کہا کہ شمال مشرق ایک حساس خطہ ہے اور لوگوں کے جذبات اس سے جڑے ہوئے ہیں۔ منی پور میں لوگ پچھلے دو برسوں سے بندوق کی نوک پر زندگی گزار رہے ہیں لیکن حکومت اس پر توجہ نہیں دے رہی ہے۔ اسے منی پور میں امن قائم کرنے کی کوشش کرنی چاہیے۔ وزیر اعظم نریندر مودی کو منی پور کا دورہ کرنا چاہئے اور وہاں کے لوگوں کے مسائل پر غور کرنا چاہئے اور انہیں جلد از جلد حل کرنے کے لیے اقدامات کرنے چاہئیں۔

وزیر خزانہ نرملا سیتا رمن نے مداخلت کرتے ہوئے کہا کہ اپوزیشن اراکین بار بار وزیر اعظم کی توہین کرتے ہیں۔ یہ ایک غلط روایت ہے اور مسٹر گوگوئی کو اس کے لیے معافی مانگنی چاہیے۔ وہ کانگریس کے ایک ممبر وزیر اعظم کا احترام کرنا جانتے ہیں۔ انہیں یہ سمجھنا چاہیے کہ ان کے ساتھ بھی ایسا ہی سلوک ہو سکتا ہے۔ اسپیکر اوم برلا نے متنبہ کیا کہ غیر متعلقہ باتوں پر بات کرنے کے بجائے اراکین کو ضابطے کے مطابق ایوان میں پیش کئے گئے مسائل پر بات کرنی چاہئے اور صرف انہی مسائل پر بات کی جانی چاہئے جو ایوان میں بحث کے لئے پیش کیے جائیں۔ اگر کوئی رکن موضوع سے ہٹ کر بات کرتا ہے، تو ایک نئے رکن کو بولنے کے لیے بلایا جا سکتا ہے۔

مسٹر گوگوئی نے کہا کہ اگر ہم وزیر اعظم کی پرانی تقریریں دیکھیں تو انہوں نے بار بار سابق وزرائے اعظم کی توہین کی ہے۔ انہوں نے امریکہ کے ساتھ تعاون کا معاملہ بھی اٹھایا اور کہا، "اس سے ملک کی معیشت متاثر ہو رہی ہے۔ حکومت صرف شہ سرخیوں پر توجہ دے رہی ہے اور زمین پر کچھ نہیں ہو رہا ہے۔ حکومت جی ایس ٹی میں اصلاحات کی باتیں کرتی ہے لیکن جی ایس ٹی کی وجہ سے اسکولوں کی اسٹیشنری اور لباس پر بھی جی ایس ٹی لگایا جا رہا ہے اور ایک طرح سے لوگوں کو پریشان کیا جا رہا ہے۔ اگر ہم انکم ٹیکس کے معاملے پر نظر ڈالیں تو حکومت نے ایک افسر کو بہت زیادہ اختیارات دے رکھے ہیں، اس لیے وہ چھوٹے چھوٹے کاموں پر بھی لوگوں کو پریشان کر رہا ہے اور عام لوگوں کو بھی پریشان کیا جا رہا ہے۔

انہوں نے کہا کہ عالمی بینک میں ہندوستان کی پوزیشن میں بہتری کی باتیں کی جا رہی ہیں لیکن حقیقت کچھ اور ہے۔ ملک کی مینوفیکچرنگ گر گئی ہے، پرائیویٹ سیکٹر کی سرمایہ کاری کم ہو رہی ہے اور جن علاقوں میں لوگوں کو روزگار ملنا چاہیے تھا وہاں پرائیویٹ انویسٹمنٹ نہیں ہو رہی اور متوسط طبقے کو کچھ نہیں مل رہا ہے، جس کی وجہ سے یہ طبقہ ہجرت پر مجبور ہو رہا ہے، بچے روس جا کر یوکرین کی جنگ میں شامل ہو رہے ہیں۔ حکومت کی پالیسیوں کی وجہ سے لوگ یہاں سے ہجرت کو ترجیح دے رہے ہیں۔ اس کی ایک مثال یہ ہے کہ ملک کے بچے امریکہ جا رہے ہیں اور انہیں وہاں کے کیمپوں میں باندھ کر واپس بھیجا جا رہا ہے۔

کانگریس کے لیڈر نے کہا کہ ملک میں سرمایہ کاری کم ہو رہی ہے۔ حکومت میک ان انڈیا کے نام پر صرف سرخیاں بنا رہی ہے۔ ملک کے دفاعی بجٹ میں اضافہ کیا جانا چاہئے دنیا میں یہ اضافہ ہو رہا ہے لیکن ہمارے ملک میں دفاعی بجٹ میں صرف چار فیصد اضافہ ہوا ہے۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ حکومت قومی سلامتی پر کتنی توجہ دے رہی ہے۔ مسٹر گوگوئی نے کہا کہ آج منی پور کے لیے گرانٹ کے مطالبات پر بحث ہو رہی ہے اس لیے وزیر داخلہ امت شاہ اور وزیر اعظم کو یہاں ہونا چاہیے تھا۔ وزیر اعظم کو چاہیے کہ وہ راج دھرم کی پیروی کریں اور منی پور جائیں اور منی پور میں پچھلے ڈیڑھ سال سے جاری بحران کو حل کریں۔ بی جے پی کے ... انہوں نے کہا کہ مودی حکومت شمال مشرق میں امن اور ترقی کے لیے کام کر رہی ہے ... لوگوں کو پتہ چل جائے گا کیونکہ کئی لوگ مسٹر مودی کی وجہ سے اس جگہ کے بارے میں جاننا شروع ہو گئے ہیں۔ ترقی یافتہ ہندوستان کے لیے جس کا مسٹر مودی نے تصور کیا ہے، 20 ہزار کروڑ روپے کا منصوبہ بنایا گیا ہے اور اس سے شمال مشرق کو بہت فائدہ ہوگا۔

والدین سے زیادہ بچے پیدا کرنے کا مطالبہ غیر دانشمندانہ اور غلط

نئی دہلی: سابق مرکزی وزیر خزانہ پی چدمبرم نے آندھرا پردیش کے رکن پارلیمنٹ کالی سیٹی اپلا نائیڈو کی جانب سے تیسرا بچہ پیدا کرنے والی خواتین کو 50 ہزار روپے اور لڑکا پیدا ہونے پر گائے دینے کے اعلان پر سخت ردعمل ظاہر کیا ہے۔ اس طرح کے بیانات کو غیر دانشمندانہ اور غلط قرار دیتے ہوئے، چدمبرم نے اس اقدام کو ہندوستان کے مستقبل کے لیے نقصان دہ ثابت ہو سکتا ہے۔ انہوں نے اپنے بیان میں کہا کہ ہندوستان پہلے ہی دنیا کا سب سے زیادہ آبادی والا ملک بن چکا ہے اور اب اس کی آبادی میں استحکام دیکھا جا رہا ہے۔ ان کے مطابق، اقوام متحدہ کی رپورٹ بتاتی ہے کہ ہندوستان کی آبادی 2062 میں اپنے عروج پر پہنچ جائے گی، جس کے بعد اس میں کمی شروع ہو جائے گی۔ چدمبرم نے کہا کہ ابھی ہمارے پاس 37 سال کا وقت باقی ہے اور اس دوران والدین کو زیادہ بچوں کی حوصلہ افزائی کرنا گزشتہ 70 برسوں کی ترقی کو پلٹ دینے کے مترادف ہوگا۔ انہوں نے زور دیا کہ ملک کو اس وقت جن چیلنجز کا سامنا ہے، ان میں بچوں کی پیدائش کو کنٹرول کرنا شامل ہونا چاہیے۔ ان کے مطابق، اصل توجہ زچگی کے دوران اموات کی شرح کو کم کرنے، بچوں کو ابتدائی پانچ برسوں میں بہتر غذائیت اور تعلیمی سہولیات فراہم کرنے پر ہونی چاہیے۔ انہوں نے کہا کہ آبادی میں اضافے کی بجائے معیار زندگی کو بہتر بنانا ترجیح ہونی چاہیے۔ واضح رہے کہ آندھرا پردیش کے وزیاناگرام سے تعلق رکھنے والے تیلگو دیشم پارٹی (ٹی ڈی پی) کے رکن پارلیمنٹ کالی سیٹی اپلا نائیڈو نے حال ہی میں اعلان کیا تھا کہ تیسرا بچہ پیدا کرنے والی خواتین کو 50 ہزار روپے کی نقد رقم دی جائے گی۔ اس کے علاوہ، اگر بچہ لڑکا ہوا تو خاتون کو ایک گائے بھی بطور تحفہ دی جائے گی۔ اس اعلان کا مقصد آبادی میں اضافے کو فروغ دینا بتایا جا رہا ہے، لیکن اب کئی حلقوں سے تنقید کا نشانہ بنایا جا رہا ہے۔ چدمبرم نے اس اقدام کو تنقید کا نشانہ بناتے ہوئے کہا کہ ہندوستان جیسے ملک میں، جہاں وسائل پہلے ہی محدود ہیں، آبادی کو بڑھانے کی ترغیب دینا معاشی اور سماجی مسائل کو مزید گمبھیر بنا سکتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ گزشتہ چند دہائیوں میں ہندوستان نے آبادی پر قابو پانے کے لیے جو کوششیں کیں، وہ اس طرح کے اقدامات سے ضائع ہو سکتی ہیں۔

ہندو برادری صرف ملہار سرٹیفکیٹ والی دکانوں سے مٹن خریدے، تاکہ ملاوٹ اور حلال گوشت سے بچا جا سکے: نتیش رانے

ممبئی: مہاراشٹر حکومت کے وزیر اور بی جے پی کے رہنما نتیش رانے نے پیر کے روز اعلان کیا کہ انہوں نے ملہار سرٹیفکیشن ڈاٹ کام ویب سائٹ کا آغاز کیا ہے۔ ان کے مطابق، اس سرٹیفکیٹ سے تصدیق شدہ دکانوں سے خریدے گئے مٹن میں کسی قسم کی ملاوٹ نہیں ہوگی اور ہندو برادری کو صرف جھٹکا مٹن ہی ملے گا۔ نتیش رانے نے نیوز ایجنسی آئی اے این ایس کو بتایا، "ہم نے ملہار سرٹیفکیشن ڈاٹ کام ویب سائٹ لانچ کی ہے، جہاں ہندو برادری حلال گوشت سے بچ سکے گی اور ملاوٹ سے پاک جھٹکا مٹن دستیاب ہوگا۔ ہمارا مقصد یہ یقینی بنانا ہے کہ ہندو برادری کو کسی بھی طرح کا ناقص گوشت نہ ملے۔"

انہوں نے ہندو برادری سے اپیل کی کہ وہ اس ویب سائٹ پر جا کر ان دکانوں کی فہرست دیکھیں جو اس سرٹیفکیٹ کے تحت کام کر رہی ہیں۔ رانے نے کہا، "یہ دکانیں ہندو برادری کے لیے قابل اعتماد ہوں گی، لہٰذا صرف انہی دکانوں سے خریداری کرنی چاہیے تاکہ کمیونٹی کو مضبوط بنایا جا سکے۔" رانے نے مزید کہا، "میں ہندو برادری سے اپیل کرتا ہوں کہ وہ جتنا ممکن ہو، ملہار سرٹیفکیشن سے تصدیق شدہ دکانوں سے ہی مٹن خریدیں اور ان دکانوں سے اجتناب کریں جہاں یہ سرٹیفکیٹ موجود نہیں ہے۔ اس سے نہ صرف ہندو برادری کے نوجوانوں کو اقتصادی طور پر مضبوط ہونے کا موقع ملے گا بلکہ انہیں کاروبار کے بہتر مواقع بھی فراہم ہوں گے۔" واضح رہے کہ اس سے قبل نتیش رانے نے مہاراشٹر نو نرمان سینا (ایم این ایس) کے سربراہ راج ٹھاکرے کے ایک بیان پر بھی سخت ردعمل دیا تھا۔ راج ٹھاکرے نے حالیہ مہا کمبھ کے دوران گنگا کے پانی کے بارے میں کہا تھا کہ وہ اسے نہ تو پی سکتے ہیں اور نہ چھو سکتے ہیں، کیونکہ لاکھوں افراد کے اشنان کے بعد پانی آلودہ ہو جاتا ہے۔ اس پر جوابی حملہ کرتے ہوئے نتیش رانے نے کہا تھا کہ راج ٹھاکرے کو وزیر اعظم نریندر مودی کی قیادت میں چلائے جانے والے نمامی گنگے صفائی مہم کی مکمل معلومات نہیں ہیں۔ رانے نے مزید کہا تھا کہ کسی کو بھی ہندو مذہب کی توہین کرنے کا حق حاصل نہیں ہے۔

بڑھتے ہوئے ٹیکسوں اور یوٹیلیٹی اخراجات کا بوجھ کم آمدنی والے شہریوں پر پڑے گا: سجاد لون

جموں، 11 مارچ (یو این آئی) جموں و کشمیر پیپلز کانفرنس کے صدر اور ہندواڑہ کے ایم ایل اے سجاد لون نے حالیہ پیش کیے گئے جموں و کشمیر کے بجٹ پر سخت تنقید کی اور اسے ایک سیاسی حربہ قرار دیا ہے۔ اسمبلی میں اظہار خیال کرتے ہوئے، سجاد لون نے کہا کہ بجٹ سازی ایک پیچیدہ اور حکمت عملی پر مبنی عمل ہے جو عموماً تجربہ کار افسران کی نگرانی میں ہوتا ہے، مگر اس بجٹ کی اقتصادی پائیداری پر شدید سوالات اٹھتے ہیں۔ سیاسی پہلوؤں پر تبصرہ کرتے ہوئے، سجاد لون نے کہا کہ جب میں اس بجٹ کو سیاسی تناظر میں پرکھتا ہوں، تو یہ 'نیا کشمیر' کے اسی بیانیے کی گونج معلوم ہوتا ہے جسے وزیر اعظم مودی اور بی جے پی نے 5 اگست 2019 کے بعد سے جارحانہ طور پر فروغ دیا ہے۔ انہوں نے حکومت کے طرز عمل میں تضادات کی نشاندہی کرتے ہوئے کہا کہ یہی وہ اسکیمیں اور پالیسیاں ہیں جن پر ماضی میں تنقید کی گئی تھی لیکن اب انہیں انقلابی قرار دیا جا رہا ہے۔ جن چیزوں کو پچھلے پانچ سالوں میں مسترد کیا گیا تھا، آج انہیں سراہا جا رہا ہے۔ انہوں نے کہا کہ این سی اور بی جے پی، دونوں وزیر اعظم مودی کی تعریف میں سبقت لے جانے کی کوشش کر رہی ہیں، جس سے یہ سمجھنا مشکل ہو گیا ہے کہ کون زیادہ پرجوش حمایت کر رہا ہے۔ ماضی کے وعدوں کی ناکامی کو اجاگر کرنے کے لیے، سجاد لون نے اسمبلی میں نیشنل کانفرنس کا انتخابی منشور پیش کیا اور اس کے وعدے بلند آواز میں پڑھے، جن میں 200 یونٹ بجلی مفت، روزگار کے مواقع اور سماجی فلاح و بہبود کی اسکیمیں شامل تھیں، مگر یہ سب ابھی تک پورے نہیں ہوئے۔ انہوں نے کہا کہ اگر میں اس منشور کو بطور ثبوت پیش کروں، جیسا کہ عدالت میں کیا جاتا ہے، تو یہ واضح ہو جائے گا کہ مفت بجلی کے یونٹس کو صرف اے اے وائی (انتودیا انا یوجنا) مستفیدین تک محدود کرنے کا کوئی ذکر نہیں تھا، بلکہ یہ وعدہ بلا شرط تھا۔ مالیاتی تجزیے کی بنیاد پر اپنی دلیل کو مضبوط کرتے ہوئے، سجاد لون نے ان وعدوں کو پورا کرنے کے لیے درکار بھاری اخراجات کا ذکر کیا۔ انہوں نے کہا کہ حکمران جماعت کے وعدے پورے کرنے کے لیے صرف ایک لاکھ نوکریوں پر 000,3 کروڑ روپے، یومیہ اجرت پر کام کرنے والوں کی مستقلی کے لیے 200,2 کروڑ، ہر گھر کو 12 گیس سلنڈر فراہم کرنے کے لیے 760 کروڑ اور ایمپلائمنٹ گارنٹی ایکٹ کے نفاذ کے لیے 000,1 کروڑ درکار ہوں گے۔ دیگر اخراجات شامل کرتے ہوئے، انہوں نے کہا کہ مجموعی لاگت سالانہ 000,12 کروڑ روپے اور پانچ سال میں 000,60 کروڑ روپے تک پہنچ جائے گی۔ مزید یہ کہ بجٹ میں بجلی کے بلوں کی یکمشت ادائیگی، کسانوں کے قرضوں پر سبسڈی، تحفظاتی پارکس کا قیام، دواؤں کے درختوں کی شجرکاری اور چھ ریموٹ ڈیسٹینیشنز بنانے کے اعلانات بھی شامل ہیں، جس سے یہ لاگت تقریباً 000,65 کروڑ تک پہنچ جاتی ہے۔ انہوں نے کہا کہ میرا سوال بہت واضح ہے کہ اس کے لیے مالی وسائل کہاں سے آئیں گے؟ میں چیلنج کرتا ہوں کہ اس کے معاشی جواز کو ثابت کریں۔ سجاد لون نے بجٹ میں سرمائے کے اخراجات کے اعداد و شمار پر سوال اٹھاتے ہوئے تضادات کی نشاندہی کی۔ انہوں نے کہا کہ 2025-26 کے لیے سرمائے کے اخراجات کا تخمینہ 000,32 کروڑ ہے، جب کہ 2024-25 کے لیے یہ 000,36 کروڑ تھا، جو بعد میں گھٹ کر 000,32 کروڑ کر دیا گیا۔ انہوں نے کہا کہ اگر نظر ثانی شدہ تخمینہ ابتدائی تخمینے سے کم ہو، تو اس کا مطلب ہے کہ حکومت کے پاس زیادہ اخراجات سنبھالنے کی صلاحیت نہیں ہے۔ اگر مجموعی سطح پر اخراجات کم ہو رہے ہیں تو یہ شعبہ جاتی سطح پر کیسے بڑھ سکتے ہیں؟ یہ اعداد و شمار آپس میں میل نہیں کھاتے۔ آمدنی کے ذرائع پر بات کرتے ہوئے، سجاد لون نے اثاثہ جات کی تیزی سے بڑھتی ہوئی مونیٹائزیشن پر تشویش کا اظہار کیا۔ انہوں نے کہا کہ بجٹ میں اثاثہ جات کی مونیٹائزیشن کی شرح 2024-25 میں 1٪ سے بڑھا کر 7٪ کر دی گئی ہے۔ کون سے اثاثے بیچے جا رہے ہیں؟ یہ ایوان جاننے کا حق رکھتا ہے، کیونکہ بجٹ کا 7٪ ایک بہت بڑی رقم ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ 1٪ ٹیکس میں اضافے سے عام شہریوں پر 000,1 کروڑ روپے کا اضافی بوجھ پڑے گا، اور اس کا سب سے زیادہ اثر نچلی 30٪ آبادی پر پڑے گا۔ حکومت کی طرف سے اے اے وائی مستفیدین کو مفت بجلی فراہم کرنے کے وعدے پر شبہ ظاہر کرتے ہوئے، سجاد لون نے کہا کہ یہ مرکزی اسکیم ہے۔

بی جے پی نے لکھن لال دیوانگن کو وجہ بتاؤ نوٹس جاری کیا

رائے پور، 11 مارچ (یو این آئی) چھتیس گڑھ میں بھارتیہ جنتا پارٹی (بی جے پی) نے ریاست کے وزیر صنعت لکھن لال دیوانگن کو وجہ بتاؤ نوٹس جاری کیا ہے۔ آج چھتیس گڑھ حکومت کے وزیر صنعت لکھن لال دیوانگن کو بی جے پی سے بغاوت کرنے کے بعد کوربا میونسپل کارپوریشن کا چیئرمین منتخب ہونے والے نوتن سنگھ ٹھاکر کو مبارکباد دینا مہنگا پڑا۔ اس معاملے کو سنجیدگی سے لیتے ہوئے بی جے پی نے وزیر دیوانگن کو وجہ بتاؤ نوٹس جاری کیا ہے۔ قابل ذکر ہے کہ وزیر لکھن لال دیوانگن نے نوتن سنگھ ٹھاکر کو کوربا میونسپل کارپوریشن کا چیئرمین منتخب ہونے پر مبارکباد دی تھی اور اسے بی جے پی کی جیت قرار دیا تھا۔ مسٹر دیوانگن نے کہا تھا کہ نوتن سنگھ ٹھاکر میونسپل کارپوریشن کوربا کے چیئرمین کا انتخاب جیت چکے ہیں۔ میں اس جیت پر انہیں دل کی گہرائیوں سے مبارکباد اور نیک خواہشات پیش کرتا ہوں۔ تاہم انہوں نے یہ بھی کہا کہ ہیتیشا نند اگروال پارٹی کے رسمی امیدوار تھے لیکن تمام منتخب کونسلروں نے متحد ہو کر نوتن سنگھ ٹھاکر کی جیت کو یقینی بنایا۔ یہ فیصلہ سب کے لیے قابل قبول ہے۔ انہوں نے کہا کہ یقینی طور پر اب میونسپل کارپوریشن میں میئر اور چیئرمین کے دونوں عہدوں پر بی جے پی نے قبضہ کر لیا ہے جس سے کوربا کی ترقی کو مزید تقویت ملے گی۔ نو منتخب چیئرمین اور میئر کو مبارکباد دیتے ہوئے مسٹر دیوانگن نے کہا تھا کہ وہ کوربا کی مجموعی ترقی کے لیے مل کر کام کریں گے اور پارٹی کی حمایت ہمیشہ ان کے ساتھ رہے گی۔ واضح رہے کہ چھتیس گڑھ بی جے پی نے کوربا میونسپل کارپوریشن کے نو منتخب چیئرمین نوتن سنگھ ٹھاکر کو ڈسپلن شکنی کی وجہ سے چھ سال کے لیے پارٹی سے نکال دیا ہے۔

عمر عبداللہ نے عارضی ملازموں کے مسائل کے حل کے لئے کمیٹی کا اعلان کیا

جموں، 11 مارچ (یو این آئی) وزیر اعلی عمر عبداللہ نے منگل کے روز عارضی ملازموں کے مسائل حل کرنے کے لئے ایک روڈ میپ بنانے کے خاطر چیف سکریٹری کی قیادت والی ایک پانچ رکنی کمیٹی کا اعلان کیا انہوں نے کہا کہ اس کمیٹی کو ایک روڈ میپ تیار کرنے کے لئے 6 مہینوں کا وقت دیا جائے گا وزیر اعلی نے یہ اعلان منگل کو قانون ساز اسمبلی میں اپنے بجٹ تقریر کے دوران کیا۔ انہوں نے کہا: میں آج اس ہاؤس کے ذریعے سے عارضی ملازموں کے لئے ایک کمیٹی کا اعلان کرتا ہوں جس کی قیادت چیف سکریٹری کریں گے اور بجٹ تقریر کے بعد میں اس کا باقاعدہ آرڈر جاری کروں گا۔ ان کا کہنا ہے کہ چیف سکریٹری، وزیر اعلی کے دفتر کے ایڈیشنل چیف سکریٹری، پلاننگ سکریٹری، جی اے ڈی سکریٹری اور لا سکریٹری اس کمیٹی کے ممبر ہوں گے۔ انہوں نے کہا: ہم عارضی ملازموں کو نہیں بھولے ہیں بلکہ کارروائی کر رہے ہیں۔ وزیر اعلی نے کہا کہ اس کمیٹی کو روڈ میپ تیار کرنے کے لئے 6 مہینوں کا وقت دیا جائے۔ انہوں نے کہا: سال 2014 میں ہم نے ان ملازموں کے لئے ایک نظام کو حتمی شکل دی تھی لیکن بدقسمتی سے وہ بھی سیلاب کی وجہ سے آگے نہ بڑھ سکا اور اس کے بعد ہماری حکومت نہیں آئی۔ عمر عبداللہ نے کہا کہ ان عارضی ملازموں کا مسئلہ ایک انسانی مسئلہ ہے گرچہ حکومت کے لئے یہ ایک مالی معاملہ ہے۔ انہوں نے گذشتہ بجٹوں کا حوالہ دیتے ہوئے کہا: ہماری حکومت کے بعد ہر بجٹ میں ان کو مستقل کرنے کے وعدے کئے گئے لیکن ان میں بھی صرف کمیٹیاں بنائی گئیں۔ ان کا کہنا تھا: پھر ان کے لئے ایس آر او 520 بنایا گیا جس کے تحت صرف 570 ملازموں کی نوکریاں مستقل کی گئیں۔ وزیر اعلی نے کہا: ٹھیک دو برس پہلے جموں و کشمیر ری آرگنائزیشن ایکٹ کے تحت کئی ایس آر اوز منسوخ کر دئے گئے جس کے ساتھ جو ان ملازموں کی مستقلی کا دروازہ تھوڑا کھلا تھا وہ بھی بند ہو گیا۔ انہوں نے کہا: اب نہ ایس آر او 520 ہے اور نہ کوئی فریم ورک ہے۔ ان کا کہنا تھا: ان ملازموں کی صحیح تعداد میں واضح نہیں ہے کیونکہ بجٹ میں ان کی تعداد 61 ہزار ہے جبکہ سرکاری دیکھیں تو تعداد اس سے کافی زیادہ ہے لہذا ہمیں صفر سے شروع کرنا ہے۔

کیجریوال اور مان تعلیم پر سیاست کرنا بند کریں: چگ

چنڈی گڑھ، 11 مارچ (یو این آئی) بھارتیہ جنتا پارٹی کے قومی جنرل سکریٹری ترون چگ نے منگل کو عام آدمی پارٹی (اے اے پی) کے کنوینر اروند کیجریوال اور پنجاب کے وزیر اعلی بھگونت مان پر سخت حملہ کرتے ہوئے کہا کہ آپ۔دا پارٹی نے اب پنجاب کے تعلیمی نظام کو بھی اپنے سیاسی پروپیگنڈے اور فریب کا پلیٹ فارم بنا دیا ہے۔ مسٹر چگ نے کہا کہ کیجریوال صاحب، 36 مہینے گزر گئے لیکن آپ نے پنجاب کے لیے ایک بھی نیا کام نہیں کیا، الٹا آپ نے پوری ریاست کا بیڑا غرق کر دیا ہے اور اب آپ بچوں کے مستقبل سے کھیل رہے ہیں۔ "مسٹر چگ نے پنجاب بورڈ کی 12 ویں جماعت کے پولیٹیکل سائنس کے امتحان میں پوچھے گئے سوالات کو لے کر مان حکومت پر تنقید کی۔ انہوں نے کہا، "آٹھ نمبر کا سوال پوچھ رہے ہیں۔ اے اے پی حکومت کی پالیسیوں کا ذکر کیجئے۔ اس سوال کا جواب کیا ہوگا؟ پنجاب کی بگڑتی ہوئی امن و امان کی صورتحال؟ منشیات کا شکار پنجاب کا جوان؟ یا پھر فنانشل ہیلتھ انڈیکس میں آخری نمبر پر پہنچ چکی پنجاب کی معیشت؟ کیا آپ پنجاب کے بچوں کو شراب گھپلہ کیسے کرنا ہے، کس طرح غریبوں کا حق مار کر عام آدمی کے ٹیکس کے پیسوں سے شیش محل بنانا ہے، یہ سکھانا چاہتے ہیں، یا پھر پاٹھ شالا کی جگہ 'مدھوشالا' کیسے کھولنا ہے یہ تعلیم دینا چاہتے ہیں۔ ان کا کہنا تھا کہ پنجاب کی خواتین گزشتہ 36 ماہ سے اپنے ایک ہزار روپے کے وعدے کو یاد کر رہی ہیں لیکن مان حکومت کے پاس کوئی جواب نہیں ہے۔ ہر روز کوئی نہ کوئی نوجوان نشے کی لت سے اپنی جان گنوا رہا ہے، ہر سال ہزاروں نوجوان نشے کی وجہ سے برباد ہو رہے ہیں، لیکن مان حکومت طاقت کے نشے میں اس قدر مست ہے کہ سلیبس کا حصہ نہ ہونے کے باوجود بورڈ کے امتحانات میں اے اے پی کے یوم تاسیس جیسے سوالات پوچھے جا رہے ہیں۔

کشمیر میں رک رک کر بارشیں، شبانہ درجہ حرارت میں گراوٹ ریکارڈ

سری نگر، 11 مارچ (یو این آئی) محکمہ موسمیات کی پیش گوئی کے عین مطابق وادی کشمیر میں گذشتہ چوبیس گھنٹوں کے دوران سیاحتی مقام گلمرگ سمیت کئی پہاڑی علاقوں میں تازہ ہلکی برف باری ہوئی جبکہ میدانی علاقوں میں رک رک کر بارشیں ہوئیں۔ سری نگر میں گذشتہ چوبیس گھنٹوں کے دوران 8.7 ملی میٹر بارش ریکارڈ ہوئی ہے۔ سیاحتی مقامات گلمرگ اور پہلگام میں اس دوران بالترتیب 2.1 ملی میٹر اور 8.11 ملی میٹر بارش ریکارڈ ہوئی ہے۔ سرحدی ضلع کپوارہ میں گذشتہ چوبیس گھنٹوں کے دوران 0.12 ملی میٹر بارش ریکارڈ ہوئی ہے جبکہ گیٹ وے آف کشمیر کے نام سے مشہور قاضی گنڈ میں 8.6 ملی میٹر بارش ریکارڈ ہوئی ہے۔ متعلقہ محکمے کے مطابق وادی میں خراب موسمی صورتحال کا سلسلہ 16 مارچ تک جاری رہنے کا امکان ہے۔ ان کا کہنا تھا کہ وادی میں 11 مارچ کو پہاڑی علاقوں میں کہیں کہیں ہلکی برف باری یا بارشوں کا امکان ہے جبکہ اس دوران میدانی علاقوں میں ہلکی بارشیں ہو سکتی ہیں۔

سارن گروڈ یجیٹل پلیٹ فارم سے آن لائن تعلیم حاصل کریں گے طلباء

چھپرہ: ضلع کے میٹرک اور انٹرمیڈیٹ کے طلباء کو ڈیجیٹل میڈیم کے ذریعے آن لائن کلاسز کے ذریعے تیاری کرائی جائے گی۔ ڈی ایم امن سمیر نے ڈی پی او سیکنڈری ایجوکیشن اجیت امر ہرپن کو مذکورہ ذمہ داری سونپی ہے۔ ڈی ایم کی ہدایت پر ڈی پی او مسٹر امر نے مختلف مضامین کے ماہر اساتذہ کو نامزد کیا ہے جو ڈیجیٹل پلیٹ فارم پر نوڈل اساتذہ کے طور پر اپنا حصہ ڈالتے ہیں۔ ضلع اسکول میں واقع سارن گرو کے ڈیجیٹل اسٹوڈیو میں باضابطہ ریکارڈنگ شروع ہوئی۔ سب سے پہلے موضوع کے مطابق ریکارڈ شدہ مواد کو فیس بک اور یوٹیوب پر اپ لوڈ کیا جائے گا۔ پھر آن لائن لائیو نشریات بھی کی جائیں گی۔ ڈی پی او مسٹر ہرپن نے بتایا کہ آج کیمسٹری، فزکس، جغرافیہ، ریاضی، انگلش، سنسکرت، بیالوجی کے مضامین کے ماہرین نے ریکارڈنگ کی۔ فیس بک لائیو بھی ایک دو دن میں ہو جائے گا۔ اس سے ضلع کے ان لاکھوں بچوں کو فائدہ پہنچے گا جو 9 ویں جماعت میں داخل ہیں یا 10 ویں، 11 ویں اور 12 ویں جماعت میں جا رہے ہیں۔ اسکول میں باقاعدہ پڑھائی کے بعد طلباء رات کو اپنے گھروں پر آن لائن موڈ میں ماہرین سے مشورے اور رہنمائی حاصل کر سکیں گے۔ ڈی پی او نے بتایا کہ ہر مضمون کے ساتھ بہت سارے ذیلی عنوانات ہیں یعنی ہر عنوان کے مطابق کلاس کا انعقاد کیا جائے گا۔ تاکہ بچے اپنی سہولت کے مطابق جس موضوع کو چاہیں آسانی سے پڑھ سکیں۔ انہوں نے کہا کہ مستقبل میں طلبہ کے لیے سوال و جواب کا بھی انتظام کیا جائے گا۔ تاکہ بچے اپنے پڑھے ہوئے موضوع پر سوالات بھی حل کر سکیں۔ اس طرح ان کے علم میں بھی اضافہ ہوگا۔ نوڈل اساتذہ کے طور پر نسیم اختر، نیلیش ترپاٹھی، امریندر کمار، انو سنگھ، لال بہادر مشرا، گری جی سمیت درجنوں اساتذہ کلاسز لے رہے ہیں۔

مہا کمبھ نے پریاگ راج کا کایا کلپ کر دیا: یوگی

لکھنؤ: 11 مارچ (یو این آئی) وزیر اعلی یوگی آدتیہ ناتھ نے منگل کو کہا کہ مہا کمبھ کے انعقاد سے پریاگ راج جیسے شہر کی ترقی کو بڑھانے میں کامیابی ملی ہے۔ کبھی مافیا راج کے چنگل میں پھنسے پریاگ راج کا مہا کمبھ کی وجہ سے کایا کلپ ہو گیا ہے۔

اندرا گاندھی پرتشٹھان میں ایک پرائیویٹ چینل کے کانکلیو میں پہنچے یوگی نے یہاں صفائی ملازمین کی تہنیت کی اور ان پر پھولوں کی بارش کی۔ صفائی کارکنوں کو بنیاد کا پتھر بتاتے ہوئے انہوں نے کہا کہ انہوں نے سوچھ کمبھ کے پیغام کو سمجھ لیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ مہا کمبھ نے عقیدے کو معیشت سے جوڑنے کی ایک بڑی مہم کو آگے بڑھایا ہے۔ یہاں کئی بڑے ترقیاتی کام ہوئے۔ مہا کمبھ کی وجہ سے یہ قدیم اور افسانوی شہر آج ایک نئے روپ میں دکھائی دے رہا ہے۔ انہوں نے کہا کہ کام مکمل ہونے کے بعد ہر شخص اکثر اپنا راستہ اختیار کرتا ہے اور مستقبل کے بارے میں سوچنے لگتا ہے۔ بنیادوں پر بنی عمارت میں ہر کوئی رہتا ہے لیکن پتھر بھول جاتے ہیں۔ ان کی اہمیت کو بھلا دیا جاتا ہے۔ صفائی کے کارکن جنہوں نے مہا کمبھ کی بنیاد کو مضبوط کرنے کی کوشش کی، جن کی وجہ سے یہ الہی اور عظیم الشان مہا کمبھ ممکن ہوا۔ ان کی عزت افزائی کا یہ پروگرام زبردست ہے۔

وزیر اعلی نے کہا کہ کوئی بھی تقریب اسی وقت کامیابی کی بلندیوں پر پہنچتی ہے جب سب مل کر اجتماعی جذبے سے کوشش کریں۔ کامیابی اجتماعی کوششوں کا نتیجہ ہے۔ جب اجتماعی کوششوں کو مثبت جذبات سے دیکھا جائے تو یہ معاشرے کے لیے ایک تحریک بن جاتی ہے۔ پریاگ راج میں بھی ایسا ہی ہوا۔ بزرگ والدین کو مہا کمبھ میں اشنان کرانے کے لئے امریکہ، آسٹریلیا، کینیڈا اور برطانیہ سمیت مختلف ممالک سے فون موصول ہوئے۔ انہوں نے کہا کہ جو بھی مہا کمبھ میں آیا اس نے صفائی اور سیکورٹی اہلکاروں کی ضرور تعریف کی۔ انہوں نے کہا کہ وزیر اعظم نریندر مودی نے ایک وژن دیا تھا کہ ہماری تقریبات لوگوں کو اندرونی اطمینان فراہم کرتی ہیں کیونکہ صفائی اندرونی اطمینان کا پہلا پیمانہ ہے اور روحانیت دوسرا پیمانہ ہوتا ہے۔

یوگی آدتیہ ناتھ نے 45 دنوں میں آنے والے 30.66 کروڑ عقیدت مندوں کا ذکر کیا۔ انہوں نے اشنان کے لیے آنے والے ہر عقیدت مندوں کی تعداد بھی بتائی اور کہا کہ جتنے زیادہ لوگ جھوٹے پروپیگنڈے اور افواہیں پھیلاتے ہیں، اتنے ہی زیادہ لوگ ان کا جواب دینے کے لیے پریاگ راج پہنچے۔ بہت سے لوگوں نے عوام سے منفی انداز میں بولنے کی کوشش کی۔ انہوں نے کہا کہ سناتن دھرم کا احساس تشکر کا ہوتا ہے۔ کسی نے نہیں کہا کہ یہ سرکاری تقریب ہے، سب نے اسے اپنا ایونٹ سمجھا۔ جو بھی آیا، تقریب کو آشیر واد دے کر ہی گیا۔ یہ انسانیت کا آج تک کا سب سے بڑا اجتماع تھا جس نے ملک و دنیا کو بہت سے پیغامات دیے ہیں۔ اتنی بڑی تقریبات کا انعقاد کیا جا سکتا ہے اور کراؤڈ مینجمنٹ کی ایک بڑی مثال پیش کی جا سکتی ہے۔ ایمان کو روزی روٹی کے ساتھ جوڑ کر بھی بہت سے لوگوں کی زندگی بدل سکتی ہے۔

پی سی بی اور آئی سی سی کا ایک دوسرے پر الزام تراشی

لاہور: پاکستان کرکٹ بورڈ (پی سی بی) نے انٹرنیشنل کرکٹ کونسل (آئی سی سی) کی جانب سے چیمپئنز ٹرافی کے فائنل کی اختتامی تقریب میں اپنے نمائندے کو شامل نہ کرنے پر باضابطہ احتجاج کیا ہے۔ ڈان اخبار کی رپورٹ کے مطابق پاکستان کرکٹ بورڈ (پی سی بی) کے چیف آپریٹنگ افسر سمیر احمد سید جو ٹورنامنٹ کے ڈائریکٹر بھی تھے، اور اتوار کو دبئی انٹرنیشنل کرکٹ اسٹیڈیم میں بھارت اور نیوزی لینڈ کے درمیان فیصلہ کن میچ کے دوران موجود تھے، اس کے باوجود وہ تقریب میں شریک معزز شخصیات میں شامل نہیں تھے۔ پاکستان کرکٹ بورڈ نے آئی سی سی کی جانب سے میزبان ملک کی حیثیت سے پاکستان کے کردار کی کھلم کھلا خلاف ورزی قرار دیا ہے۔ پاکستان کرکٹ بورڈ کے ترجمان نے 'ڈان' کو بتایا کہ 'آئی سی سی میں باضابطہ شکایت درج کرائی گئی ہے، جس میں وضاحت طلب کی گئی ہے اور عوامی سطح پر معافی مانگنے کا مطالبہ کیا گیا ہے'۔ انہوں نے کہا کہ 'ہم میزبان ملک کی حیثیت سے پاکستان کے کردار کو نظرانداز کرنے پر حیران ہیں۔' آئی سی سی کی جانب سے جاری بیان میں کہا گیا ہے کہ آئی سی سی کی جانب سے سمیر احمد سید کو تقریب سے باہر کرنے کا فیصلہ جو ٹورنامنٹ ڈائریکٹر اور پی سی بی چیئرمین کے نامزد نمائندے تھے، اس کے اپنے اسٹینڈرڈ آپریٹنگ پروسیجر کی خلاف ورزی ہے۔ یہ کھیل کے عالمی اسٹیک ہولڈرز کے لیے اصول، شفافیت اور احترام کا معاملہ ہے۔ سمیر احمد سید نے چیئرمین پی سی بی محسن نقوی کی جگہ فائنل میں شرکت کی تھی، جنہیں ابتدائی طور پر آئی سی سی نے مدعو کیا تھا لیکن وہ بیماری کی وجہ سے سفر نہیں کر سکے تھے۔ آئی سی سی نے میڈیا کے سوالات کے جوابات میں کہا کہ اس کا پروٹوکول بورڈ کے صدر، نائب صدر، چیئرمین یا سی ای او کا اسٹیج پر ہونا ہے لیکن ایسا لگتا ہے کہ اس نے اس حقیقت کو نظرانداز کر دیا ہے کہ پی سی بی کے پاس سی ای او نہیں تھا اور سی او او کو چیئرمین کے بعد دوسرے نمبر کا درجہ دیا جاتا ہے۔ آئی سی سی کی دلیل بھی کمزور دکھائی دیتی ہے، کیونکہ بھارتی کرکٹ کنٹرول بورڈ (بی سی سی آئی) کے سیکریٹری دیوجیت سیکیا بھی اپنے پیش رو اور موجودہ آئی سی سی صدر جے شاہ اور بی سی سی آئی کے صدر راجر بنی کے ساتھ اسٹیج پر موجود تھے۔ پی سی بی اس واقعے کو آئی سی سی کی 'بار بار کی جانے والی غلطیوں' میں سے ایک قرار دیتا ہے، جس میں سے ایک بھارت اور بنگلہ دیش کے درمیان گروپ مرحلے کے میچ کی لائیو فیڈ پر چیمپئنز ٹرافی کے آفیشل لوگو میں پاکستان کا نام شامل نہ ہونا اور آسٹریلیا اور انگلینڈ کے میچ سے قبل قذافی اسٹیڈیم میں بھارتی قومی ترانہ بجایا جانا تھا۔ ترجمان پی سی بی کا کہنا تھا کہ آئی سی سی کی بار بار کی غلطیوں، دوہرے معیار اور سلیکٹڈ گورننس نے اس کی ساکھ پر سنگین شکوک و شبہات پیدا کر دیے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ اپنے ہی ٹورنامنٹ میں میزبان ملک کو سائیڈ لائن کر کے گورننگ باڈی نے ایک بار پھر غیر جانبداری اور شفافیت کے فقدان کا مظاہرہ کیا ہے۔ ہم نے ایک مکمل عوامی وضاحت اور یقین دہانی کا مطالبہ کیا ہے کہ اس طرح کے متعصبانہ اور غیر منصفانہ سلوک دوبارہ نہیں ہوں گے۔ پی سی بی کرکٹ کی گورننگ باڈی سے پیشہ ورانہ مہارت، شفافیت اور مساوی نمائندگی کی توقع رکھتا ہے۔ پی سی بی نے اپنا موقف واضح کر دیا ہے کہ یہ صرف پریزنٹیشن تقریب کے بارے میں نہیں ہے بلکہ یہ بین الاقوامی کرکٹ میں احترام، سالمیت اور منصفانہ گورننس کے بنیادی اصولوں کے بارے میں ہے۔ انہوں نے کہا کہ دنیا دیکھ رہی ہے، کیا آئی سی سی آخرکار پیشہ ورانہ مہارت کو برقرار رکھے گا یا کرکٹ کی عالمی سالمیت کی قیمت پر منتخب مفادات کو پورا کرتا رہے گا؟ بھارتی حکومت کی جانب سے سیکیورٹی خدشات کے باعث اپنی ٹیم کو سرحد پار جانے کی اجازت دینے سے انکار کے بعد بھارت نے اپنے تمام میچز دبئی میں کھیلے جس کے بعد میزبان پاکستان کو بھی فائنل اور فائنل میں سمجھوتہ کرنے پر مجبور ہونا پڑا۔ اس فیصلے کے نتیجے میں شیڈولنگ کے مسائل پیدا ہوئے جبکہ بھارت کو ایک بیس رکھنے کی اجازت بھی دی گئی جبکہ دیگر ٹیموں کو اس کے مطابق اپنے سفری شیڈول کو ایڈجسٹ کرنا پڑا۔

آل انگلینڈ چیمپئن شپ 2025:
چیلنجوں سے نبردآزما ہندوستانی شٹلرز کے لیے سخت امتحان

نئی دہلی، 11 مارچ (وس)۔ اس بار کی آل انگلینڈ چیمپئن شپ ہندوستانی بیڈمنٹن کھلاڑیوں کے لیے کافی مشکل ثابت ہو سکتی ہے۔ انجری، فٹنس مسائل اور خراب فارم کی وجہ سے بھارتی شٹلرز کو کافی مشکلات کا سامنا ہے۔ پرکاش پدوکون (1980) اور پلیلا گوپی چند (2001) کی تاریخی فتوحات کے بعد سے، کوئی بھی ہندوستانی کھلاڑی یہ اعزاز حاصل کرنے میں کامیاب نہیں ہو سکا۔ اگرچہ پی وی سندھو، سائنا نہوال اور کدامبی سری کانت جیسے لیجنڈز نے عالمی سطح پر بہت سے بڑے کارنامے حاصل کیے ہیں، لیکن آل انگلینڈ اوپن کا تاج اب بھی ہندوستانیوں کی پہنچ سے دور ہے۔ اس سال ہندوستانی بیڈمنٹن کھلاڑیوں کو کئی چیلنجوں کا سامنا ہے۔ پی وی سندھو چوٹ سے ٹھیک ہونے کے بعد واپسی کر رہی ہیں۔ ایچ ایس پرنائے چکن گنیا کی وجہ سے فارم میں نہیں ہیں۔ لکشیا سین خراب فارم کے ساتھ جدوجہد کر رہے ہیں۔ حال ہی میں اپنے والد کو کھونے کے بعد ستوک سائراج رنکی ریڈی ذہنی طور پر ایک مشکل دور سے گزر رہے ہیں۔ سندھو دو بار کی اولمپک تمغہ جیتنے والی کھلاڑی ہیں لیکن ہیمسٹرنگ انجری کی وجہ سے گزشتہ ماہ ایشیا مکسڈ ٹیم چیمپئن شپ سے دستبردار ہو گئیں۔ اب وہ مکمل طور پر فٹ ہیں اور اپنی مہم کا آغاز کورین کھلاڑی گا ان کم کے خلاف کریں گی۔ دوسرے راؤنڈ میں ان کا مقابلہ چین کی ہان یو سے ہونے کا امکان ہے جبکہ کوارٹر فائنل میں انڈونیشیا کی گریگوریہ ماریسکا تونجنگ ایک بڑا چیلنج پیش کر سکتی ہیں۔ گزشتہ سال سیمی فائنل میں پہنچنے والے لکشیا سین اس بار خراب فارم میں ہیں۔ 23 سالہ لکشیا اپنی مہم کا آغاز جاپان کے کوکی واتانابے کے خلاف کریں گے۔ اگر وہ یہ میچ جیت جاتے ہیں تو دوسرے راؤنڈ میں ان کا مقابلہ انڈونیشیا کے جوناتن کرسٹی سے ہو سکتا ہے۔ ایچ ایس پرنائے جو کہ عالمی نمبر 30 پر کھسک گئے ہیں، پہلے راؤنڈ میں فرانس کے ٹوما جونیئر پوپوف کا مقابلہ کریں گے۔ ایشیائی کھیلوں کے طلائی تمغہ جیتنے والے ستوک سائراج اور چراغ شیٹی ہندوستان کی سب سے بڑی امیدیں ہوں گے۔ یہ جوڑی اپنی مہم کا آغاز ڈنمارک کے ڈینیئل لنڈگارڈ اور میڈس ویسٹرگارڈ کے خلاف کرے گی۔ خواتین کے ڈبلز میں، دنیا کی نمبر 9 ترشا جولی اور گایتری گوپی چند اپنے پہلے میچ میں چائنیز تائپے کی شو یون سنگ اور چیان ہوئی یو سے ٹکرائیں گی۔ اشونی پونپا اور تنیشا کرسٹو کا مقابلہ تائپے کے لی شان ٹی اور این زو ہنگ سے ہوگا۔ دیگر میچوں میں مالویکا بنسود کا مقابلہ سنگاپور کی جیا من یو سے ہوگا۔ مکسڈ ڈبلز ایونٹ میں تین ہندوستانی جوڑے چیلنج کریں گے — روہن کپور اور رتوپرنا شیوانی گڈے، دھرو کپیلا اور تنیشا کرسٹو اور ستیش کرونا کرن اور آدیا وریاتھ۔ اس باوقار ٹورنامنٹ میں فتح کا راستہ ہندوستانی شٹلرز کے لیے آسان نہیں ہوگا لیکن وہ اپنی بہترین کوششوں سے کورٹ میں اتریں گے۔

آئی پی ایل 2025: لکھنؤ سپر جائنٹس کو جھٹکا، مینک یادو پہلے ہاف میں نہیں کھیل سکیں گے

نئی دہلی: لکھنؤ سپر جائنٹس (ایل ایس جی) کے تیز گیند باز مینک یادو آئی پی ایل 2025 کے پہلے مرحلے سے باہر ہو گئے ہیں۔ ای ایس پی این کرک انفو کے مطابق مینک فی الحال لمبر اسٹریس انجری (کمر کی چوٹ) سے صحت یاب ہو رہے ہیں اور انہوں نے بنگلورو میں بی سی سی آئی سینٹر آف ایکسی لینس میں گیند بازی مشق دوبارہ شروع کر دی ہے۔ وہ گزشتہ سال اکتوبر میں بنگلہ دیش کے خلاف ٹی 20 سیریز کے بعد زخمی ہو گئے تھے اور تب سے بحالی کے عمل میں ہیں۔ بی سی سی آئی نے ابھی تک ان کی واپسی کے لیے کوئی حتمی تاریخ طے نہیں کی ہے۔ تاہم اگر وہ فٹنس کے تمام معیارات پر پورا اترتے ہیں اور اپنے گیند بازی کا ورک لوڈ بڑھانے میں کامیاب ہوتے ہیں تو وہ آئی پی ایل کے دوسرے مرحلے میں کھیل سکتے ہیں۔ مینک کی غیر موجودگی لکھنؤ سپر جائنٹس کے لیے ایک بڑا دھچکا ہے، جنہوں نے انہیں آئی پی ایل 2025 کی نیلامی سے قبل 11 کروڑ روپے میں برقرار رکھا تھا۔ یہ مینک کے لیے مالی طور پر ایک بڑی چھلانگ تھی، کیونکہ اسے آئی پی ایل 2024 میں صرف 20 لاکھ روپے میں ایک ان کیپڈ تیز گیند باز کے طور پر خریدا گیا تھا۔ مینک کی زیادہ قیمت کی بنیادی وجہ ان کی تیز رفتار گیند بازی کی صلاحیت ہے۔ وہ مسلسل 150 کلومیٹر فی گھنٹہ کی رفتار سے گیند بازی کرتے ہیں، جس کی وجہ سے انہوں نے اپنے پہلے دو آئی پی ایل میچوں میں لگاتار پلیئر آف دی میچ کا اعزاز حاصل کیا۔ ان کی کارکردگی کو دیکھتے ہوئے قومی سلیکٹرز نے انہیں ہندوستان کے تیز گیند بازوں کے خصوصی پول میں شامل کیا تھا۔ مینک کا آئی پی ایل 2024 بھی انجری سے متاثر ہوا تھا جہاں وہ صرف چار میچ ہی کھیل پائے تھے۔ سائیڈ اسٹرین کے مسئلے کی وجہ سے انہیں آخری دو میچوں سے باہر ہونا پڑا۔ بحالی کے دوران اسے ایک اور نئی چوٹ لگی جس سے ان کی واپسی میں تاخیر ہوئی۔ تاہم، وہ آخرکار بنگلہ دیش کے خلاف ٹی 20 سیریز میں کھیلے، لیکن وہاں دوبارہ زخمی ہو گئے اور بحالی کے لیے واپس آنا پڑا۔ بی سی سی آئی نے باضابطہ طور پر مینک کی موجودہ چوٹ کے بارے میں کچھ ظاہر نہیں کیا ہے، لیکن یہ سمجھا جاتا ہے کہ ان کی کمر کے نچلے حصے (بائیں طرف) میں اسٹریس انجری ہے۔ فروری میں ہندوستان کے سابق تیز گیند باز ظہیر خان، جو اب لکھنؤ کے ٹیم ڈائریکٹر ہیں نے کہا تھا کہ فرنچائز مینک کی واپسی کے لیے روڈ میپ تیار کرنے کے لیے بی سی سی آئی کی میڈیکل ٹیم کے ساتھ مل کر کام کر رہی ہے۔ تاہم ظہیر نے یہ بھی واضح کیا تھا کہ وہ چاہیں گے کہ مینک کو 100 نہیں بلکہ 150 فیصد فٹ دیکھ کر ہی میدان میں واپسی کرانا چاہیں گے۔ انہوں نے کہا تھا، ''ہم مینک کو جلد سے جلد کھیلتے ہوئے دیکھنا چاہتے ہیں، لیکن ہم انہیں تب ہی کھلائیں گے جب وہ مکمل طور پر فٹ ہوں گے۔'' لکھنؤ سپر جائنٹس اپنا پہلا میچ 24 مارچ کو وشاکھاپٹنم میں دہلی کیپٹلز کے خلاف کھیلے گی۔

نیوزی لینڈ ویمن ٹیم کو انجری کے باعث بڑا دھچکا

ویلنگٹن: نیوزی لینڈ کی خواتین کرکٹ ٹیم کو آئندہ تین میچوں کی ٹی ٹوئنٹی سیریز سے قبل بڑا جھٹکا لگا ہے۔ وکٹ کیپر ازابیلا گیز، فاسٹ بولر بیلی جینسن اور بلے باز بیلا جیمز انجری کے باعث سری لنکا کے خلاف ٹی ٹوئنٹی سیریز سے باہر ہو گئے ہیں۔ ان کی جگہ وکٹ کیپر بلے باز پولی انگلس، بائیں ہاتھ کے تیز گیند باز بری ایلنگ اور آل راؤنڈر فلورا ڈیون شائر کو ٹیم میں شامل کیا گیا ہے۔ سری لنکا کی خواتین ٹیم اس وقت نیوزی لینڈ کے دورے پر ہے جہاں وہ ون ڈے اور ٹی ٹوئنٹی سیریز کھیل رہی ہے۔ نیوزی لینڈ نے پہلے ہی ون ڈے سیریز میں 0-2 سے کلین سویپ کیا تھا۔ او ڈی آئی سیریز میں پولی انگلس اور بری ایلنگ نے اپنا ڈیبیو کیا، جبکہ فلورا ڈیون شائر نے ابھی بین الاقوامی سطح پر ڈیبیو کرنا ہے۔ نیوزی لینڈ کرکٹ بورڈ کے مطابق بیلی جینسن اور بیلا جیمز پہلے ہی ون ڈے سیریز سے باہر ہو چکی ہیں اور ابھی تک ان کی فٹنس بحال نہیں ہو سکی ہے۔ ہیڈ کوچ بین ساویر نے ایک بیان میں کہا، ہم سب ازابیلا، بیلی اور بیلا کے ہارنے پر دل شکستہ ہیں۔ یہ ٹیم اور کھلاڑیوں کے لیے مایوس کن ہے، لیکن ہم جانتے ہیں کہ یہ تینوں مضبوطی سے واپس آئیں گے۔ بین ساویر نے پولی انگلس اور بری ایلنگ کی ون ڈے سیریز میں شاندار آغاز کرنے پر ان کی تعریف کی۔ انہوں نے کہا کہ ان دونوں نے شاندار ارادے اور کھیل کی بہترین سمجھ کا مظاہرہ کیا۔ مجھے یقین ہے کہ وہ ٹی ٹوئنٹی میں بھی اچھی کارکردگی کا مظاہرہ کریں گے۔ فلورا ڈیون شائر نے ڈومیسٹک سطح پر ایک بہترین آل راؤنڈر ثابت کیا ہے اور وہ ہماری ٹیم کے لیے بہترین آپشن ثابت ہو سکتی ہے۔ تین ٹی ٹوئنٹی میچوں کی سیریز 14 مارچ سے شروع ہوگی۔ دوسرا میچ 16 مارچ کو کرائسٹ چرچ جبکہ تیسرا اور آخری میچ 18 مارچ کو ڈونیڈن میں کھیلا جائے گا۔

کامن ویلتھ گیمز فیڈریشن کا نام تبدیل، اب کامن ویلتھ اسپورٹ کے نام سے جانا جائے گا

نئی دہلی، 11 مارچ (وس)۔ کامن ویلتھ گیمز فیڈریشن (سی جی ایف) نے پیر کو اپنا نام تبدیل کر کے ''کامن ویلتھ اسپورٹ'' کرنے کا اعلان کیا۔ اس تبدیلی کو تنظیم کو اسپورٹس فیڈریشن سے کھیلوں کی تحریک میں تبدیل کرنے کی جانب ایک اہم قدم قرار دیا جا رہا ہے۔ یہ اعلان یوم دولت مشترکہ (10 مارچ) کے موقع پر کیا گیا۔ فیڈریشن کی طرف سے جاری کردہ ایک پریس ریلیز میں کہا گیا، ''کامن ویلتھ ڈے 2025 سے، کامن ویلتھ گیمز فیڈریشن کو ''کامن ویلتھ اسپورٹ'' کے نام سے جانا جائے گا۔ یہ نیا نام کھیلوں کی فیڈریشن سے کھیلوں کی تحریک تک تنظیم کے سفر کی عکاسی کرتا ہے۔'' کامن ویلتھ اسپورٹ کے چیف ایگزیکٹو آفیسر (سی ای او) کیٹی سیڈلیر نے کہا، ''کامن ویلتھ اسپورٹ کا نام ایک مضبوط اور متحد انداز میں ہمارے مقصد کی نمائندگی کرتا ہے، جو ہماری شناخت کو زیادہ اثر انگیز اور وسیع تر بناتا ہے۔'' تاہم قانونی طور پر تنظیم کا نام کامن ویلتھ گیمز فیڈریشن ہی رہے گا۔ دریں اثنا کامن ویلتھ اسپورٹ کے سرپرست کنگ چارلس نے پیر کو بکنگھم پیلس میں گلاسگو 2026 دولت مشترکہ کھیلوں کے لیے کامن ویلتھ اسپورٹ کنگز بیٹن ریلے کا باضابطہ آغاز کیا۔ انہوں نے دولت مشترکہ کے لیے اپنا پیغام پہلے بیٹن میں رکھا اور اسے پہلے رنر سر کرس ہوئے کے حوالے کر کے اس تاریخی ریلے کی شروعات کی۔ یہ تقریب گلاسگو 2026 کی افتتاحی تقریب سے 500 دن پہلے منعقد ہوئی۔ اس بار کا بیٹن ریلے اب تک کا سب سے طویل ہوگا، جس میں دولت مشترکہ کے 74 ممالک اور خطوں کی اسپورٹس فیڈریشنوں کو اپنی سرگرمیوں کو منظم کرنے کے لیے چھ دن تک کا وقت دیا جائے گا۔

وزارت کھیل نے ڈبلیو ایف آئی کی معطلی ختم کی

اب ریسلنگ فیڈریشن آف انڈیا قومی مقابلوں کا انعقاد کر سکتی ہے

نئی دہلی، 11 مارچ (وس)۔ وزارت کھیل نے منگل کو ریسلنگ فیڈریشن آف انڈیا (ڈبلیو ایف آئی) کی معطلی کو ہٹا دیا۔ اس فیصلے کے بعد فیڈریشن اب قومی مقابلوں کا انعقاد اور بین الاقوامی ٹورنامنٹس کے لیے قومی ٹیموں کا انتخاب کر سکے گی۔ وزارت کی طرف سے جاری کردہ ایک بیان میں کہا گیا ہے، اسپاٹ ویری فکیشن کمیٹی کی رپورٹ، ڈبلیو ایف آئی کی طرف سے اٹھائے گئے اصلاحی اقدامات اور ہندوستانی کھیلوں اور کھلاڑیوں کے وسیع تر مفاد کو مدنظر رکھتے ہوئے، نوجوانوں کے امور اور کھیلوں کی وزارت اس طرح ریسلنگ فیڈریشن آف انڈیا (ڈبلیو ایف آئی) پر عائد کی گئی معطلی کو فوری طور پر منسوخ کرتی ہے اور اسے ایک قومی کھیل کے طور پر دوبارہ منظور کرتی ہے۔

غور طلب ہے کہ وزارت کھیل نے 24 دسمبر 2023 کو ڈبلیو ایف آئی کو معطل کر دیا تھا۔ یہ فیصلہ فیڈریشن کی جانب سے جلد بازی میں انڈر 15 اور انڈر 20 قومی چیمپئن شپ کے اعلان کے باعث کیا گیا۔ 21 دسمبر 2023 کو، سنجے سنگھ کی قیادت والے پینل نے ڈبلیو ایف آئی انتخابات میں کامیابی حاصل کی۔ اس کے بعد، فیڈریشن نے قومی چیمپئن شپ کے انعقاد کے لیے نندنی نگر، گونڈا، اتر پردیش کا انتخاب کیا تھا۔ یہ ڈبلیو ایف آئی کے سابق صدر برج بھوشن شرن سنگھ کا گڑھ سمجھا جاتا ہے، جس سے حکومت ناراض ہوئی اور معطلی کا فیصلہ لیا گیا۔ اب جب کہ معطلی اٹھا لی گئی ہے، ڈبلیو ایف آئی اپنی سرگرمیاں دوبارہ شروع کر سکے گا اور توقع ہے کہ ہندوستانی کشتی ایک بار پھر زور پکڑے گی۔

ایشین چیمپئنز لیگ:

النصر استقلال کو 0-3 سے شکست دے کر کوارٹر فائنل میں داخل

نئی دہلی، 11 مارچ (وس)۔ النصر ریاض کے الاول اسٹیڈیم میں کھیلے گئے ایشین چیمپئنز لیگ کے ایلیٹ راؤنڈ آف 16 کے دوسرے مرحلے میں استقلال کو 0-3 سے شکست دے کر کوارٹر فائنل میں داخل ہو گیا۔ اس میچ میں ٹیم کے نئے کھلاڑی جہان دران نے دو گول کیے جب کہ کرسٹیانو رونالڈو نے پنالٹی کے ذریعے گول کیا۔ پہلے مرحلے میں گول کے بغیر ڈرا ہونے کے بعد، سعودی پرو لیگ کلب 0-3 کے مجموعی اسکور کے ساتھ کوارٹر فائنل میں پہنچ گیا۔ النصر نے شروع سے ہی جارحانہ انداز میں کھیلا اور جہان دران، رونالڈو اور سادیو مانے کی تکڑی نے ابتدائی گول کے لیے دباؤ ڈالا۔ پہلا گول استقلال کے گول کیپر حسین حسینی کی غلطی سے ہوا، جب اس کا غلط پاس سیدھا دران کی طرف چلا گیا۔ دران نے دفاعی کھلاڑی کو پچھاڑتے ہوئے شاندار چپ شاٹ کے ذریعے گیند کو جال میں ڈالا۔ 30 ویں منٹ سے قبل ہی النصر نے اپنی برتری کو دگنا کر دیا۔ رونالڈو نے استقلال کے باکس میں ایک بھٹکے ہوئے پاس کا پیچھا کیا اور بیک ہیل پاس سے مانے کے لیے گیند سیٹ کی، جسے ڈفینڈر نے گرا دیا۔

ہندوستان کی سب سے کم عمر خاتون گولفر کھلاڑی: شرمیلا نکولیٹ

نئی دہلی، 11 مارچ (یو این آئی) عرصے سے گولف مردوں کے زیر تسلط کھیل رہا ہے۔ صدیوں تک خواتین کو کھیلنے کی اجازت نہ تھی کیونکہ مردوں کا خیال تھا کہ خواتین کو گولف نہیں کھیلنا چاہیے، صرف اس وجہ سے کہ ان میں اس کے لیے جسمانی طاقت نہیں ہے۔ لیکن آج زمانے میں ایک تبدیلی ہو رہی ہے اور خواتین گولف کی دنیا میں بتدریج اپنی شناخت بنا رہی ہیں۔ خواتین کا کسی بھی کھیل میں دلچسپی لینا اور اس کھیل کو اپنی پوری صلاحیت، دلجوئی کے ساتھ کھیلنا حقیقت میں ایک بڑا کارنامہ ہے۔ خواتین کا کھیلوں خاص کر گولف جیسے کھیل میں حصہ لینا حیرت انگیز شرح سے اس کھیل میں اضافہ ہونا واقعی تعجب کی بات ہے۔ آج ہندستان تو کیا دنیا کے ہر کونے میں خواتین بڑھ چڑھ کر کھیلوں کی جانب متوجہ ہو رہی ہیں اور اپنے ملک کا نام روشن کرنے میں ان کا بڑا کردار شامل ہے۔ شرمیلا نکولیٹ بھی ان خواتین کھلاڑیوں میں سے ایک ہیں جنہوں نے ملک کا سر فخر سے بلند کرنے میں ایک اہم رول ادا کیا ہے۔ شرمیلا بنگلور، ہندوستان سے تعلق رکھنے والی ایک ہندوستانی پیشہ ور گولفر ہیں۔ ہندوستانی پیشہ ور گولفر شرمیلا، جو اس کھیل میں اپنی مہارت اور کامیابیوں کے لیے جانی جاتی ہیں، کم عمری میں ہی گولف کھیلنا شروع کر دیا تھا۔ شرمیلا 12 مارچ 1991 کو بنگلور میں پیدا ہوئیں۔ ان کے والد مارک نکولیٹ فرانسیسی ہیں اور ان کی والدہ سریکھا نکولیٹ بنگلور سے تعلق رکھتی ہیں۔ سریکھا ایک پرفیومسٹ ہیں اور بنگلور میں ان کی اپنی پدمنی اروما لمیٹڈ ہے جبکہ مارک ایک سافٹ ویئر پروفیشنل ہیں۔ نکولیٹ نے اپنی اسکولنگ بشپ کاٹن گرلز اسکول اور بنگلور انٹرنیشنل اسکول سے کی اور اپنی 10 ویں اور 12 ویں جماعت پرائیوٹ طور پر مکمل کی۔ نکولیٹ نے 2002 میں 11 سال کی عمر میں گولف کا پیشہ اختیار کیا۔ انہوں نے 15 سال کی عمر میں اپنا پہلا ٹورنامنٹ جیتا۔ وہ ایک سابق قومی سب جونیئر تیراکی چیمپئن بھی رہ چکی ہیں جنہوں نے ریاستی اور قومی آبی مقابلوں میں سونے اور چاندی کے تمغے جیت چکی ہیں۔ وہ ریاستی سطح کی کھلاڑی بھی رہ چکی ہیں۔ انہوں نے بشپ کاٹن گرلز اسکول جہاں انہوں نے تعلیم حاصل کی، میں ریکارڈ بنائے۔ بچپن میں پر جوش کھلاڑی، شرمیلا نکولیٹ پہلے سے ہی تیراکی کی شوقین تھیں جب انہیں 11 سال کی عمر میں ان کے کزن نے گولف سے متعارف کرایا تھا۔ لیکن جو ابتدائی طور پر گولف کورس میں 'تفریحی سفر' کے طور پر شروع ہوا وہ جلد ہی سنجیدہ کاروبار بن گیا کیونکہ بنگلور میں پیدا ہونے والے گولفر نے آنے والے سالوں میں ایک قابل تعریف شوقیہ کیریئر کا انتخاب کیا۔ شرمیلا میں ایک اچھی کھلاڑی بننے کی پوری صلاحیت موجود تھی۔ ان کے کوچ ترون سرویائی، اور کے جی اے سے تعلق رکھنے والے سابق کوچ گورو دیوان کو ان کی پرفارمینس دیکھ کر اس بات کا اندازہ پہلے ہی ہو گیا تھا۔ ان میں کھیل کے لیے اپنی فطری استعداد کی وجہ سے عظیم چیزیں حاصل کرنے کی صلاحیت پہلے سے ہی موجود تھی۔ نوجوان ہندوستانی کو قریب سے دیکھ کر ان کے کوچز نے اس بات کا اندازہ لگا لیا تھا کہ وہ اپنی صلاحیت، لگن، جذبے اور تجربے سے ایک اچھی کھلاڑی بننے کی صلاحیت رکھتی ہیں۔ حالانکہ شرمیلا کو پیشہ ورانہ صفوں میں خود کو قائم کرنے میں کچھ وقت ضرور لگا، لیکن انہوں نے 2012 میں اپنی صلاحیت کا لوہا منوایا اور یہ اس امر سے ثابت بھی کر دکھایا کہ انہیں لیڈیز یورپین ٹور کے لیے مکمل ٹور کارڈ حاصل کرنے والی صرف دوسری ہندوستانی اور سب سے کم عمر خاتون گولفر بننے کا شرف حاصل ہوا۔ سال 2006 کے ایشین گیمز اور ایشیا پیسفک جونیئر گولف ٹورنامنٹ میں ہندوستان کی نمائندگی کرنے والی، کوئین سرکٹ کپ، ملائیشین اوپن، سان ڈیاگو میں کال وے جونیئر ورلڈ گولف چیمپئن شپ اور دیگر بین الاقوامی ٹورنامنٹس میں کھیلا۔ اس کے علاوہ سات اوپن ٹورنامنٹ کے ساتھ 2008-2007 آل انڈیا لیڈیز امیچر چیمپئن شپ کا خطاب حاصل کرنے والی سب سے کم عمر خاتون گولفر ہیں۔ لیڈیز یورپین ٹور کے لیے کوالیفائی کرنے والی سب سے کم عمر ہندوستانی گولفر اور لیڈیز یورپین ٹور پر فل کارڈ حاصل کرنے والی دوسری ہندوستانی خاتون ہیں۔ ان کے پاس ہے۔ سال 2007 میں لیڈی گولفر آف دی ایئر (آئی جی یو ایل ایس) کے خطاب سے نوازا گیا۔ سال 2010 میں ڈبلیو جی اے آئی پلیئر آف دی ایئر ٹائٹل سے نوازا گیا آرڈر آف میرٹ 2010-2011 کے سب سے اوپر ہونے کے لیے پانچ واقعات جیت لیا۔ وہ ہیرو ہونڈا ویمنز انڈین اوپن 2011 میں ٹی 22 میں ٹاپ انڈین گولفر کے طور پر بھی ختم ہوئیں۔ اس نے ویمنز گولف ایسوسی ایشن آف انڈیا میں کل 11 فتوحات حاصل کی ہیں سال 2012 میں ہیرو-کے جی اے ٹورنامنٹ اور 2015 میں ہیرو-ڈبلیو پی جی ٹی کا چیمپئن شپ خطاب دیا گیا۔ نکولیٹ نے دوحہ 2006 میں ایشین گیمز اور ایشیا پیسفک جونیئر گولف ٹورنامنٹ میں ہندوستان کی نمائندگی کی ہے، جو سان ڈیاگو میں کال وے جونیئر ورلڈ گولف چیمپئن شپ، جاپان میں کوئین سرکٹ کپ، ملائیشین اوپن اور دیگر بین الاقوامی ٹورنامنٹس میں کھیلا گیا تھا۔ نکولیٹ سات اوپن امیچر ٹورنامنٹ کے ساتھ 2008-2007 میں آل انڈیا لیڈیز امیچر چیمپئن شپ جیتنے والی سب سے کم عمر خاتون گولفر بھی تھیں۔ نکولیٹ نے انگلینڈ کی لورا ڈیوس کے ساتھ 16 سالہ شوقیہ کے طور پر 2007 کے لیڈیز یورپی ٹور ایونٹ سے قبل ایک خصوصی ایمار-ایم جی ایف چیلنج میچ کے دوران شراکت کی جو ہندوستان میں منعقد ہوا تھا۔ نکولیٹ نے ویمنز گولف ایسوسی ایشن آف انڈیا پر 2009-2010 آرڈر آف میرٹ جیتا اور پھر 2010-2011 آرڈر آف میرٹ میں سرفہرست رہنے کے لیے مزید پانچ ایونٹس جیتے۔ انہوں نے 2011 کے ہیرو ہونڈا ویمنز انڈین اوپن میں ٹی 22 میں ٹاپ انڈین گولفر کو فائنل راؤنڈ میں دن کے سب سے کم اسکور کے ساتھ ختم کیا۔ شرمیلا نے ویمنز گولف ایسوسی ایشن آف انڈیا میں کل 11 جیت حاصل کی ہیں۔ انہوں نے بال آخر 2012 میں لیڈیز یورپین ٹور کے لیے مکمل ٹور کارڈ کے ساتھ کوالیفائی کیا، وہ کوالیفائی کرنے والی سب سے کم عمر ہندوستانی گولفر بنیں۔ نکولیٹ 2012 میں ہیرو-کے جی اے ٹورنامنٹ اور 2015 میں ہیرو-ڈبلیو پی جی ٹی کا چیمپئن تھا۔ نکولیٹ سال 2009 میں ایک پیشہ ور گولفر بن گئیں جب وہ 18 سال کی تھیں۔ وہ لیڈیز یورپین ٹور کے لیے کوالیفائی کرنے والی سب سے کم عمر ہندوستانی گولفر ہیں۔ وہ لیڈیز یورپین ٹور میں مکمل کارڈ حاصل کرنے والی دوسری ہندوستانی ہیں۔ شرمیلا تیزی سے اس میدان میں ترقی کی منزلیں چھوتی رہیں۔ وہ 2009 میں پیشہ ور بن گئیں، اور ہندوستان کی ہونہار گولف صلاحیتوں میں سے ایک بن گئیں۔

Printer Publisher & Owner Mohammad Khan Printed at J.K Offset Printers, 315 Garaiya Street Bazar Matia Mahal, Jama Masjid, Delhi-110006 and Published from C-107 1st Floor Shaheen Bagh Abul Fazal Enclave-II, Okhla New Delhi-110025, Ph:-011-65445045,Whats App No:9871676801,7827196932, E-mail:hamariduniyaurdu@gmail.com, Editor: Mohammad Khan